THE. IBRAT. PART III

عبرت

کا

تیسرا حصہ

یعنی

شراب کے نقصانات ملنے کے بعد فراق جستجو تلاش - ہنوریا کی
گرفتاری - جان کی خراب حالت - اٹلی کی تباہی - ملاقات - اور
دونون کی شادی - یہ وہ حصہ ہے جو ملک کے بیحد اصرار سے ناول
ختم ہوجانیکے بعد دوسرے سال پھر لکھا گیا -

جسکو

جناب مولانا حکیم **محمد علیخان** صاحب آنریری مجسٹریٹ صدر بزم دہلی
مہتمم مرقع عالم نے تصنیف فرمایا اور جو ۱۸۹۳ء مین مرقع عالم کے ساتھ شایع ہوا تھا

چوتھی مرتبہ

مطبع [illegible] پریس دہلی مین چھپا

تیسرا حصہ

پہلا باب

آب چونکے

بہار اک عہد مین جسکی سدا ہاری تھی تُو طعن بنکر
بمجبوری اُسی گلشن کی پھر ہم سیر کرتے ہین

معاذ اللہ۔ اب ایسا اشتیاق کس کام کا ایسی بھی ضد کیا کسی طرح نمانے نمانے۔ لوٹ ہی گئے۔ توبہ۔ لیجیے اب دیکھیے ہر وہی مقام جسکی سیر اور تماشے کے آپ طرح عاشق تھے۔ کیون! جی خوش ہوا خوب اچھی طرح سے دیکھ لیجیے گا پہچان لیا۔ دیکھیے میری اس اُنگلی کیطرف دیکھیے وہ سپید۔ سپید دور کو بحر ایڈریاٹک کی صاف اور چمکدار موجین نسیم سحر کے جھکونون سے اپنے پانی کی روانی دکھاتی ہوئی بھر رہی ہین۔ وہ سامنے شرقی کنارے کے قریب کسقدر جہاز لنگر ڈالے ہوئے ہین جنکی جھنڈیون سے عقابی معرکے دور ہی سے دیکھنے والے کو بتا رہے ہین کہ یہ رومی جہاز ہین۔ آہا ہا ذرا فضائے آسمانی کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھیے گا وہ مرغان ہوائی جنکی سرشت مین تیرنے کیلئے میدانون کی ہوا کھانے کا شوق زیادہ پیدا کر دیا ہے دریا کی اُٹھتی ہوئی لہرون کو کسطرح دیکھتے بہالتے اُس ہوا مین چکر لگا رہے ہین جس مین دریا کے لطیف اور ٹھنڈے بخارات سے مل مل کر کچھ اور ہی لطف پیدا کر دیا ہے دیکھیے اُڑتے اُڑتے اب جو وہ تھک گئے ہین تو کس انداز اور خوبی سے جہازون کے اونچے اونچے مستولون پر بیٹھ گئے ہین سبحان اللہ کیا ہی اچھے معلوم ہوتے ہین۔ ہان مہربانی فرما کر ذرا شرقی ساحل کی طرف بھی نظر دوڑائیے گا دیکھیے وہ بلندی پر ریونا کی عالی شان عمارتین نظر آتی ہین۔ دیکھین؟ کیون! ہاتھ لاتا ہین نا وہی عمارتین؟ مگر جنکے اشتیاق مین آپ ہمکو یہان لائے ہین وہ تو یہان ہین نہین لیکن ان بیچارے لوگون سے یقیناً آپ کو بھی زیادہ اُن کی فکر ہوگی۔ خیر آئیے چلکر ذرا خبر تو لین شاید کہین سے سراغ ملجائے۔ آئیے بسم اللہ۔

صبح کا وقت ہے مگر صبح بھی اُسی رات کی جسمین ہمارا بیمروت دوست نوجوان اپنی پیاری محبوبہ ہنوریا کو اپنے

ساتھ لیکر کسی طرف جاتا ہوا تھا۔ نیند اور غفلت کا افسون پڑہنے والی رات کی تاریکی کافور ہوگئی ہے اور
اہل ریو نا میٹھی نیندون سے چونک کر اپنے کاروبار مین مشغول ہوتے جاتے ہین صبح کی غالب
آجانے والی روشنی نے گو رات کی شمع اور چراغون کی روشنی کا کہین نام او ر نشان تک بھی اسوقت
باقی نہین رکھا ہے مگر ہان گلی کوچے اور بازار مین دورویہ سڑکون پر کے ٹہا ٹھر اپنی زبان حال سے بتا رہے
ہین کہ رات یہان روشنی کا بہت کچھ انتظام تھا۔ جا بجا بے بال اور بے پر پروانون کا ڈھیر ہے اور بجھے
ہوئے چراغ اپنی اُسی جلی ہوئی سیاہ زبان کو دکھا دکھا کر چپ خاموش ہین جسنے رات روشنی کے پردے
مین اپنے حسن عالم سوز کی جھلکیان دکھا دکھا کر غریب پروانون مین ایک قیامت برپا کردی تھی آفتاب
جام شراب کی طرح افقی خم سے نکل رہا ہے اور اُس کی روشنی کسی شرابی کے مُنہ کی بھبک یا کسی کی اُن
خمار آلود نگاہون کی طرح نکل کر چارونطرف پھیل رہی ہے جسکے سرخ سرخ ڈورے اپنی بدمستیان دکھا
دکھا کر نگاہ سی نورانی اور لطیف چیز کو بھی اسپنے گلابی رنگ مین رنگ رہی ہون۔ دھوپ چارونطرف
پھیل رہی ہے اور ملکہ پلیسیڈیا دیوان خاص مین خواب نوشین سے چونک کر ایک پر تکلف مسند پر بیٹھی
ہوئی کھانس کھانس کر اُس رطوبت کو نکال رہی ہے جو بڑھاپے مین اصلی حرارت کے کم ہوجانے سے
ترقی کرجاتی ہے اور وہ دیکھئے ویلن ٹنی ان بھی سوتے سوتے آنکھین ملتا ہوا اُٹھا ہے ہان ایہ
ایتک سے ناکیسا ؟ اہا دہ دیکھئے ویلن ٹنی ان کی بیوی یوڈوکسیا بھی تو وہ بیٹھی انگڑائیان لیکر سستی دور کر
رہی ہے اچھا! اور وہ اسکی دونون مہ پارہ بیٹیان جو ابھی جگا کر بٹھائی گئی ہین۔ جھوم جھوم کر گری پڑتی
ہین۔ آخر یہ سب اتنی جگہہ کیون سوئے۔ یہ بات کیا ہے ؟ معلوم ہوتا ہے یا تو یہ رات کسی وجہ سے سوئے
نہین ہین یا وہ بے حجاب کردینے والی چیز چڑھا بہت گئے ہین جو انگور کے دانون مین بھی اپنی شوخی کی بدولت
نہین ٹھہرتی اور اگر خم کے اندر بھی وہ چھپائی جاتی ہے تاہم اُسکی خود آرائی اور اوسکا شوخ رنگ اُسکو
صاف اور شفاف وائین گلاس مین جگہہ دیکر بھری محفل مین ہر شخص کے سامنے پیش ہی کردیتا ہے
ضرور یہی وجہ ہوگی ورنہ یہ سب اس بے حیائی اور بے تکلفی کیساتھ ایک ہی جگہہ نہ لیٹتے ہان ہان سچ ہے
بیشک یہی بات ہے ہم بالکل بھول ہی گئے تھے۔ کل اِتھِل کے مرنے کی خبر آئی تھی نا۔ ساری شہر مین اسی
اُسی کے مرنے کی خوشی تھی اور یہ سب بھی اُسی لُطف اور مزے مین آکر بہت سی چڑھا گئے اور جب شراب
کے نشہ نے دماغی گذرگاہون پر اپنا پورا قبضہ کرلیا تو ناچ رنگ کی صحبت دیکھتے ہی دیکھتے یہ سب
بیہوشی کے عالم مین جھوم جھوم کر یہین ڈھلک رہے ہے۔
پلیسیڈیا اب حوائج ضروری سے فارغ ہو کر اُسی مسند پر بیٹھی ہوئی ہے ویلن ٹنی ان بھی بیٹھا جمھائیان

15
سے ملا ہی اور ہنس ہنس کر یہ باتین ہو رہی ہین۔

ملکہ "کیون! جناب یسوع نے کیسی وقت پر مدد کی۔ این ؟ ورنہ آج ملک اور مال کا بہت بڑا حصہ آتھل کمبخت کے نذر کرنا پڑتا۔ بڑی خیر ہو گئی"

ویلین ٹنی اِن "جی ہان اِسمین کیا شک آخر حق بھی کوئی چیز ہے لیکن ہنوریا نے تو اس سلطنت کے برباد اور تباہ کرنے مین اپنے اختیار بھر کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا تھا"

ملکہ "اُف۔ کچھ نہ پوچھو۔ غضب ہی کر دیا تھا غضب اب قدر عافیت معلوم ہوگی۔ دیکھا جائیگا"

ویلین ٹنی اِن۔ ہان ہان اماجان اِسکی خوب اچھی طرح سے خبر لے لینا چاہیئے۔ یہ ہماری آپ کی دشمن ہے۔ جانی دشمن"

یہ جملہ ابھی ختم ہی نہین ہوا تھا کہ ایک خواص گھبرائی ہوئی آئی اور اسطرح کہنے لگی "حضور عالی! حضور عالی!! آج شاہزادی صاحب نہین معلوم ہوتین"

ملکہ (خواص کے مُنہ کیطرف حیرت سے دیکھ کر) شاہزادی صاحب نہین معلوم ہوتین۔ اِسکا مطلب! آخر کہان گئین؟ دیکھو یہین کہین ہونگی۔ جا کر اُنکی پیش خدمتون سے دریافت کرو"

وہی خواص "حضور پیشخدمتین تو کچھ بتاتی ہی نہین ہین اور دیلی کا بھی کہین پتہ نہین ورنہ شاید اوسی سے کچھ معلوم ہو جاتا"

یہ سُنتے ہی پلیسیڈیا چپ رہ گئی اِسکے چہرہ کا رنگ ویلین ٹنی ان کے ہوش حواس کیطرح اُڑ گیا جلدی سے گھبرا کر اُٹھی اور ہنوریا کے کمرہ مین خود جا کر ہر طرف جستجو اور تلاش مین مشغول ہوئی لیکن ہنوریا یہان کہان جو اُسکا پتہ چلتا۔ آئی گئی سب ہنوریا کی پیشخدمتون کے سر آگئی مار مار کر اُن سے پوچھا جاتا ہے اور وہ سب بجز اِسکے اور کچھ نہین کہتین کہ "حضور عالی دس گیارہ بجے تک تو ہم سب حاضر تھے مگر جب شاہزادی صاحبہ نے آرام فرمایا تو پھر ہم سب بھی اِدھر اُدھر جا کر سو رہے پھر ہمکو حال نہین معلوم"

پہرے والون سے جو دریافت کیا جاتا ہے وہ بھی قسمین کھا کھا کر محض اپنی لاعلمی بیان کرتے ہین بالٹک بھی غیر حاضر ہے اور اب طرح طرح کے شکوک پلیسیڈیا کے دل مین آتے جاتے ہین جنکو ترقی دینے اور شک سے یقین کے درجے پر پہونچانے کے لئے اِسوقت پلیسیڈیا کی ناکامیاب کوششین قوی ذریعہ بنتی جاتی ہین۔ ہمارے دوست جان اور پیاری ہنوریا کی محبت گو عام طور سے ابتک بہت چھپی ہوئی ہے لیکن پھر بھی اِنکی محبت بھری نظرون اور بعض بعض اوقات کے

انکی غیر اختیاری حرکتون سے بہت سے ایسے موقع دے سکتے تھے کہ ویلین ٹنی ان اور پلیسیڈیا دونون اپنے دل مین کشکشے اور بھی ایک ایسی وجہ تھی کہ فوراً اسوقت بھی ان دونو کے خیالات کو ہماری دوست ہی کیطرف لیگئی۔ اسیوقت ایک معتبر آدمی اس غرض سے جان کیطرف بھیجا گیا کہ وہ پوشیدہ طور پر دیکھ آئے کہ ہنوز یا وہان ہے یا نہین۔ اور پھر احتیاطاً محل و باغ مین تلاش ہونے لگی۔ پلیسیڈیا اب طیش مین بھری ہوئی اپنے ایوان خاص مین آگ ببوکا بنی بیٹھی ہے۔ چہرہ تمتمایا ہوا ہے ابرو پر بل پڑے ہوئے ہین آنکھین لال لال ہین اور دل ہی دل مین ہنوریا کو برا بھلا کہہ رہی ہے۔ ایٹیس بھی آگیا ہے اور پلیسیڈیا اسطرح اس سے کہہ رہی ہے "آپنے اور کچھ بھی سُنا؟ شاہزادی صاحبہ آج صبح سے غائب ہین معلوم ہوتا ہے کہین چلدین"

ایٹیس (تعجب کے لہجے مین) ہان! یہ کب؟ مین نے نہین سُنا تھا۔ کچھ پتہ چلا؟"

ملکہ۔ توبہ۔ پتہ کیسا۔ شاہی کیونڈ مین تو ہین نہین اور بلا اجازت وہ کہین جا سکتی نہین اٹیل کے سفیر وغیرہ تو اٹیل کے مرنے کی خبر سُنتے کل ہی ہنگری چلے گئے تھے ورنہ یہ شبہہ ہو سکتا تھا کہ شاید خوف کے مارے اُنکے پاس چلی گئی ہو"

ایٹیس۔ نہین۔ اگر سفیر ہوتے بھی تاہم ایسا خیال نہین ہو سکتا تھا اٹیل کے آدمیون کی یہان ایسی جماعت ہی کیا تھی جسپر شاہزادی صاحب کو کچھ اطمینان ہوتا"

ایٹیس کی تقریر ابھی ختم بھی نہین ہوئی تھی کہ اوس شخص نے جو ابھی جان کیطرف بھیجا گیا تھا سامنے حاضر ہو کر بہت گھبراہٹ کے لہجے مین کہا "حضور وہان تو آج کوئی معلوم ہی نہین ہوتا مکان بالکل خالی پڑا ہے"

یہ سُنتے ہی پلیسیڈیا "وہاین" کر کے چُپ سناٹے مین آگئی طیش اور غضب نے مزاج مین گرمی اور خون مین جوش پیدا کر کے چہرہ کو سُرخ کرنا چاہا۔ افسوس کہ دل ہلنے والے صدمے نے اسکے چہرے پر زرد زرد رنگ دیکھنے کی اور بڑہی ہوئی حیرت نے ایسا خجالت مٹانے کے لئے یہی چاہا کہ جسم کا سارا خون خانہائے قلب مین آ آ کر جمع ہو جائے اور منہ دکھانے کے لئے بشرے پر خون کی ایک چھینٹ تک بھی باقی نہ رہے۔ دانتون کے نیچے انگلی داب لی پریشان حواسونکی طرح پھرتے ہوئے سر کو دونون ہاتون سے تہام لیا اور بے اختیاری کے ساتھ یہ جملہ اُس کی زبان سے نکلا۔ "لیجئے غضب ہو گیا" جو ایک ٹھنڈی سانس پر ختم ہو گیا۔ اور یہ خاموش ہو کر رہ گئی"

ایٹیس (کہنے والے آدمی سے) "کہان کا تذکرہ ہے؟" جسکے جواب مین پلیسیڈیا نے خود ہی کہا "اور کسکا تذکرہ ہے! اُسی نالایق "دوجان" کا جسکی رگ رگ مین ہمارا نمک اپنا حق ثابت کرتا ہوا خون

کی طرح پھر رہا تھا۔ اور جو اس سلطنت کا بڑا جان نثار بھی بنتا تھا نمک حرام کہین کا۔ خدا غارت کرے کمبخت کو"

اینٹیس (بہت تعجب کے لہجے مین) اہا کیا سچ مچ وہ چلد سے یہان انکے ساتھ ایسی کونسی بُرائی کی گئی تھی اور پھر بے اجازت اور اسطرح چھپکر (اسی شخص سے مخاطب ہو کر) تم اچھی طرح وہان دیکھ آئے ہو ؟"

وہی شخص "جی ہان حضور مین ایک ایک کمرہ ڈھونڈ آیا ہون۔ بجز شاگرد پیشے کے چند آدمیون کے وہان باہر سے اندر تک کوئی نہین ہے"

پلیسیڈیا "تو بس معلوم ہو گیا یہ ننگ خاندان کمبخت ہنوریا بھی اُسی کے ساتھ بھاگ گئی"

اینٹیس (دبی زبان سے) جی ہان حضور اب تو کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے"

پلیسیڈیا "کچھ کیا یقینی بات ہے۔ بیشک ایسا ہی ہوا۔ ضرور وہ اُسی کے ساتھ بھاگ گئی"

اینٹیس "پیر مُرشد بہت بجا فرماتی ہین۔ ضرور ایسا ہی ہوا ہوگا مین تو ان دونو کے معاملے مین پہلے ہی سے مشکوک تھا لیکن یہ ایک ایسی بات تھی جسکو مین دل سے زبان پر بھی لانا ہمیشہ بے ادبی اور گستاخی ہی سمجھتا رہا۔ بیشک حضرت جان نے جو کچھ کیا وہ اونہین کو زیبا تھا حق تو یہ ہے کہ دنیا مین کوئی فرد بشر ایسا نہین کر سکتا تھا۔ کبھی نہین کر سکتا"

پلیسیڈیا "جناب نمک حرام اور کیسے ہوتے ہین اِن کی یہی حرکتین ہوتی ہین۔ ماں دولت کے سایہ عاطفت مین چھوٹے سے بڑا ہوا۔ اُسنے اور اسکے باپ نے ہمارے ہی گھر سے ہر طرح کا اعزاز پایا اور پھر اسطرح حق نمک ادا کیا۔ واہ خیر دیکھا جائیگا۔ ہمکو خود اسکی جانب سے شک رہتا لیکن افسوس ہے کہ ہماری خلقی کم توجہی نے کبھی ہمارے اس خیال پر ہماری راے کو قائم نہین رہنے دیا اور ہم اسکے باپ کی طرح اسکو بھی ہمیشہ اچھا ہی سمجھا کئے خیر وہ تو وہ آپ اس ننگ خاندان ہنوریا کو تو دیکھیے کہ بے حیا کسطرح نکل بھاگی بڑی پاکدامن بنتی تھی۔ بڑی نیک بخت بڑی پارسا۔ ساری پارسائی کھل گئی کمبخت کو شرم بھی نہ آئی جو اسطرح نکل بھاگی۔ ہا ہیا کہین کی لعنت ہے خدا کی لعنت (تھوڑے سکوت کے بعد) مین جانتی ہون اوسنے خیال کیا ہو گا کہ اب اتھیل تو مر گیا جسکا ڈر تھا اور جسکے اندیشے سے سب میرا لحاظ اور پاس کرتے تھے اب کہین ایسا نہو جو مجھ سے میری ان سب حرکتون کا عوض لیا جاے جو مینے اسکے برباد اور تباہ کرنے کے لئے کی تھین"

ویلین ٹینی ان (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اماجان کچھ ہو مگر ہنوریا بے لاگ صاف نکل گئی اُسکو

اُنکی خطاؤن کی سزا ضرور دینی تھی - افسوس !"

پلیسیڈیا۔ "ہان بیشک اُنکی خطائین ضرور اسی قابل نہین اور خداوند یسوع نے چاہا تو اُنکی حرکتون کی اُسکو ضرور سزا بھی ملے گی لیکن افسوس ہے - اب تو وہ ضرور نکل گئی افسوس ! کل ہماری بیقاعدہ مینوشی نے ہمارے خیال کو مُطلق اسطرف نہین جانے دیا کہ آج کا کام کل پر چھوڑنا احتیاط اور عقلمندی سے کوسون نہین منزلون دُور ہے اسکے باب مین جو ہمکو کرنا تھا وہ کل ہی کر لینا چاہیئے تھا اور اسطرح اس امر کا موقع دینا زیبا ہی نہ تھا کہ وہ اسطرح نکلجائے - بیشک گیا وقت پھر ہاتھ نہین آتا - افسوس !! افسوس !! ہاے ہماری عقل کو کیا ہوگیا تھا شراب کے نشہ نے اپنے بیخود کر دینے والے اثر سے ہماری آنکھون کے سامنے غفلت کے ایسے پردے ڈالدئے تھے کہ ہمکو کچھ نہین سوجھا - اور ہمارے ساتھ اور سب لوگ بھی ایسے اندھے ہوگئے تھے کہ اُسکی حفاظت بھی اچھی طرح نہ کی - بیشک وہ سُرخ سُرخ شہابی رنگ کی مست اور متوالی کر دینے والی چیز بہت ہی بُری چیز ہے اسکو پی پلا کے سارے کام اُسی طرح خراب ہو جاتے ہین جسطرح اسکے پینے والے کا دل - دماغ اور جگر اسکے پینے سے خراب ہو جاتا ہے اسکو پھر کچھ نہین سوجھتا اور اُسکی وہی حالت ہوجاتی ہے جو ایک مجنون یا دودھ پینے والے بچہ کی ہونی چاہیئے"

الیشیس - جی ہان حضور بہت صحیح فرماتی ہین شراب کمبخت ایسی ہی بُری چیز ہے اور یہی وجہ ہے کہ قریب قریب دنیا کے ہر ملت و مشرب مین نا پاک اور حرام سمجھی گئی ہے اور ہر مذہب کے پیشوا اور مقتدا لوگ اس سے اجتناب ہی کرتے آئے ہین دیکھئے - ہمارے پاک مذہب کے واجب التعظیم لشپ اور پادری بھی دُخت رز کے قربت کیسی حرام سمجھتے ہین - لیکن اسکا سُرخ رنگ اسکی مراد پہچانے والی مستی اور مستی مین بیخودی ہی کچھ ایسی غضب کی باتین ہین کہ انسان اس کی صورت دیکھتے ہی دیکھتے بالکل بے اختیار ہو جاتا ہے اور خاص اس معاملے مین اسوقت جو خرابی واقع ہوگئی اس کی بڑی وجہ یہی چیز تھی مگر خیر اب تو جو کچھ ہوگیا ہوگیا اسپر افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہین - اب اگر ہمارے اختیار مین کوئی امر باقی ہے تو وہ یہی کہ اُن کی تلاش اور جستجو مین کوشش کیجائے"

ویلین ٹنی اِن "اُنھ - اب کوشش بیکار - کچھ نہین ہوسکتا محض فضول - خدا جانے اب وہ کہان سے کہان ہو رہے ہونگے - اور کسطرف نکل گئے ہون"

الیشیس "کچھ اندیشے کی بات نہین - کہان جائینگے - آپ منتشر نہون سب بندوبست ہوجائے گا - وہ گیا وقت نہین ہین جو نہ ملین"

بلیسیڈیا چُپ سر جھکاے بیٹھی ہے - ذہن مین طرح طرح کے آنے والے خیالات اِسکے رنگ
بن تبدیلی پیدا کر رہے ہین اور یہ اسطرح اپنے دل سے کہہ رہی ہے "بیشک ہنوریا کا اسطرح
چلا جانا میری بڑی سبکی کا باعث ہوا - بڑی بدرُعبی ہوئی جو سُنیگا کیا کہیگا لیکن انصاف شرط ہے
آخر ہنوریا کہان تک اپنے نفس پر جبر کرتی جوانی کا جوش اور جوش کی بے اختیاری حالت کسی کے
ضبط کئے ضبط ہو سکتی ہے ؟ یا وہی کرتی - سچ پوچھیے تو جس قدر اُسنے ضبط کیا اتنا بھی کسی سے
نہین ہو سکتا - بیشک بیچاری پر بڑی زیادتی ہوئی ہمنے اُسکو دنیا کے لطف سے قطعی طور سے محروم ہی رکھنا
چاہا تھا - اِس صریحی ظلم کی بھی کوئی حد ہے - اَیَن اگر میری اس مین کیا خطا - ان صاحبزادے
کو خدا سلامت رکھے ملک اور مال کی لالچ مین جو کچھ کیا انہین نے کیا - یہ بدنامی کا دھبہ کسی طرح
جا سکتا ہے ؟ نہین ہرگز نہین - بیشک جوان لڑکی کی شادی نکرنی بالکل نیچر اور فطرت کی مخالفت
اور عقل سے دشمنی کرنی ہے - اگر اُسکا عقد ہو جاتا اور ننگ اور ناموس کی غارت کرنے والی
جوانی کی بدمستیان حیا کے آنچل سے مُنہ چھپاے ہوئے جائز طور پر نکلجاتین تو وہ ایسا کیون
کرتی اور کس لئے ایسی رسوائی ہوتی (ایتھیس سے مخاطب ہو کر) "ہان پھر اب کیا کیا جاے
یہ تو بہت بُری اور بڑی ذلت کی بات ہوئی"

ویلینٹنی اِن (گھبرا کر) ہان اَمّا جان - بڑی ذلت کی بات ہے - مجکو تو ہنوریا نے کہین مُنہ دکھانے
کے قابل باقی نہین رکھا" اور اس قدر کہنے کے بعد پھر اوسکے پاس اس قابل کوئی اور بات نہ تھی
کہ وہ اپنی زبان سے نکالتا ایتھیس کے دل مین گو وہ پُرانے کینے جو جان کے باپ بانی فیس کے
وقت سے ظاہرداری کے سایہ مین سینہ کے اندر ہی اندر نشو و نما پا رہے تھے رہ رہ کر اس امر پر اسکو اُبھار
رہے تھے کہ وہ اسوقت اچھی طرح اپنے دل کے آبلے توڑتا لیکن فقط ایک اس امر کا اندیشہ اسکی
زبان پکڑے ہوئے تھا کہ مبادا میرا خبث باطن لوگون پر ظاہر نہو جاے لیکن پھر بھی اسکا دل
کب مانتا تھا پُرانی عداوت نے کچھ نہ کچھ اپنا رنگ دکھا ہی دیا اور اُسنے کچھ اسطرح کی باتین سمجھائین کہ
بلیسیڈیا کے مزاج کی برہمی دمبدم ترقی کرتی ہی گئی ساعت بساعت اسکا وہ خیال قوت پکڑتا
گیا جو انتقام لینے کے باب مین جان اور ہنوریا سے متعلق تھا اور وہ فوراً اِس امر پر تیار ہو گئی کہ اچھی
طرح اِن کی تلاش اور جستجو کیجاے - اِسنے اپنا جھکا ہوا وہ سر ایکبار اُٹھایا جسمین اسوقت
بہت سے منتشر خیالات کا مجمع تھا اور ایتھیس سے مخاطب ہو کر اسطرح کہنے لگی "اچھا آپ
پہلے اُن سب لوگون کو تو بُلاے جو اُسکے شاگرد پیشے مین باقی رہ گئے ہین اُس کے مکان پر پھرا

بٹھا دیا جاسے اور کل فوج کو حکم دیدیجئے کہ فوراً تیار ہو"

شاہی حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور وہ سب لوگ اُسیوقت پکڑ آسے جو جاآن کے شاگرد پیشے مین باقی تھے۔ بیچارون پر سختی ہونے لگی اور مار مار کر اُن سے جاآن کے جانے کا حال پوچھا گیا لیکن وہ بیچارے کیا جانتے تھے سب نے رو رو کر قسمین کھا کھا کر یہی بالاتفاق بیان کیا کہ وہ ہمتو حضور رات کو سو رہے تھے ہمکو اس کی مطلق خبر نہین کہ وہ کیون اور کہان اور کسوقت چلے گئے مگر ہان ہم لوگ جب صبح اُٹھے تو ہمنے کسیکو نہین پایا اور یہی سُناٹا جو اسوقت وہان برس رہا ہے ہماری حیرت زدہ آنکھون کو دیکھنا نصیب ہوا۔ جو اصل بات تھی وہ ہمنے عرض کر دی اور یون حضور ہمارے مالک ہین چاہین مار ڈالین"

اِن لوگون کے صاف بیان سے چونکہ راستی کی بو آئی تھی اس سبب سے پلیسیڈیا نے سبکو چھوڑ دیا اور پھر خود اِن انتظامون کی طرف متوجہ ہوئی جو بھاگے ہوؤن کے تلاش کی متعلق تھا۔ اب یہ خبر سارے شہر مین اِسطرح پھیل رہی ہے جس طرح اسوقت شرقی اُفق سے کسی قدر بلند ہوجانے والے آفتاب کی کرنین ساری دُنیا مین پھیل رہی ہین جس طرف کان لگا کر سُنیے یہی تذکرہ مین یہی چرچے اور یہ عجیب لطف کی بات ہے کہ جو یہ واقعہ سُنتا ہے وہ بجاے اِسکے کہ ہنوریا کی اِس حرکت کو حقارت کے خیال اور بُری نظر سے دیکھے۔ اسپنے دل مین اِسکے مان بھائی پر لعن اور نفرین کرتا ہی اور جو کچھ ہنوریا سے ہوگیا اسکو حفاظت جان اور نیچر کے مجبور کر دینے والے تقاضے پر محمول کر کے سب آپس مین یہی کہتے ہین کہ بیچاری نے بہت دنون اپنی جوانی کی نر کہنے والی خواہشون کو حیا کے زبردست ہاتھون سے روکا مگر پھر آخر کب تک کوئی اسپنے دل پر جبر کر سکتا ہی مان بھائی نے تو اس کی شادی نکرنے کا اسپنے دل مین عہد ہی کر لیا تھا۔ کیا کرتی مجبور ہو گئی اور عزت آبرو کو سات سلام کرکے اپنی جان لیکر نکل بھاگی"

اور اس مین کوئی شک ہی نہین کہ ہنوریا نے اسپنے جوش جوانی کی وہ سخت گھڑیان جنکے ایک ایک سکنڈ مین دلی تمناؤن کا ایک نگڑائی لیتا ہوا ہلکا سا دولہ انتہائی درجہ کے حیا اور شرم کو محض ایک لغو وجود چیز ثابت کر دیتا ہے جس پاکدامنی اور عفت کے ساتھ کاٹین وہ ضرور ہر شخص کو اچھی طرح سے یہ یقین دلا سکتا ہے کہ اگر یونانیون کے قدیم عقاید کے موافق ہر چیز کی دیوی یا دیوتا ہوتا ہے تو ہنوریا بیشک حیا اور پاکدامنی کی ایک ایسی دیوی تھی کہ جسکی پرستش اب نسہی لیکن اِسکے اس زمانہ مین تو ضرور ضرور ہی تھی جب کفر کی گھٹا گھنگھور تاریکی ساری دنیا مین چھائی

ہوئی تھی اور اسلام کا نورانی ستارہ یثرب کی خاک پاک سے نکل کر اونچا نہین ہوا تھا۔
اب آفتاب بہت اونچا ہو گیا ہے۔ اور دہوپ کی حدت کی طرح پلیسیڈیا کے غصہ مین بھی تیزی
آتی جاتی ہے۔ جان کا سارا مال اور اسباب ضبط کر لیا گیا ہے اور وہ اُس کی عالی شان عمارتین
کہدرہی ہین جنکو بانی فیس نے اپنے بے انتہا مصارف سے بنوایا تھا اور جنکی آرایش اور زینت
ہماری دوست کی نفاست مزاج اور اُس کی اُس رنگینی طبیعت نے ایک اعلیٰ درجہ پر پہونچا دیا تھا
جس [illegible] حسن اور عشق کے جذبات نے اب [illegible] پیدا کر دیا تھا۔ تمام قلمرو مین اُس مضمون
کے فرامین جاری ہو رہے ہین کہ جان [illegible] یہان سے بہاگ گئے ہین۔ خبر دار جانے پائین۔
فوجی [illegible] جاتے ہین طرح طرح کی تہدیدین کیجاتی ہین اور جان اور [illegible] کی تلاش اور جستجو کے
لئے چارون طرف فوجین روانہ ہو رہی ہین۔

دوسرا باب

اُمید کی [illegible]

جنکو [illegible] پایا اُنہین [illegible] شکر
جنکی اُمید [illegible] ملاقات ہوئی

دن آخر ہو چلا ہے۔ [illegible] کی آگ بجہ گئی ہے جس طرح ناموافق زمانہ کی
مخالف ہوائین چلتے چلتے [illegible] آفتاب کسی کی تلاش مین حیران اور
سرگردان پھرتا ہوا اب [illegible] چلا ہے جسکو زمین کی گولائی نے امریکہ کا خطاب
دلا کر ہمارے حساب [illegible] کے بالکل نیچے پیدا کیا ہے۔ آفتاب کی وہ کرنین جو ابھی
بڑے آن بان کے ساتھ [illegible] پہونچ رہی تھین گو اب بھی اُسیطرح اپنے کام مین
مشغول ہین لیکن اب [illegible] اُسی طرح [illegible] گئے ہین جس طرح ندامت سے کسی کی زلفون
کے سارے خم اور پیچ [illegible] اپنے [illegible] دوست کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے
اب ہمارے حوصلے پست ہو گئے ہین اُنھون نے [illegible] کی کے جھکے ہوئے سر کیطرح اپنی آنکھین
نیچی کر لی ہین۔ ہان اتنی بات ضرور ہے کہ اگر کرنون کے حوصلے کچھ کم ہو گئے ہین تو دہوپ اور دہوپ کے

ڈھونڈتے ڈھونڈتے ساری دنیا کی خاک چھان کر جینوا کی اوس سرزمین پر پہونچے ہین جسکی خاک سے ایک شخص کلمبس نامی نے پیدا ہوکر آخرنئی دنیا کو ڈھونڈھ ہی نکالا۔ اسوقت ایک بہت پُرفضا میدان ہماری آنکھون کے سامنے ہے جو گو ہمارے خیال کیطرح وسیع تو نہین ہے لیکن نیچر نے اُسکے دلفریب بنانے مین جس سادگی سے کام لیا ہے وہ ضرور اس قابل ہے کہ ہم اپنے بڑہی جانی والی نظر کو تہوڑی دیر کے سلئے روک کر اسقدر اپنا وقت اسکے نذر کردین جو ہمکو ایک بہت بڑے میدان کے دیکھنے مین صرف کرنا پڑتا۔ زمین کا ایک ہموار اور سطح تختہ ہے بسپر چلنے والی ہوا نے نیچر کے زبردست حکم سے بہت صفائی کیساتھ دن بھر جاروب کشی کی ہے اور جسکے لطفِ سیر اوٹہانے مین نظر کو مطلق اس امر کی تکلیف نہین ہوتی کہ وہ دہوپ کی طرح بلندی سے گرے یا گرے ہوئے سایہ دیوار کی طرح اوپر چڑھے۔ ہر طرف ہرا ہرا سبزہ لہلہا رہا ہے جابجا خودرو پھول کہلے ہوئے ہین جنکی خوشرنگیان ہری ہری پتون مین کچھ تو چھپی ہوئی اور کچھ ان سے نکلی ہوئی دیکھنے والی آنکھون کے ساتھ وہی قیامت کے معاملے کر رہی ہین جو کسی شوخ شعلہ رو کے وہ پھول سے رُخسارے غضب کر جاتے ہون جو بظاہر دیکھنے مین نقاب سے چھپے ہوئے تو ہون مگر مزاج کے چلبلے پن حسن کی شوخی اور شوخی کی شرارت یا قدرتی بہولے پن کے تقاضے سے نقاب کے ایک گوشے مین کچھ کچھ اُٹھی ہوئی شکن بھی پڑی ہو۔ موسم بہار کی وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین خوش فعلیان کرتی چل رہی ہین جو بہت دُور دُور کی مسافتین طے کرتی کثافتون سے پاک اور صاف ہوکر کہلے میدان مین آتی ہین اور درختون کے جذب کر لینے کی وجہ سے مستعمل ہوا کا اتنا لگاؤ بھی نہین ہوتا جس قدر کہ ادن پاکیزہ مزاج عشاق کے غمون مین پُرانے رنج اور غمون کی آمیزش ہوتی ہے جو اپنے مقدر کی فیاضی سے ہردم تازہ ہی غم کہایا کرتے ہین گو یہ ضرور ہے کہ اس دلکش میدان کی آبادی سے بہت دُور اور علحدہ ایک کنارے پر واقع ہونے کی وجہ سے وہ نگاہین یہان بہت کم پہونچتی ہونگی جو نیچر کے کارخانے اور قدرتی سینریون کو بہت قدر کی نظر سے دیکھتی ہین اور نہ یہان کہین پہولون کے پُرانے جان نثار بہونرے اور بلبلون کا گذر معلوم ہوتا ہے مگر وہ وحشی آنکھین تو ضرور یہان کی دلفریبیان اکثر دیکھتی ہی ہونگی جن سے حسینون کی اچھی سی اچھی آنکھ کی ہمیشہ تشبیہ دیجاتی ہے اگر ابھی آپ نہ سمجھے ہون تو دیکھئے اُنھین کی

آنکھین وہ جو ہمین فقط اشارہ ہی کرتے دیکھ کر کسی کی پھری ہوئی نگاہ کی طرح چوکڑی بھرتے ہوئے چلے جاتے ہین۔ وہ گئے۔ اور اگر یہ بھی نسہی تو وہ حق ہین اور منصف مزاج فرشتے تو ہر وقت ضرور ہی دیکھتے رہتے ہونگے جنہون نے باغ ارم کے ایک ایک پھول کو اچھی طرح سونگھ کر دیکھا ہے۔

اس میدان کی شرقی اور شمالی حدبندی جس چیز نے کی ہے وہ وہی کوہ اپی نائن کا سلسلہ ہے جو مغرب کی طرف سے آکر شرقاً اور جنوباً وسط اطالیہ مین پھیلتا چلا گیا ہے جنوب کیجانب خلیج جنیوا کی تیز لہرین اپنی خوشنما موجون کے دلچسپ سین دکھا رہی ہین۔ مغرب کیطرف دُور سے کوہ آلپس کی وہ سپید سپید چوٹیان نظر آرہی ہین جن پر برف جمی ہوئی ہے اور جو موسم بہار کی لطیف حرارت اور آفتاب کی اعتدالی گرمیان دیکھ دیکھ کر اُسی طرح گھل رہی ہے جس طرح شمع اپنے حسن عالم سوز کی گرمیان دیکھ کر خود ہی پگھل جاتی ہے۔ یہ گھلی ہوئی برف کا پانی بڑے زور شور کے ساتھ پہاڑون سے نیچے گر رہا ہے اور اسکے گرنے کی آواز پہاڑون سے ٹکرا ٹکرا کر چارون طرف دُور دُور پھیل رہی ہے گو یہ پہاڑ اور پہاڑ دن سے گرنے والے پانی کی چادرین ہماری نظر سے بہت دُور ہین مگر یہان کا سناٹا اسکے گونجنے کی خوش آیند آواز ہمارے کانون تک کچھ اسطرح پہونچا رہا ہے کہ ہمارے جسم کی ساری قوتین اپنا اپنا کام چھوڑ کر اُس قوت کو مدد دے رہی ہین جو سماعت سے متعلق ہے۔ ہمارے کان تو مزے لوٹ ہی رہے تھے کہ کچھ اور غیر معمولی آوازین اسی سناٹے مین ملی ہوئین ہمارے کانو نمین آئین جو ہمارے پہلے لطف مین کسی قدر خلل ہی پیدا کرنے لگین اور پھر کسی قدر غصّہ کے ساتھ ہمکو اپنے وہ کان اسطرف متوجہ کرنے پڑے جن پر اسوقت تعجب نے پورا قبضہ کر لیا تھا یہ آواز کچھ اس طرح کی نہین ہے جس سے کسی کے باتین کرنے کا شبہ پیدا ہو بلکہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ دوڑنے والے گھوڑون کی ٹاپین سخت زمین پر پڑ کر یہ آواز پیدا کر رہی ہین بہت تعجب سے ہمارے کان اسطرف لگے ہوے تھے۔ آنکھون کی پتلیان حیرت سے اسطرف دیکھ رہی تھین کہ کوہ اپی نائن کے ایک شرقی درہ سے چند سوار نمودار ہوے جو بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف اپنے گھوڑے بڑھاے چلے آتے ہین۔ یہ سر سے پاتک سب فوجی لباس مین ہین تلوارین سبکی کمرون سے لگی ہوئی ہین زرہین سب پہنے ہوے ہین اور ڈھالین کندھے سے لٹکی ہوئی سب کی پشت پر پڑی ہین۔ ان کی تعداد کسی طرح ساٹھ ستر سے زیادہ

نہیں ہے اور ان کے آگے آگے دو خوش رو جوان چلے آتے ہین جو گو وہ بھی فوجی ہی لباس مین ہین مگر انکا امتیازی لباس - ان کی شاندار وضع - اُنکے اعلےٰ درجہ کی ٹوپیان اور ان سب کے علاوہ انکا آگے آگے چلنا ہی ایک ایسی بات ہی جو دیکھنے والے کو اچھی طرح بتا رہا ہے کہ یا تو یہ سب اُنکے خادم ہین یا اُنکے زیر کمان ہین اسوقت اُنکے گھوڑے جس تیزی کے ساتھ آرہے تھے اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ شاید یہ بہت ہی جلد اس میدان کو طے کر جائینگے - مگر نہین یہان کے دلفریب منظر نے اپنی سحر پردازی کھا دکھا کر تھوڑی دیر کے لئے ان کی نظرون کو کچھ ایسا متوجہ کر لیا کہ بجاے اسکے کہ تیز ہوا کیطرح یہ اپنے گھوڑے اڑاتے جس طرف جانا چاہتے ہین چلے جائین - انھون نے اپنے گھوڑون کی باگین کھینچ لین اور بڑے ذوق شوق کے ساتھ اپنی نظر کے گھوڑے دوڑانے لگے اب ان کے گھوڑے اسوقت کی آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا کی طرح مشتاقانہ چال چل رہے ہین اور ... کو پامال کرتے ہوئے اسطرف بڑھے چلے آتے ہین جسطرف آفتاب ... کی آڑ ... کرنون کی مار ... کہا ... دن بھر ... جھکا ہوا سر اب ذرا اوٹھایا تھا ہماری متحیر آنکھین ان کی طرف لگی ہوئی ہین قوت باصرہ کے برقی تار دیکھنے کے لئے آنکھ کے پردون سے نکلتے ہین اور اُنکے چہرون تک پہونچنے پہونچتے ایسی حیرت مین آ گئے ہین کہ دیکھتے ہی دیکھتے بیخودی کے عالم مین کچھ تو وہین رہ گئے ہین اور کچھ گھبرائے ہوئے ہمارے پاس آکر ہمسے پوچھتے ہین کہ "یہ کون ہین - کہان سے آتے ہین اور کہان جائینگے" لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جس قدر یہ ہمسے قریب ہوتے جاتے ہین اُسی قدر اُن کی صورت ہماری نظر سے آشنا معلوم ہوتی ہے اور اُسی کے ساتھ ایک بہت دل خوش کن خیال بھی ہمارے دلمین آتا ہی ہمکو تو ان دو آنے والے سوارون مین سے اِس سوار کی صورت وہ جو داہنی طرف ہی ہمارے دوست دوجان ... سے مشابہ معلوم ہوتی ہے اگرچہ یہ عام قاعدہ ہے کہ انسان کو جس چیز کا بہت خیال ہوتا ہے - جسکی زیادہ فکر ہوتی ہے - قوت واہمہ اپنے خیال کے وسیع خزانہ سی اُسی کی صورت یا اُسی کا فوٹو نکال کر اُس شخص کے ذہن کے سامنے پیش کر دیتی ہی اور پھر وہ اچھی طرح ظاہر مین دیکھتا ہے کہ وہی صورت اُسکی آنکھون کے سامنے موجود ہی جسکا ... اسکو خیال آیا تھا اور یہ اسوقت کا ہمارا شُبہہ بھی شاید ... قسم کا ہوگا مگر

صورت شکل کے علاوہ اس سوار کا لباس وغیرہ بھی تو "جان" ہی سے مشابہ معلوم ہوتا ہے! شاید یہ بھی اسی غلط وہم کا نتیجہ ہوگا جسنے ابھی اس کی صورت کے ساتھ ہمکو دہوکا دیا تھا! مگر کچھ ہو یہ خوش رو جوان ہمارے دوست سے مشابہ ضرور ہے۔ اچھا! اور اس دوسرے سوار کو تو ذرا غور سے دیکھئے گا! کیا یہ بھی فقط وہی وہم ہی وہم ہے؟ ہائین!! مگر یہ حسن اور یہ جمال ہمنے تو اور کسی شخص مین کبھی دیکھا نہین۔ یہ آنکھ۔ یہ ناک۔ یہ چہرے کا ہر ایک عضو یہ رنگ اور اس رنگ سا مین یہ ملاحت تو ازل سے اسی حسن کی دیوی کے لئے مخصوص تھی۔ آہ۔ اسی کے لئے جسکی پیاری پیاری صورت دل کو بیتاب کرتی ہوئی اپنی آنکھون کے نیچے اُسیطرح دفعتاً پھر گئی جس طرح یک بیک بجلی کوند جاتی ہے اور آنکھین جھپک جاتی ہین ابھی آپ نے نہین دیکھا؟ وہ جو اس پہلے سوار کے بائین ہاتھ پر ہی رخت کس بلا کا حسن پایا ہے کہ باوجود اسقدر دور ہونے کے آنکھین اچھی طرح دیکھنے کی ابتک تاب نہین لا سکتی ہین اور نظر خیرہ ہوئی جاتی ہے۔ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ اور پھر مردون مین ایسا حسن! مگر ذرا اور نزدیک آجانے دیجئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ریونا سے ہنوریا بھی مردانہ ہی وضع مین چلی تھی۔ خوب اچھی طرح سے دیکھ لیجئے کہین وہی تو نہین ہے؟ ہان ہان۔ بیشک سچ کہتے ہو یہ وہی ہے۔ وہی۔ اور یقیناً اب وہ ہمارا دوست "جان" ہی ہے۔ دیکھئے نہ وہ انکے پیچھے تھوڑے فاصلے سے میکسمس کا گھوڑا ہے اور اسی کے برابر برابر اسکے داہنے ہاتھ پر بالٹک سوار چلا آتا ہے۔ دیکھا؟ اور اہا ہا وہ دیکھئے میکسمس کے بائین طرف ڈیلی ہے۔ کیون کیسا پہچانا۔ ا۔ ابتو کچھ شک شبہہ نہین ہے مگر اسقدر جلد یہان یہ کسطرح پہونچ گئے! انکو ریونا چھوڑے ابھی پندرہ سولہ روز سے تو زیادہ نہوئے ہونگے معلوم ہوتا ہے ملکہ پلیسیڈیا اور ویلن ٹنی ان کے خوف اور اندیشے نے راہ مین کہین اچھی طرح انکو ٹھہرنے نہین دیا ورنہ اسقدر مدت مین بیس بائیس منزل راہ قطع کر جانا کچھ سہل نہ تھا۔

اگرچہ ہمارے اس دل کے جلے جو جان سے ملنے کے لئے بیقرار تھا اس سے زیادہ اور کیا خوشی ہوسکتی ہے۔ کہ ہمنے اپنے ایسے چھوٹے ہوئے دوست

کو بخیر و عافیت پھر دیکھا جسکے ملنے سے ہم بالکل ہاتھ دہو بیٹھے تھے اور جسکو ہمنے عالم یاس مین خدا اسکے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے رخصت بھی کر دیا تھا لیکن اس سے اندازہ مسرت سے بھی زیادہ ہمکو اس امر پر خوش ہونا چاہیئے کہ خدا کے فضل سے ابتک وہ ملکہ بلیسیڈ یا کی اوس قہار فوج سے محفوظ ہین جو اس کی تلاش مین چارون طرف بھیجی گئی ہے اور اب چونکہ یہ لوگ اٹلی کے حدود سے نکل کر ملکہ کے دائرہ سلطنت سے باہر پہونچ گئے ہین اس وجہ سے اس امر کی بھی اُمید ہوتی ہے کہ شاید وہ آئندہ بھی ایطالیہ کی فوج کے ہاتھ نہ لگین۔ گو اسقدر دور دراز مسافت قطع کرنے اور سفر کی بے انتہا مصیبتین اُٹھانے کی وجہ سے اِن کی نازک طبیعتین بالکل مضمحل ہو گئی ہونگی اور اِن کے گورے گورے پنڈے کا رنگ آفتاب کی تیز شعاعون کی دست درازیان دیکھ دیکھ کر اسیطرح بدل گیا ہوگا جس طرح غصّہ سے کسی اُس نازک مزاج حسین کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے جس سے پیار اور محبت کی باتین کرتے ہی کرتے جوش وحشت مین آکر کسی اسکے شامت زدہ عاشق کے گستاخ ہاتھ گلے مین باہین ڈالنے کے لئے اُس کی بے اجازت بڑہین لیکن پھر بھی ان دونون کے چہرے پر جسقدر خوشی کی نشانیان ہم اسوقت دیکھ رہے ہین اس سے پہلے اس قدر ہمنے کبھی نہین دیکھین ان دونو کے اس اوداس چہرے پر جسکی سُرخی رنگین مزاج حضرت عشق کے نذر ہو گئی تھی جسکے رہے سہے قطرے بھی عمر بھر کی ناکامی نے مُنہ لگا کر چوس لئے تھے اب وہین وہ خون لہرین لے رہا ہے جسکو آجکل کی اتفاقی اور بے انتہا خوشی نے انکے نازک جسمون مین بڑی دریا دلی کے ساتھ اسی طرح پیدا کر دیا تھا جس طرح آج کل کے موسم بہار کی روح افزا ہوا کھاتے ہی خزان رسیدہ درختون کی بے برگ و بار شاخون سے نمو کا مادہ کوپل بن کر نکل رہا ہے اور کوپل مین سے کسی بت نوخیز کے سینے سے کچ ابھرتی ہوئی چیز کی طرح ایک سخت سخت گول چیز نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے آپ نے دیکھی؟ وہ چیز جسپر نیچر نے بہت ہوشیاری اور دور اندیشی کے ساتھ جو انان چمن کی بُری نظر سے بچانے کے لئے ہری ہری کٹوریان چڑہا دی ہین۔ مگر اُف رے قوت نامیہ کا زور اب بھی روکے نہین رُکتا وہ تڑاق سے بند توڑتے ادہ وہ اندر سے پھول کا گلابی گلابی رنگ اپنا تماشا دکھانے لگا۔ راستے کے گرد اور غبار نے ہوای شوق مین اُڑ کر

گو ہنوریا کے چہرے کی خوب بلائین لی ہین اور کسی کی للچائی اور ٹکٹکی باندہ کر دیکھنے والی نظر کی طرح اس کی بھی ایک ہلکی سی تہ جم گئی ہے مگر یاس اور پوری نا اُمیدی کے بعد اس طرح کامیاب ہونے۔ مدتوں کی مُردہ تمناؤن کے پھر نئے سرے سے جی اوٹھنے اور صدہا نئے نئے ارمان اور تمناؤن کے پیدا ہو جانے سے خون رگون مین جس طرح خوشی خوشی دوڑ رہا ہے اسکے رنگ کی جھلکیان کسی کے چھپاے کسی طرح نہین چھپ سکتین اور وہ مُنہ پر آنے والی ہنسی یا بے اختیار ہونٹھون پر آے ہوے تبسم کی طرح چہرے کے صاف اور نازک جلد کے نیچے لہرین لیتا ہوا اچھی طرح نظر آرہا ہے۔ ہنوریا نے وہ خوشنما جہالردار ٹوپی جسکو ابھی وہ سپھنے تھی سر سے اُتار کر ہاتھ مین لے لی ہے۔ اور اس پر فضا میدان کا دلچسپ سین اور یہان کی صحرائیت کچھ ایسی پسند خاطر آگئی ہے کہ اسنے اپنے گھوڑے کی رفتار کو بالکل سُست کر دیا ہے اور اسی کے ساتھ اسکے جاندادہ عاشق نے بھی یہ سہانا سہانا وقت ہے اور دن بھر کی تیز دہوپ دیکھنے والی آنکھون کے سامنے دُور دُور تک ہرا ہرا سبزہ۔ اور سبزے پر پھیلا ہوا سایہ اور اُس سایہ مین طرح طرح کے کھلے ہوے پھول اپنی بہار دکھا رہے ہین۔

آفتاب کی حدت کم ہو جانے کی وجہ سے گو عام طور پر اسوقت ہوا کی رفتار بہت سست ہو گئی ہے اور ہوا کے وہ اجزا جو پہلے آفتابی کرنون کے حسن کی گرمیان دیکھ دیکھ کر گھبراے ہوے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے اور اسی بڑہے ہوے شوق نے ان کی رگ رگ مین ایک وحشت کی روح پھونک دی تھی جس سے وہ بہت تیزی کے ساتھ ساری دنیا مین ماری ماری پھر رہی تھی لیکن یہان کا کُھلا میدان دیکھ کر اسکا جوشِ جنون کچھ بڑہتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور کوئی کوئی اسکے تیز آجانے والے جھونکے پیاری ہنوریا کی پُرشکن زلفون اور کھلے ہوے سر کے بالون کے ساتھ وہی چھیڑ کر جاتے ہین جو سنبل کے ساتھ چلتی ہوئی ہوا کر جاتی ہے۔ ہنوریا کا رُخ بھی اتفاق سے اسوقت اُسی طرف ہے جس طرف سے یہ جھونکے آرہے ہین اور جس طرف غروب ہونے کے سامان کرنے والا آفتاب بڑی حسرت کی نظر سے اسکے پیارے چہرے کی طرف دیکھ رہا ہے وہ جسکی سپید

سپید کر نین جناب عشق کی عنایت سے زرد زرد ہو کر بڑے شوق کے ساتھ
اسکے چاند سے چہرے کی طرف تلملاتی آتی ہین اور ہمارا دوست "جان" جسکی
آنکھین عموماً ہر وقت بیخودی کے عالم مین ہنوریا ہی کے چہرے کی بلائین لیا
کرتی ہین ان کیفیتون کو دیکھ دیکھ کر بڑے پیچتاب کہانے کے ساتھ اسطرح
کہتا ہے۔ پیاری شاہزادی! یہ کیا ہے؟ دیکھو۔ بات اچھی نہین۔ خدا کے لئے
تم اپنے چہرے کو چھپالو۔ ٹوپی پہن لو۔ اور اس میدان سے جلدی بہاگ چلو
جلدی "

ہنوریا۔ (پیار و تعلق سے ایک گھبرائی ہوئی نظر سے دیکھہ کر) کیون خیر تو ہے
کیا ہوا کیا؟ "

جان (تعجب کے لہجے مین) ہین! آپ ملاحظہ نہین فرماتی ہین یہ آنے والے ہوا
کے بے ادب جہونکے تمہارے گہونگر والے بالون سے اُلجھ اُلجھ کر۔ لپٹ
لپٹ کر زلف شکین کے کیسے بوسے لے رہے ہین۔ اور یہ آفتاب کی گستاخ
کرنین تمہارے گورے گورے رخسارون کی طرف مشتاق نگاہون کیطرح مگر بری
نظر سے ڈورے ڈال رہے ہین۔ اب مجہہ سے نہین دیکھا جاتا۔ پیاری شاہزادی
جلدی چلو "

ہنوریا " معاذاللہ۔ آپ نے تو گھبراہی دیا تہا۔ توبہ (شرم سے سر جہکا کر) بس
قربان جاے آپ کی اس بدگمانی کے کسی کو رشک ہو تو اسقدر تو ہو! آپ
اس سہانے وقت مین اس میدان کی بہار دیکھتے ہین! کیسا خوبصورت
سین ہے اور ادہر اُدہر کے پہاڑون کی قدرتی چار دیواری کیسا لطف دے رہی
ہے۔ کیا! یہان کا لہلہاتا ہوا سبزہ۔ طرح طرح کے کھلے ہوئے پہول پہولون کا
شوخ شوخ رنگ۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین اور ہواؤن کی بھینی بھینی خوشبوئین
کیا اس قابل نہین ہین کہ وہ قدر کی نگاہون سے دیکھی جائین تا! عشق مزاج
لوگون کی رنگینی طبیعت تو مشہور ہے ان کو تو ایسے موقعون سے ایک خاص
دلچسپی ہونی چاہیئے "

[illegible] جی نہین معاف ہی کیجئے۔ مجکو ایسی باتون سے مطلق دلچسپی نہین آپ اب

یہان سے تشریف لیجیئے مجھسے اس ہوا کی یہ گستاخیان اور ان کرنون کی یہ حرکتین نہین
دیکھی جاتین - ہائے کسی طرح سے نہین - اس میدان کی کیا حقیقت ہے - لاحول ولا قوۃ
مین نے اس ہرے بھرے گلزار کی . تون سیر کی ہے جو دور از حال تمہاری جدائی کے
صدمے اوٹھاتے اوٹھاتے اور آگ دل کے صدمون کی چوٹین سہتے سہتے اس سینہ
مین سے کھلا ہوا تھا - جس مین رنج اور غم کی آندھیان چل رہی تھین اور جس مین عشق اور محبت
کی ملی ہوئی بھینی بھینی خوشبوئین آتی تھین اور ان سب باتون کے علاوہ اسوقت آپ
اپنی صورت تو دیکھیئے - ہائے یہ پیارا پیارا کھلا ہوا سر یہ لانبے لانبے گھونگروالے بال
یہ حُسن اور یہ بے نقاب چہرہ - اور ہائے اس کندنی رنگ پر آفتاب کا یہ سُنہرا عکس
اپنی آنکھون سے دیکھ کر کسطرح اور کب تک کوئی اپنے دل کو سنبھال سکتا ہے (ذرا دوسری طرف
سے مُنہ پھیر کر) معاذ اللہ - کیا دل کی بُری کیفیت ہوئی جاتی ہے (پھر اوسی جانب رخ کرکے)
اُف خدا کی پناہ کس غضب کی صورت پائی ہے - بس بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ لپٹ کر
پیار کرون - چمٹ کے بلائین لے لون - اور ہائے اس پیاری پیاری صورت کو اسی کلیجے
مین رکھ لون جسپر آجتک بہت جبر ہوا مگر اب کسی طرح نہین مانتا - مگر تمنے تو بہت سخت
قیدین لگا دی ہین - خدا جانے کب اطمینان سے ایک جگہ بیٹھین - اور دیکھیئے کب ایسا
اتفاق نصیب ہو کہ ہماری شریعت ہماری اون مشتاق نگاہون کو جائز طور پر ارمان نکالنے کی
اجازت دے جو اتنے پردون کے اندر زبردستی روکی گئی ہین - لیکن پیاری تمہارے
حُسن کی شوخیان میرے کس پرارمان دل کے ساتھ اسوقت بُری لگاوٹین کر رہی ہین - آہ وہ
دل اب تو بالکل بے اختیار ہوا جاتا ہے جسنے بہت دنون صبر کیا - اگر تمکو یہی منظور ہے تو اس مین
ہرج ہی کیا ہے تم میری آنکھون پر پٹی باندھ دو اور اگر یہ نہین تو تم خُدا کے لئے ذرا اپنے اس حُسن
کو سمجھا دو کہ مجھپر عنایت ہی رکھے - ہائے عشاق کو اس امر کی تمنا ہوتی ہے کہ کسی طرح انکو اپنے
دل چھین کر بھول جانے والون کی بھولی بھولی صورت کی زیارت نصیب ہو مگر خدا میری
اس بیخودی اور بے اختیاری کا بُرا کرے کہ مین اسکے مقابلے مین یہی غنیمت سمجھتا ہون کہ
دیکھون تو مگر اسطرح نہ دیکھون اور اگر مین دیکھ لون تو خیر دیکھ ہی لون لیکن اور کوئی نہ دیکھے تمہارا
یہ گورا بنڈا یہ پیاری پیاری صورت اور یہ کرنین یہ ہوائین - خُدا غارت کرے ان کو - اِنکا
مُنہ اور تم - بس خدا کی قسم یہ اور بھی نہین دیکھا جاتا -

ہنوریا۔ (مسکرا کر) تو کیا آپ کی مرضی ہے مین مُنہ چھپا لون ؟" اور یہ کہکر اسنے ایک معشوقانہ
ادا سے آنکھون کے ساتھ مُنہ بھی پھیر لیا۔ سر پر ٹوپی رکھ لی اور جلدی سے گورے گورے
چہرے پر سیاہ سیاہ نقاب چھوڑ لی جسکی طرف آفتاب کی شعاعون کو کثرت سے آتے دیکھکر
ایک فلاسفر تو یہ رائے قایم کرے گا کہ سیاہ رنگ قدرتی طور پر آفتابی کرنون کو اپنی طرف
زیادہ کھینچتا ہے مگر ہم تو یہی کہین گے کہ نقاب کے حائل ہونے کی وجہ سے چونکہ اُن کرنون کو
ہنوریا کے رخسارون تک اچھی طرح پہونچنے کا اب موقع نہین ملتا ہے اسوجہ سے وہ نقاب پر
اسطرح ہجوم کئے ہوئے یہ فکر کر رہی ہین کہ کسی طرح درمیان سے یہ پردہ اُٹھ جائے
تو اچھا اور پھر ہم خوب آنکھ بھر دیکھ لین۔

گو ہنوریا کا اسطرح مُنہ چھپا لینا ہمارے دوست کی اس اُلجھن کے کم کرنے کے لئے کافی تھا
جسکو خود اسکے کارشک چٹکیان لے لیکر اسکے محبت بھرے دل مین پیدا کر رہا تھا
اور وہ اپنی پیاری محبوبہ کی یہ محبت بھری اطاعت دیکھ کر بہت خوش بھی ہوا مگر پھر دور تک نظر
آنکھ کے پردون کے اندر بیطرح تلملانے لگی اور پھر اوسی طرح بے نقاب دیکھنے کے لئے
شوقِ نظارہ کے تقاضے ہونے لگے۔ دل مین پھر شوقِ دید کا ایک جوش اُٹھا اور
یہ ہنوریا کا رُخ پھرا دیکھ کر اسطرح کہنے لگا "پیاری شاہزادی اب مین نے یہ تو
آپ سے نہین کہا تھا کہ آنکھ کی طرح مُنہ بھی میری طرف سے پھیر لینا"

ہنوریا۔ (نقاب چہرے سے ہٹا کر) کیا آنکھ کی طرح مینے آپکی طرف سے آنکھ پھیر لی ہے؟
اس مین کوئی شک نہین کہ دل مین کوئی بات رکھنی اچھی بات نہین مگر جو کچھ فرمایا کیجئے خدا
کے لئے اُسکے ہر ایک پہلو پر بھی خیال کر لیا کیجئے۔ مین نے تو آپکے حکم کی تعمیل کی تھی
آپنے مُنہ چھپانے کے لئے فرمایا تھا۔ مین نے خیال کیا شاید میرا مُنہ آپ کو بُرا معلوم ہوتا
ہے۔ مینے ادھر مُنہ کر لیا"

جان "بیجا۔ سبحان اللہ۔ کیا اچھا خیال ہے۔ قربان جائیے آپ کے اس بھولے پن کے
آپ کا چہرہ اور ہاے مجکو بُرا معلوم ہو۔ ارے یہ مکھڑا اور ان آنکھون کو بُرا معلوم ہو جو سب سے
پہلے عاشق ہوئی ہین۔ مین ناشکر نہین ہون۔ پیاری شاہزادی ساری عمر کی حرمان نصیبیان اور
آئے دن کی طرح طرح کی ناکامی مین اگر خوشی تھی تو اسی بات کی کہ جسکے عشق مین یہ سخت سخت
مصیبتین ہین چشم بد دُور اس کی صورت بھی کچھ ایسی ہی پیاری سی ہے"

یہ تذکرہ جان کی زبان پر آتے ہی کچھ عجیب کیفیت پیدا کر گیا جسکا اثر تھوڑی دن مین ہوتا ہو دل
اور دماغ مین پہونچکر کچھ ایسا لطف دے گیا کہ فوراً ایک قسم کی بیخودی اسپر طاری ہو گئی جسکا
خط اوٹھانے کے لئے بڑے مزے کے ساتھ اسنے کچھ کچھ اپنی آنکھین بہی بند کر لین اور
اپنے ہونٹھ دانتون سے داب داب کر اس مستی اور جوش کو جہوم جہوم کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون
کے ساتھ نکالنا شروع کیا۔ ہنوریا نے اب حیا سے گردن جہکا لی تہی۔ اسکے خداداد حسن
نے دل ہی دل مین کچھ غرور کی لی۔ ذرفوراً اوسکے اندر انکے تناسب کی سرخی مین ملے ہوئے
چہرے کی صاف جلد کے نیچے امڈتے ہوئے نظر آئے۔ ہنوریا نے شرم سے نقاب کا
اٹھا ہوا گوشہ ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ آنکھین نیچی کر لین اور بات بہلا کر اسطرح ایک دوسرا تذکرہ شروع
کیا "ہان تو پھر اب آپ کسطرف تشریف لے چلئیے گا۔ ابتک آپ نے اپنا کوئی ارادہ صاف طور پر ظاہر
نہین کیا"

جان۔ (چونک کر) ہان خوب یاد دلائی مین تو اسکو بالکل بہولا ہی ہوا تہا۔ (چارون طرف
دیکھ کر) اگر ہمکو پروشیا چلنا ہے تو اسطرف جانا ہی (ہاتھ سے) اور اگر فرانس کا قصد
ہے تو اسی طرف سیدھے۔ یہی دو ایسے مقام ہین جہان سے کئی مرتبہ میری خواہش
کی گئی ہے۔ (تہوڑی دیر غور کرکے) کوئی بات ذہن مین نہین آتی۔ پروشیا سے گو میری
بہت خواہش کیجاتی ہے مگر وہان کی طوائف الملوکی کی وجہ سے اس امر کی کسی طرح امید
نہین ہوتی کہ اگر خدانخواستہ اٹلی نے کچھ ہاتھ پاؤن مارے تو پروشیا کی فوجی قوت اسکا
مقابلہ کرے گی۔ ہان فرانس کی سلطنت ایسی ضرور ہے مگر وہان کے بادشاہ میرو ونس سے
سابق کے کچھ ایسے ارتباط نہین ہین کہ جن پر مجکو پورا پورا بھروسا ہو۔ بس ایک دو مرتبہ
سابق مین فقط خط کتابت کی نوبت آئی تہی۔ اچھا میکسمس سے رائے لینا چاہئیے دیکھین وہ کیا
کہتے ہین لیکن اس کمبخت کی تو بک غضب کی ہوتی ہے۔ دماغ کہا جاتا ہے (پیچھے مڑ کر
بلند آواز سے) اے جی حضرت ادہر یہان تشریف لائے گا" یہ کہتے ہی اسکے گہوڑے
کی رفتار اور بہی سست ہو گئی اور میکسمس نے اسکے قریب آکر کہا "حاضر۔ کیا ارشاد ہوتا ہے؟"

جان "جناب ارشاد کیا۔ یہ بتائیے اب چلنا کسطرف چاہئیے۔ پروشیا یا فرانس"

میکسمس [illegible]۔ ابہی اسکا تذکرہ کیا۔ اسیوقت فرصت سے اسکو بہی دیکھ لیجئے گا
ابہی پہلے جو اور ضروری باتین ہین انسے فرصت کر لینی چاہئیے"

ہنوریا۔(بات کاٹ کر حیرت کے لہجے مین) اور ایسی ضروری باتین کون سی ہین؟"
میکسمس" جی ہان حضور ہین۔ آپ کو نہین معلوم۔ آپ (جان کی طرف اشارہ کرکے) جانتے ہین"
جان" جناب یسوع کی قسم مجکو نہین معلوم۔ کیا؟"
میکسمس۔(مسکرا کر) یعنی وہی آپس کے گلے اور شکوے۔ اور کیا! ان سے بھی زیادہ اور کوئی ضروری بات ہو سکتی ہے"
ہنوریا" ماشاء اللہ کیا کہنا۔ سبحان اللہ"
جان۔(ہنوریا سے آنکھ کے اشارے سے) آپ دیکھتی ہین؟ (میکسمس سے) لاحول لا قوۃ پس آپ ہی عجیب چیز ہین"
میکسمس" اجی یعنی مین اتنی بات کہدینے سے عجیب چیز ہو گیا اور خود بدولت جو ایسے محروش اور انتشار کے سفر کو اس اطمینان کے ساتھ [illegible] سمجھتے ہین۔ یہ کوئی بات ہے نہین۔ گھوڑے اپنا زور روک سکتے نہ تھے [illegible] آپ کی باتون کا سلسلہ ہے کہ معاذ اللہ کسی طرح ختم ہی نہین ہونے آتا"
جان۔(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اُف [illegible] معاذ اللہ کس قدر [illegible] جو کچھ تو انصاف کرو ہمارے گلے شکوے اور باتون کی کہین انتہا ہو سکتی ہے۔ خیال تو کرو کس کس مشکلون سے کیسے کیسے ارمان اور تمناؤن سے اور پھر کس قدر زمانے کے [illegible] آکے اب یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ ہائے کسکو یہ اُمید باقی تھی کہ پیاری شاہزادی اس طرح مجکو ملین گی"
میکسمس" ہان یہ آپکا ارشاد بجا ہے۔ یہ مانا کہ آپ دونون صاحبون کے محبت بھرے دلون مین بہت سی باتین بھری ہونگی مگر حضور اسی کے ساتھ اس پُرخطر سفر مین کبھی کبھی تو خیال بھی تو آجانا چاہیئے کہ ہم ابھی کس بے اطمینانی کی حالت مین ہین۔ کس ہوشیاری کے ساتھ ہمکو اس سفر مین ہر وقت رہنا چاہیئے۔ کہان کا ہمارا قصد ہے۔ کہان ہمکو جانا چاہیئے اور کس طرف ہم جا رہے ہین"
جان" ہان ہان تو پھر اوسیکے لئے تو آپ کو بلایا تھا۔ بتائیے"
ہنوریا۔(بات کاٹ کر) یہ لگے اب باتین بنانے۔ میکسمس خدا کی قسم یہ تو اپنی عادت کے موافق اسی طرح کی واہی تباہی باتین کرتے چلے جاتے تھے وہ تمکو آفتاب گھور رہا ہے

کرنین ڈورے ڈال رہی ہین - ہوا کے جہونکے آ آکر تمکو پیار کر رہے ہین یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے،، کرینین نے کہا آخر اب چلئے گا کہان ؟"

جان - (ہنوریا کے مُنہ کی طرف دیکھ کر) دُرست! یہان کے ہرے ہرے سبزہ کو دیکھکر پہلے کسنے گھوڑے کی باگ کہینچ لی تہی - پیاری شاہزادی خدا کے لئے ذرا سچ کہا کرو - امین بار بار نہین کہتا تہا کہ یہان سے جلدی بہاگ چلو"

ہنوریا "تو آپ نے اس بدگمانی کی وجہ سے بہاگ چلنے کے لئے کہا تہا کہ ہوا کی جہونکے اور آنے والی کرنین مجکو نہ چہو جائین - یا اس لیئے فرمایا تہا کہ مسافت جلد طے ہو جاے ؟"

جان "اچہا مانا - مسافت طے کرنے کے خیال سے نہین - اسی وجہ سے جسکو آپ بدگمانی پر محمول کرتی ہین مگر چلنے کے لئے کہا تو تہا - اور اس مین بدگمانی ہی کیا تہی - کچہ جہوٹ کہا تہا ؟"

میکسمس (بات کاٹ کر) مگر حضور یہ فرماے بہاگتے اور تیز چلنے مین تو اور بہی ہوا کو اس امر کا موقع ملتا جس سے آپ بہاگتے تہے"

جان "یہ کیون اور وجہ ؟"

میکسمس "اسکی وجہ کچہ چہپی ہوئی ہے - ظاہر ہے کہ تیز چلنے سے ہوا کو حرکت زیادہ ہوگی اور اسکا اثر ترقی کر جاے گا - آہستہ آہستہ چلنے مین اگر اس کی چہیڑ سے زلفین بگڑتی تہین تو آپ تیز چلنے مین اور بہی بگڑ بگڑ کر پریشان ہونگی"

جان "یعنی اس شوق اور گہبراہٹ کیوجہ سے کہ اب یہ موقع ہاتھ سے جاتا ہی پھر یہ پیاری زُلفین اس طرح کہان ملین گی - اچہی طرح سے خوب لپٹ لپٹ کر بلائین لے لین کیون ؟"

میکسمس (اپنے دل مین) یہ! ان کو جب سوجہتی ہے تو اسی طرح کی (جان سے) نہین جناب - ہوا کی کیا مجال - اور وہ آپ کی طرح زلفون کی عاشق تو ہے نہین جو اُس کو ایسی وحشت ہو - وہ تو ایک نہایت لطیف اور شفاف سیال یا عنصر کا نام ہے جو زمین کے چارون طرف ۴۵ میل کے پہیلاؤ مین پہیل کر اس خلا مین بہری ہوئی ہے جسکا خالی ہونا حکماے سلف نے محال ثابت کیا ہے - جب آپ اپنے گہوڑے کو تیز کیجیئے گا تو وہی ہوا جو آپ کو چارون طرف سے گہیرے ہوئے ہے اپنے حائل ہونے اور اپنے ثقل کی وجہ سی یقیناً آپ سے اُلجہ اُلجہ کر آپ کی سدِّ راہ ہوگی - اور پھر اسوقت ہوا کی ٹہنڈک اور سنسناہٹ

آپ کے جسم کو زیادہ محسوس ہوگی۔ یہ تو عجیب بات ہے کہ جب [illegible] پر [illegible] حس سکتا ہو"

جان۔ آہا! اس سے [illegible] نصیب عشق [illegible] میں کھینچے [illegible]
آسانی [illegible] میں [illegible] [illegible]
ہوا کی [illegible] [illegible] میں [illegible]
آ [illegible]
[illegible]

میکسمس۔ ہان بیشک [illegible] بہت لطیف ہے اگر [illegible] پہاڑ کی بلندی پر جا کر ہوا کا تجربہ کیا جاسکتے تو اسمین پاک اور صاف ہوا ملے گی جو کسی طرح محسوس ہی نہین ہوسکتی لیکن جو ہوا ہمارے جسمون کو گھیرے ہوئے ہے اس مین بہت سی خارجی چیزین ملی ہوئی ہین اور اسکے علاوہ اوپر والی ہوا کے ثقل نوعی سے دباؤ پاکر اسکو بہت غلیظ کردیا ہے جسکی وجہ سے اس مین اب ایسا ثقل پیدا ہوگیا ہے۔ اور یہی ثقل بجائے خود ایک ایسی بکار آمد چیز ہے کہ جسکے سبب سے ہر تنفس بہت آسانی کے ساتھ اسکو سانس کے ذریعے سے اپنی زندگی کے لئے جذب کرسکتا ہی اور خون جسکو [illegible] کا مادہ بخشتا ہوا رگوں کے اندر خوب تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے ورنہ اگر اسقدر ثقل ہوا مین نہ ہوتا تو خون کے زوردار دورہ کی وجہ سے جسم کی وہ باریک رگین جو رگ گل سے بہت مشابہ ہین اسی طرح بات کہتے مین ٹوٹ جائین جس طرح حسینون کا عہد اور پیمان ٹوٹ جاتا ہے یا جسطرح دیکھتے ہی دیکھتے اُنکے جان باز اور نیمجان عاشق عاجز آکر اپنا دم توڑ دیتے ہین اور پھر ہوا کی لطافت ہی کی وجہ سے کسی طرح سانس لینے کیلئے اندر نہ جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ بہت بلند مقام اور اونچے اونچے پہاڑون پر جہان کی ہوا عموماً بہت ہلکی ہوتی ہے اُن لوگون کو قیام کرنا بہت ہی مضر ہوتا ہے جن کے رگ پٹھے اور پھیپھڑے بہت ضعیف ہوتے ہین اور وہ تھوڑے ہی دنون مین ہوا کے ہلکے ہونے کی وجہ سے خون تھوکنے لگتے ہین"

جان "بجا۔ تو معلوم ہوا کہ ہوا کا ثقل بھی جسم انسان پر ہوتا ہے!"

میکسمس "اس مین کچھ شک ہی ہے۔ جناب ایک متوسط جسم کے آدمی پر قریب قریب چار سَو من سے ہوا کا بوجھ پڑتا ہے"

جان۔ (قہقہا لگا کر) اُفوہ۔ اور لطف یہ ہے کہ زمین مین گڑ ایک بھی نہین جاتا"

واقف ہون ان کی بیخودی جب کبھی اپنا رنگ دکھاجاتی ہے تو پھر اپنے نفع اور ضرر کا
ان کو مدتون خیال ہی نہین آتا۔ یہ تو آٹھون مرتبہ کی دیکھی ہوئی بات ہے۔"

جان:- (گبھراکر) ہائے۔ پھر ظالم میری بیخودی کا گلہ کئے جاتا ہے۔ میری بیخودی کبھی بیوجہ
بے سبب تھی یا آج ہے۔ مجھپر کیسی کیسی مصیبتین پڑگئین۔ کیا کیا گذرگیا۔ آہ جان ہی سا
سخت جان تھا جو ابتک زندہ رہا میری تمناؤن کا کیسا کیسا خون ہوا۔ کام کس کس طرح
بن بن کر بگڑ گئے اور کیسی کیسی ناامیدی ہوگئی۔ یا جو موقع خوش قسمتی سے اسوقت
مجکو حاصل ہے جس خوشی مین مجکو دیکھ رہے ہو وہ بھی خدا کے فضل سے اس درجہ کی ہے
کہ خدا جانے وہ کون کون سی تمنائین ہین جنکے نکلنے کے لئے رہی سہی جان کو لگا رکھا
ہے۔ ورنہ اگر شادی مرگ ہوجاتی تو کچھ تعجب نہ تھا۔ آہ کس کے وہم وگمان مین یہ تھا کہ
اس بھولی بھولی پیاری پیاری صورت کی دیکھ بھال ان مشتاق آنکھون کو اس
آزادی کے ساتھ نصیب ہوگی۔ اچھا تو پھر اب کیا رائے ہے کس طرف چلنا چاہیئے
پروشیا یا فرانس؟"

میکسمس:- (ہنسکر) بڑی بات جو یہ خیال آگیا ہے ورنہ تو سمجھا تھا کہ عشق اور محبت کی پیچدار
راہون مین شاید پھر آپ بھٹکے۔ مگر پھر سنبھل گئے (تھوڑے سکوت کے بعد) پروشیا
سے تو فرانس کا چلنا مناسب ہے۔ اوّل تو وہ یہان سے قریب ہے اور دوسرے وہان کے
جانے مین یہ بات بہت اچھی ہے کہ وہ خود [illegible] معتدل ہے۔ وہان پر پہونچکر
پھر سلطنت اٹلی کی زہریلی ہوا ہمپر اپنا کوئی خراب اثر نہین پہونچا سکتی۔ آئندہ جو آپ کی
رائے "

جان:- ہان ہم بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین بیشک اس سلطنت مین اگر ہمارا سوخ
اچھی طرح ہوگیا تو پھر ایتھیس اور ملک لیپیڈ یا کسی طرح ہمارا بال بیکا نہین کرسکتے اور ان سب کے
علاوہ یہ بات کیسی اچھی ہے کہ فرانس کی آب وہوا کو حُسن کے ساتھ ایک قدرتی مناسبت ہے
اور اس اعتبار سے اس امر کی قوی اُمید کیجاتی ہے کہ وہان کا قیام پیاری شاہزادی کے
جمال کو بھی کسی قسم کا ضرر نہین پہونچاسکے گا۔"

میکسمس:- (مسکراکر) ہان یہ بات میرے ذہن مین بھی نہین آئی تھی اور واقعی اسکا لحاظ
بھی اسوقت بہت ہی ضروری تھا مگر ماشاءاللہ محبت ہو تو ایسی ہو۔ واللہ مان گیا" ہنو ریاسنے

شرما کر اسوقت اپنی گردن جھکائی تھی۔ ہمارا عاشق مزاج دوست بھی کچھ جیب کر
چپ ہوگیا تھا اور میکسمس اسطرح فقرے چست کر رہا تھا "حضور انکا لازوال حسن تو خداداد
ہے اسکو کسی جگہ کی اچھی یا بری ہوا کیا فائدہ اور نقصان پہونچا سکتی ہے وہ ایسے ویسے
ہوؤن ہی کا عارضی حسن ہوگا جو ادھر خزان کا ایک طمانچہ کھایا اور اپنا سا منہ لیکر رہگئے ادھر
نسیم سحر کی سنسناہٹ ہوئی اور باچھین کھل گئین۔ نظر بد سے خدا انکو بچائے اگر کہین کی
اچھی سی اچھی آب وہوا بھی ہوگی تو حسن اور جمال کا وہ کون سا درجہ اٹھا رہا ہے جو ان کو
ملے گا اور اب وہ نہین ہے اور اگر خدانخواستہ کہین کے ناموافق ہوا بھی ہوگی
تاہم انکے حسن کی شوخی (خدا نہ کرے) کم ہوتے ہوتے اس غضب کی ہلکی ہلکی تو ضرور رہجائیگی
جو گلاب کی رنگت سے بہرحال اچھی ہی معلوم ہوگی"

ہنوریا "ارے ہے میکسمس اپنہ کیا ہے۔ توبہ تمکو کیا ہوگیا ہے۔ یہ کیسی باتین کرتے ہو
ان سے مذاق کرتے کرتے اب مجھپر بھی منہ آنے لگے۔ دیکھو۔ مین صاف کہے دیتی ہون
ہنسی مجھکو ایسی ہنسی اچھی نہین معلوم ہوتی"

جان۔ (موقع پاکر) اوہ پیاری شاہزادی ان کو آپ کچھ کم نہ سمجھئے گا۔ یہ بڑے حضرت
ہین ہمیشہ یہ مجھپر اور آپ پر یوہین آوازے کسا کرتے ہین۔ خدا کی قسم انکے آئے دن
کے طعنے سنتے سنتے میرا دل پک گیا ہے اور بات فقط اتنی ہے کہ ان حضرت کو
آجتک کبھی کسی سے محبت تو ہوئی نہین ہے یہ اس مزے سے کیا واقف۔ بھلا یہ
ان باتون کو کیا جانین۔ بس فقرے خوب چست کر آتے ہین"

ہنوریا۔ (مسکرا کر) تو اب مجھکو ان کے لئے اسکی بھی دعا مانگنی پڑی"

میکسمس (ہاتھ جوڑ کر) نہین حضور غلام کو تو اس عنایت سے معاف ہی رکھئے بس خدا
آپ ہی دونون صاحبون کو مبارک کرے۔ مین کچھ یوہین اچھا ہون"

ہنوریا۔ یہ ایسے ہی آپ نہ چوکے۔ پھر بھی ایک چٹکی لے ہی لی"

جان "یہ بھلا کب ملنے والے ہین۔ ہان شاہزادی صاحب جب مین افریقہ مین تھا
اور آپ ریونا مین۔ تو آپ نے میرے نام کوئی خط بھیجا تھا؟"

ہنوریا۔ (تیور بدل کر) جی نہین۔ کون کہتا ہے۔ مجھکو اسکی کیا ضرورت تھی۔ مین کیون بھیجتی
ہان۔ اے لو۔ توبہ۔ مین تو بھول ہی گئی تھی۔ خوب یاد آیا۔ معاف کیجئے گا۔ یہ تو فرمائیے

ہماری بہن صاحبہ کا مزاج تو اچھا ہے اور وہ ہین کہان ؟"
جان (متعجب ہوکر) کون بہن صاحب!"
ہنوریا" اے ہے کیسے بھولے بنے جاتے ہین کون بہن صاحب! - گویا کچہ جانتے ہی نہین"
جان" تمہاری جانکی قسم - مین کچہ نہین سمجھا"
ہنوریا" یا اللہ تو اسقدر آپ چھپاتے کیون ہین - کیا مین اب آپ سے شکایت کرنے بیٹھون گی - اجی حضور کی بیگمصاحب! اب بہی نہین سمجھے ؟"
جان (بہت حیرت سے) ہائین! یہ آپ اسوقت کیسی باتین کرتی ہین - خدا کے لئے صاف صاف کہئے - آپ تو کچہ پہیلیان سی بجھواتی ہین - بیگم صاحب کیسی ؟"
ہنوریا - اُف رے تجاہل - اللہ رے آپ کی گریز - اے ہے جناب وہی آپکی بیگم صاحب وہی جنکے جلسۂ عقد مین حضور نے اس دور اُفتادہ کنیز کو بہی افریقہ مین یاد فرمایا تہا" "جان" یہ سُنتے ہی بے اختیار ہنس پڑا - اسوقت اسکے دل مین اسکے اس سچّے استقلال کی خوشی نے گدگدی پیدا کردی تہی جس سے اسنے کسیوقت اس معاملے مین کام لیا تہا - اور وہ پوری وفاداری جو اسنے ہنوریا سے نا اُمید ہولنے پر بہی اپنے عقد نکرنے کیوجہ سے ہنوریا کی محبت کے ساتھ کی تہی اسوقت بہت ہیبت گئے ہوئے رہ رہکر اسکو ہنسا رہی ہے میکس کا رنگ زرد ہوگیا ہے - چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی ہین - ہنوریا تیور بدل بدل کر جان کی بے اختیاری ہنسی دیکھ رہی ہے - اور جان اسطرح کہ رہا ہے "اُفوہ پیاری شاہزادی غضب کردیا - معاذ اللہ - اور تمکو یقین بھی آگیا - ہاے مجھسے ایسا ہو سکتا تھا اور یہ کرنے کے بعد مین اپنا مُنہ بھی تمکو دکہا سکتا تہا"
ہنوریا" بجا - آنکھون آنکھون مین جُھٹلا لینے والے ایسے ہی ہوتے ہین - یعنی مین کسی ہون جو آپ اسقدر پیچ کیون بولتے ہین - خود ہی تو مجکو لکہا اور آپ ہی اب ایسے ننھے بنے جاتے ہین میرے پاس آپکی وہ تحریر ابتک رکھی ہوئی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ مجکو اس طرح یکبارگی چلی دینے کا حال بالکل معلوم نہ تھا اور نہ یہ خیال ہو سکتا تہا کہ آپ اسطرح مُکر ہی جائینگے ورنہ مین اوسکو ساتھ لے آتی - مگر ہان بالفعل موجود ہے اس سے پوچہ لیجیے (جلیند آوانسے) بالفعل بالفعل ذرا یہان تو آنا"

بالٹنک (قریب آکر) غلام حاضر ہے - ارشاد؟"

ہنوریا" کیون بالٹنک تمکو یاد ہے - میرے قسطنطنیہ جانے سے قبل (انکا (جان کیطرف اشارہ کرکے) اس مضمون کا خط افریقہ سے آیا تہا یا نہین وہ کہ ہماری شادی ہے"

بالٹنک وہ جی ہان حضور مجکو خوب یاد ہے مین نے خود ہی لاکر تو آپ کو خط دیا تہا یہ بھی تو اُسمین لکھا تہا کہ آپ ہی آکر شریک ہون - حضور کو تو اسپر بہت ملال ہوا تھا اور اُسی رنج اور غم مین کئی روز آپنے خاصہ تک تو نوش نہین فرمایا"

ہنوریا" (جان کیطرف مخاطب ہوکر بندگی عرض (اسپنے دل مین) ہٹ ترے جہوٹے کی (کسی قدر بلند آواز سے) میکیمس تم اِن کو سمجہاتے نہین ہو آخر یہ اسقدر جہوٹ کیون بولتے ہین"

جان (ایک قہقہا لگا کر) اُف - معاذ اللہ - اور آپ فرماتی ہی کس سے ہین - اُنہین سے جن کے یہ سب فتنے اُٹھائے ہوئے ہین - پیاری شاہزادی تم کس خیال مین ہو مجکو تو اِن باتون کی مطلق خبر ہی نہ تہی - ہاے مین تو اُن دنون بالکل نظر بند تھا - کوٹھی سے قدم تک باہر نکالنے کی سخت ممانعت تہی - دُور از حال مُجپر بڑے بڑے ظلم ہوگئے - تمہاری خبر میرے پاس مطلق نہین پہونچنے پاتی تہی نہ تمہارے خط مجکو دکہاے جاتے تھے جو خط خُفیہ طور سے لکھ کر مین تمکو بہیجتا تہا وہ مجھسے چہپا چہپا کر چاک کر ڈالے جاتے تھے اور خدا جانے کیا کیا اسکے عوض مین لکھ لکھ کر تمہارے پاس بہیجا جاتا تہا"

ہنوریا" تو یہ سب باتین بالکل غلط ہین؟ مگر پہر تو آپ ہی کی ہوتی تہی"

جان (تعجب کے لہجے مین) سچ! ہان پیاری شاہزادی! غلط - جہوٹ - بالکل جہوٹ مگر ہان اتنی بات ضرور تہی کہ مین شادی کرنے پر مجبور کیا جاتا تہا لیکن پیاری شاہزادی یہ دل تو ازل سے تمہارا ہوچکا تہا - اس کو کون لے سکتا تہا - گو خدا بخشے اَبّا جان نے بہت چاہا اور یہ حضرت بھی جواب سر جہکاے ہوئے ہین بہت پیچہے پڑے رہے مگر بہلا مین کب ماننے والا تھا - یہ سب تدبیرین اسی لئے کیجاتی تہین کہ تمہارا دل خدانخواستہ مُجہسے بُرا ہو جاے - رہی - پہر وہ انہین حضرت کے ہاتھ مین تھی مجہکو تو کسی طرح کا ہوش ہی نہ تہا"

ہنوریا - (میکمس سے مخاطب ہوکر) کیون جناب ادہر ادہر دیکھئے - یہ جبا لین ساف

یغلی گھونسے - ایں !!- ارے یہ غضب - آخر کس جُرم مین - میری خطا - میرا قصور ؟"
میکسمس :- (گردن نیچی کئے ہوئے) بیشک اس معاملے مین مین آپکا خطاوار ہون - جو
چاہیئے سزا دیجئے - لیجئے (تو یہ مجھسے قصور ہو گیا لیکن مین مجبور تھا - خدا جنت نصیب
کرے بڑی سرکار کا یہی حُکم تھا - مین کیا کرتا "
ہنوریا :- "اچھا یہ بھی سہی مانا کہ انکا یہی حکم تھا اور تُم اس مین مجبور بھی تھے مگر یہ تو تمھارے
اختیار مین تھا کہ ان کارروائیون سے اشارتاً کنایتہً تم مجھکو یا انکو خبر تو کر دیتے "
میکسمس :- بجا ارشاد ہوا اگر آپ کو اس سے آگاہ کر دیا جاتا تو پھر آپ سے چھپایا ہی کیا جاتا
اور حضور انصاف تو کرین جب جناب ملکہ صاحب نے بڑے سرکار کو صاف جواب ہی دیدیا
تھا اور آپ کے ملنے کی بظاہر ان کو اُمید ہی نہین باقی تھی تو پھر ایسی حالت مین جان کی
خیر منانے کے لئے بجز اسکے کہ ان کا دل آپ کی طرف سے اور آپ کا انکی طرف سے بُرا کیا
جاے اور کیا مناسب تھا ؟"
جان :- میکسمس چپ بھی رہو - معلوم ہو گیا - شاباش - یون ہی حق دوستی ادا کیا جاتا ہے
یہی چاہیئے تھا - خدا سمجھے ظالم کو جسطرح دھوکا دے کر ہمارا دل دکھایا ہے "
گو یہ غصے کے بھرے ہوئے جملے اسوقت جان نے اپنے دل ہی دل مین کھے تھے -
مگر اس تذکرے نے اس کی نازک طبیعت کو بے مزہ کر کے غصہ مین ایسا بیقابو کر دیا تھا کہ
آخری جملہ کا کچھ حصہ کسی قدر بلند آواز سے نکل ہی گیا اور اسی کے ساتھ وہ خاموش بھی
ہو رہا - گویا اسکا دل اسوقت کسی سے بات کرنے کو نہین چاہتا تھا - اسکا چہرہ سُرخ سُرخ
تھا اسکے ابرو پر بیطرح بل پڑے ہوئے تھے - اور سر کچھ ایسا جھکا لیا تھا کہ اسوقت آنکھ
اوٹھا کر اُس چہرے کی طرف بھی نہین دیکھتا تھا جسکا پیارا پیارا گلابی رنگ بھولا بھولا نقشہ
ایسی وقت اس کی نظر کو اپنے پاس سے ہٹنے ہی نہین دیتا تھا "
میکسمس کی یہ کارروائیان سُنکر ہنوریا کی نازک مزاج مین بھی اسی طرح کی برہمی پیدا ہو گئی
تھی کس طرح ہوا کے جھونکون سے اس کی زلفین بگڑ بگڑ کر پریشان ہو رہی تھین اور زلفو
کے بگڑنے سے ہمارے دوست کا دل لیکن پھر بھی وہ بہت خوش تھی - اسکے چہرے
پر انتہائی درجہ کی مسرت کی جھلکیان اتراتی ہوئی نظر آتی تھین - اسکے نازک نازک ہونٹون
پر تبسم کی کیفیت نمایان تھی اور وہ دل ہی دل مین خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر رہی تھی کہ محبت

اور وفاداری کے بڑی قدر کے ساتھ مزے لے رہی تھی۔ وہ اسوقت اپنے جان دادہ
عاشق کی خشمگین صورت اور میکیمس کا اندوہگین چہرہ نہ دیکھ سکی اور میکیمس کی آنکھون سے
نکلتے ہوئے اشک ندامت نے بھی بہت سفارش کی۔ جسکی وجہ سے اسنے مجبور ہو کر
اسوقت کے پھیلے ہوئے سکوت کو اس طرح رفع کیا "پیارے جان۔ اوے (دانت سے
زبان داب کر) تو یہ مجکو کیا ہو گیا ہے۔ مین ایسی کیون بیحیا ہوئی جاتی ہون ہاے یہ محبت
مجکو کیون جامہ انسانیت سے خارج کئے دیتی ہے۔ ایسے الفاظ میری زبان سے کیون
نکلجاتے ہین"

جان ۔ (چونک کر۔ بہت محبت کے لہجے مین) پیاری شاہزادی کیا؟ کیا تم اپنے دل
کی طرح اپنی زبان کو بھی سخت بنانا چاہتی ہو۔ تمہارے پاس کوئی تو میرا طرفدار رہنا چاہیئے"
ہنور یا۔ نہین۔ یہ دل تو ابتدا ہی سے تمہارا طرفدار تھا۔ خواہ سخت تھا یا نرم مگر ابتو مین
دیکھتی ہون میری حیا اور میری زبان بھی دونون تمہاری ہی طرفداری پر تلے ہوئے ہین خیر یہ
کسی کی کوئی اختیاری بات نہین ہے۔ ہان مین یہ کہتی تھی کہ آپ کو گزشتہ اور اتفاقی باتون
پر ملال نہین کرنا چاہیئے۔ آپ کو اسوقت میری خوشی مین شرکت کرنی چاہیئے آپکے
سر کی قسم۔ بڑی خیر ہوگئی ورنہ اسوقت اگر بجاے میکیمس کے آپ میرے خطاوار نکلتے
تو ضرور مجکو اپنا خون شدہ دل ہاتھ مین لئے اسوقت رنج اور غم کے اس انتہائی درجہ
پر بہت خوشی کے ساتھ جانا پڑتا جہان سے یا تو اپنی جان دینے کے لئے مین خود ہی
گر پڑتی یا جھنجھلا کر بلا سے اس دل ہی کو پھینکدیتی۔ ہاے مجکو تو کسیطرح یہ یقین ہی
نہین آتا تھا اور مین کہتی تھی کہ میری اس محبت نے جو تمہارے دل مین ہے کس طرح
اس شرکت کو جایز رکھا۔ بیشک میکیمس نے برا کیا کہ دوست بنکر مجکو اور تمکو اسطرح
دھوکا دیا۔ مگر واقعی یہ بات ہے کہ یہ اس مین مجبور تھے اور انکا عذر ضرور اس قابل ہے
کہ مان لیا جاے یہ آپ کے سچے خیرخواہ ہین اور اونھون نے آپ کے ساتھ بہت
رفاقت کی ہے۔ مجکو ان کی وہ جانفشانیان خوب یاد ہین (ٹھنڈی سانس لے کر) جب
مین قسطنطنیہ مین تھی اور یہ حیران پریشان آپکو ڈھونڈتے ہوئے پہونچے تھے"

میکیمس ۔ (آنکھ سے آنسو پونچھ کر) ہان حضور خدا آپ کو سلامت رکھے۔ لے آپ
ہی منصفی کیجیے گا۔ مینے تو ان کے لئے اپنی جان تک وقف کر دی۔ اوہ! ان کی یہ

کیفیت ہے کہ ذراسی بات مین ایسے خفا ہو جاتے ہین کہ بس خدا کی پناہ (پیچھے مڑکر) دیلی ! تمنے تو میری حالت قسطنطنیہ مین اچھی طرح دیکھی تھی - اب سامنے آکر کیون نہین بیان کرتی ہو"

دیلی " مجکو بیچ بات کے کہنے مین کیا عذر ہے - بیشک اس معاملے مین جو کچہ آپ نے کیا وہ آپ ہی کا حصّہ تہا اور اگر آپ اسقدر جانفشانی نہ کرتے تو کبھی شاہزادی صاحب کی آپ کو خبر بھی نہ ملتی - مگر ساری عمر مین اگر دہوکا کہایا ہے تو یہ آپ سے کیسا بھیس بدلا - کیسی چالاکی کی - اُفوہ "

میکسمس " مگر کیا اِن کے نزدیک کچھ بھی نہین "

جان (مسکراکر) آخر اِن شہادتون سے مطلب - آپ جاہتے کیا ہین ؟ آپ کی تعریف کرون - شکریہ ادا کیا جاسے "

ہنوریا " نہین اور کچہ نہین - بس اب آپ اِن کی خطا معاف کر دیجیے "

جان - یا اللہ تو یہ آپ مجھسے کیا فرماتی ہین - اصل مین تو یہ خطاوار آپ کے ہین بڑا صدمہ تو انہون نے آپ کے نازک دل کو پہونچایا ہے - آپ معاف کیجیے مین تو سب پہلے ہی سُن چکا ہون "

ہنوریا " اچھا مین نے معاف کیا آپ بھی معاف کردین "

جان " مگر شاہزادی صاحب اسقدر خیال رہے - ابھی انہون نے آپ پر ایک فقرہ چُست کیا تہا جبسے اِن کی ساری قلعی اسوقت کُھل گئی - اور آپ کے کسیقدر خلاف مزاج بھی ہوا تھا اور پہر آپ ہی اِن کی سفارش کرتی ہین "

ہنوریا - ہان مین بھول ہی گئی مگر خیر اب ان کی خاطر سے معاف کئے دیتی ہون آپ بھی معاف کیجیے "

جان " اِن کی خطا تو ایسی نہ تھی مگر خیر آپ کی خاطر سے مین بھی معاف کرتا ہون (میکسمس سے) اب خوش ہو گئے ؟ "

میکسمس " جی ہان حضور - آپ دونون صاحبون کو روح القدس ہمیشہ خوش خُرّم رکھے - خوش کیون نہ ہوتا - بندہ گی عرض ہے "

ہنوریا " ہان میکسمس یہ تو بتلاؤ وہ جو مین نے تمکو دیلی کے ہاتھ قسطنطنیہ مین انعام

بہیجا تہا وہ تمنے کیا کیا ؟"

میکسمس "حضور ست پوچھ لیجیے (جان کی طرف اشارہ کرکے) آپ ہی کو دیدیا تھا"

جان (تعجب کے لہجے مین) کیا! کیا دیا تھا ؟"

میکسمس "وہی حضور - یاقوت کا نگینہ - نا - جو ایک کپڑے کی گرہ مین بندہا ہوا تھا"

جان "ہان بیشک وہ انھون نے مجکو دیا تہا - مگر پیاری شاہزادی وہ جملہ آپ نے کس چیز سے لکھا تہا ؟"

ہنوریا "ٹھنڈی سانس لیکر) وہان کیا چیز تھی جس سے مین لکھتی - قمیص پھاڑکر اپنے خون سے لکھا تہا - اور میری حالت کے اعتبار سے بہی یہی مناسب تھا"

جان "بیشک بیشک میرا خیال صحیح تہا - دل کو دل سے راہ ہوتی ہے - کیون میکسمس مین کہتا تہا کہ نہین - آہ پیاری شاہزادی مین یہ پہلے ہی سمجھ گیا تھا - تعویذ کی طرح ابتک وہ میرے بازو پر بندہا ہوا ہے مین اطمینان سے بیٹھ کر جب کپڑے اُتارون گا تو تم کو دکہادون گا - اِسکو مین نے اپنی جان کی طرح رکہا ہے - مگر تمکو ایسا نہین کرنا چاہیے تہا آہ مین وہ تمہارے خون کی تحریر دیکھ کر بہت رویا اور اونہین آنسوؤن سے جو کسی قدر اُسکے ہمرنگ بھی ستھے"

ہنوریا "ہاے مین کیا کہون - جب میکسمس کے ذریعے سے مجکو یہ معلوم ہوا کہ تمنے میرے لئے ریونا کو چھوڑا ہے اور پہر تمہارا کہین پتہ نہین او سوقت میرا کیا حال ہوگیا! آہ ایک تو اپنی ذلت اور رُسوائی کا غم - تمہاری جدائی کا جانکاہ صدمہ اور قید کی مجبوری مجکو یوہین پہلے سے آٹھ آٹھ آنسو رُلوا رہی تھی اوسپر یہ اور دوسرا صدمہ - بس اصل یہ ہے کہ مین ہی ایسی سخت جان اور بیحیا زندگی کی عورت تھی جو قسطنطنیہ سے زندہ پہر آئی"

وطی "معاذاللہ - خدا کی پناہ - روح القدس کسی دشمن کو بھی وہ دن ندکہاے ہاے وہ کمبخت رات مجکو کبہی نہ بہولے گی جس مین حضور قسطنطنیہ پہونچین تہین - اور دشمنون نے گلے مین پہانسی کا پہندا لگایا تھا - اُف (کانپ کر) خیال کرنے سے اسوقت بھی کلیجا منہ کو آیا جاتا ہے"

جان "اُف - اُف - پیاری شاہزادی تُم نے تو غضب ہی کردیا تہا - مجکو کہین کا رکھا ہی نتھا - ہاے تمکو یہ بھی اُسوقت خیال نہ آیا کہ تمہارا جان دادہ عاشق کیا کریگا"

ہنوریا:- آہ تمہاری ہی تو ایک ایسا خیال تھا جسنے اسوقت میرے ارادے کو بہت دیر تک روکا لیکن جو الزام مجھپر رکھا گیا تھا جو جھوٹی تہمت مجھپر لگائی گئی تھی وہ کسی طرح ایسی نہ تھی کہ مین زندہ رہ کر تم کو اپنا منہ دکھاتی - آہ کیا کرون وہ بھی نہ ہوا - مگر پھر بھی پیارے جان میری تم کو بھولی نہ تھی - خدا گواہ ہے گلے مین پھانسی کا پھندا لگا ہوا تھا لیکن تمہاری ہی یاد میرے دل مین تھی اور آنے والے دم کیطرح تمہارا نام میری زبان سے نکل رہا تھا۔

جان:- ہا ہا - افسوس صد افسوس - نہین - شکر - شکر خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اُسنے تمہاری جان بچائی - اور اسی کے ساتھ جان کی جان بچی - بڑی خیر ہوگئی - ہائے پیاری شاہزادی جس وقت بالٹاک نے یہ پھانسی لگانے کا واقعہ قسطنطنیہ سے واپس آکر بیان کیا ہے کیا بتاؤن کہ اوسوقت میرے دل کی کیا حالت تھی اور کس طرح سے وہ رات مین نے بسر کی تھی ! صبح ہونے بھی نہین پائی تھی کہ مین نے یہان سے نکل کر تنہا قسطنطنیہ کا راستہ لیا - گر مقدر ایسا کہان تھا - راہ مین ابا جان کو اٹیلیس کی فوج مین بیطرح پھنسا ہوا دیکھ کر بمجبوری اُون کی جان بچانے کے لئے مجکو لڑنا پڑا اس کے بعد ابا جان کی علالت اُن کا انتقال اور اُن کے انتقال کے بعد میری سخت علالت یہ سب وہ باتین تھین جنہون نے ہمیشہ آپسے شرمندہ اور محجوب رکھنے کے لئے کسی طرح مجکو یونا سے باہر نہین نکلنے دیا۔

یہ گزشتہ باتین بڑے لطف کے ساتھ ہو رہی تھین سب پرا باندھے ہوئے جا رہے تھے آفتاب پیاری ہنوریا کے روشن چہرہ کو دیکھ دیکھ کر غیرت کے مارے ایلپس کی اونچی اونچی چوٹیون کی آڑ مین اپنا منہ چھپا رہا تھا جا بجا سے کرنین چھپی ہوئی نظرون کی طرح نکل رہی تھین اور شام کا وقت قریب آتا دیکھ کر یہ سب کسی قدر تیز چلنے مین اس لئے کوشش کر رہی ہے کہ رہی سہی مسافت جلد طے کرکے آج کی رات کسی قدر اطمینان کے ساتھ کوہ ایلپس کے دامن مین بسر کرین کہ پشت کی جانب سے یک بیک بہت تیز آنے والے گھوڑے کی ٹاپ کی آواز اِن کے کان مین آئی اور یہ مڑ کر پیچھے دیکھنے لگے پیچھے میدان مین گرد و غبار چھایا ہوا تھا اور اسی غبار مین باڈی گارڈ کا وہ رسالہ اسوقت کہین نظر نہین آتا تھا جو ابھی تھوڑے فاصلے سے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا - ہان البتہ ایک

سوار اپنا گھوڑا اخیز کئے ہوئے اسطرف چلا آتا ہے اور اب ایسا خیال ہو سکتا ہی کہ یہ ابھی آنی
والی آواز شاید اسی آنیوالے سوار کے گھوڑے کی ٹاپون کی تھی۔ لیکن یہ سوار کچھ اس گھبراہٹ
سے اسوقت ادہر آرہا ہے کہ جسکے دیکھنے سے طبیعت کو بہت اُلجھن ہوتی ہے اور طرح طرح
کے بُرے خیالات سناٹا پیدا کرتے ہوئے دل مین آتے ہین۔ اب یہ سب بھی اسکو اسی کیفیت
کے ساتھ آتے دیکھکر پریشان ہوگئے ہین اور کچھ انتہائی درجے کے اضطراب مین سب اپنے
اپنے گھوڑے روک کر اپنی گھبرائی ہوئی نظر سے اس آنے والے سوار کیطرف دیکھ رہے ہین۔

تیسرا باب

الٰہی توبہ

عادت نجائے گرچہ قیامت ہی کیون نہ آئے
ملنے کے بعد پھر کوئی جھگڑا اُٹھائیے

وہی دن ہے۔ وہی وقت اور وہی خلیج جنیوا کا پرفضا میدان جو ابھی آپ کے پیش نظر تھا
آلیپس کی چوٹیون سے بچ بچا کر مغرب کیطرف سے آنے والی کرنین ان درختون کے ہری ہری
پتیون پر گر رہی ہین جو حکیم مطلق کی قدرت سے اپنی ناین کی سخت اور پتھریلی زمین سے
نکل نکل کر اس وقت کی چلتی ہوئی ہوائین جھوم رہے ہین اور اس زرد زرد دھوپ مین
انکی ہری ہری پتیون کا گہرا کاہی رنگ ہلکا ہوکر بالکل دھانی رہ گیا ہے۔ کوہ اپی ناین کا
سلسلہ مغرب کی طرف سے آکر جنوباً شمالاً پھیلتا چلا گیا ہے اور اس کی اُس شرقی گھاٹی پر جسکے
بیچ مین کچہ راہ چھوڑ کر اس طرف سے آنے والون کو اسطرف آنے کی اجازت دی ہی کچھ مختصر
فوج نظر آتی ہے جن کا فوجی لباس اپنی بعض بعض خصوصیات کی وجہ سے بتا رہا ہے کہ یہ سوار ایطالیہ
کی فوج کے ہین اور پسینہ مین نہائے ہانپتے ہوئے ان کے گھوڑے جنکے مُنہ سے کف
بھی جاری ہے اپنی اپنی زبانین مُنہ سے نکالے ہوئے بتا رہے ہین کہ یہ ابھی ابھی بہت
دور کا دھاوا مارے ہوئے کہین سے چلے آتے ہین۔ اسی پہاڑ کی غربی گھاٹی پر یہان کے
سوار اپنا پرا جمائے ہوئے ہین اور تقریباً نصف میل کے فاصلے سے جنوب کیطرف ہٹے
ہوئے جان۔ ہنوریا۔ میکسمس۔ پالنک اور ربلی اپنے اپنے گھوڑون کی زین پر اسطرح

چُپ بیٹھے ہوئے ہین کہ گویا وہ چیز ہی ان مین نہین ہے جس سے جاندار شئے کو حس اور حرکت ہوتی ہے اُن کے چہرہ پر انتہائی درجہ کی گھبراہٹ اور وحشت برس رہی ہے اور ایک سوار اپنی جھکی ہوئی گردن اوٹھاکر اسطرح کہہ رہا ہے "حضور عالی یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ مطمئن ہوکر اسطرح کسی بات پر غور کرین ۔یا انتشار اور فکر ہی مین اس موقع کو ہاتھ سے دیدین جو گو اَب ہی کچھہ نہین ہے مگر خیر پھر کچھہ ہے ۔جو کرنا ہے کیجیئے لڑائی اب ضرور چھڑ گئی ہوگی"

ہنوریا ۔(گھبراہٹ کے لہجے مین) ہاے پھر اب کیا ہوگا ؟ اُف"

جان" کچھہ نہین اندیشہ کس بات کا یہ توظاہر ہے کہ یہ آسمان ہمارا جانی دشمن ہے ۔ اسنے مٹاتے مٹاتے خاک مین ہمین ملادیا ہے مگر خدا غارت کرے کمبخت کو ۔ابتک ظالم کی چھیڑ نہین جاتی ہے ۔وہی خلش اور وہی آے دِن کے نت نئے صدمے کسی طرح دم بھر چین اور آرام سے نہین دیکھہ سکتا (سوار سے مخاطب ہوکر) تمنے خوب دیکھہ لیا ہے ایطالیہ ہی کی فوج ہے اور ہمارے ہی تعاقب مین آئی ہے ؟"

وہی سوار" جی ہان حضور ایطالیہ ہی کی فوج ہے اور آئی بھی یقیناً وہ ہماری ہی فکر مین ہے ۔اُن لوگون نے ہمکو چور کے لقب سے پکارا اور یہ کہا " اب کہان بھاگ کر جاتے ہو"

جان ۔اور اِن کی جماعت کسقدر ہوگی"

وہی سوار" حضور جماعت تو ایسی کچھہ زیادہ نہین ہے ۔مگر پھر بھی وہ لوگ ہم سے زیادہ ہین ۔یہی تخمیناً سَو ڈیڑھ سَو سوار ہونگے"

جان ۔اُنہہ کوئی ہرج کی بات نہین ۔آپ کچھہ غم نہ کیجیئے جان مین جب تک جان ہے اُسوقت تک کسی کی کیا مجال جو تمہاری طرف آنکھہ اوٹھاکر بھی دیکھے ۔آنکھین نکال لون خدا کی قسم خون پی لون"

ہنوریا" اسے ہے مجکو اپنا خیال نہین ہے ۔ایک مین کمبخت نرہی نسہی ۔خدا تمکو سلامت رکھے ۔خیال تو تمہاری جان کا ہے ۔خدانخواستہ خدانخواستہ اگر دشمن کسی بلا مین پھنس گئے تو پھر ہاے مین کیا کرون گی"

جان" پیاری شاہزادی کیا کہتی ہو ۔خدا تمکو صحیح وسلامت رکھے مین تو تم پر صدقے ہونے

کے لئے پیدا ہی ہوا ہون ایک دن ایسا ہو ہی جاے گا۔ مگر پیاری شاہزادی اب آپکو ایک کام کرنا چاہیئے۔ وہ سامنے آلپس کا پہاڑ نظر آتا ہے آپ اب وہان جاکر ٹھیرین یہان آپکا رہنا اچھا نہین۔ میکسمس تم اسکے ساتھ جاؤ۔"

ہنوریا۔ (بات کاٹ کر) کیا مین جاؤن! یہ مجھسے کبھی نہ ہوگا۔ جہان اب جائینگے سایہ کی طرح مین ساتھ جاؤن گی۔ جو آپ کا حال ہوگا وہی میرا بھی۔"

جان۔ "مین! پیاری شاہزادی یہ کیا غضب ہے۔ کہان آپ اور کہان میدان کارزار! آپ خیال تو فرمائین معرکۂ جنگ مین آپ کی موجودگی۔ علاوہ اسکے کہ دشمنون کے ارادے اور خواہش کو اور تیز کرے خود میرے ساتھ کیا سلوک کر جائیگی؟ میرا خیال بالکل آپ ہی کی طرف رہیگا۔ ہر وقت یہی فکر رہیگی کہ خدانخواستہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ پر حملہ کر بیٹھے میری ساری ہمت اسی مین صرف ہو جاے گی اور مجکو اس امر کا مطلق موقع نہین ملے گا کہ مین اپنی تلوار اپنے دشمنون کے خون مین تر کر دون۔"

ہنوریا۔ بھئی خدا کے لئے تم مجکو اس امر کے کرنے پر مجبور نہ کرو جو مجھسے نہین ہو سکتا۔ یہ تو مجھسے نہ ہوگا کہ تمکو تنہا چھوڑ دون۔ کبھی نہین کسیطرح نہین۔ ہرگز نہین ہوگا۔"

میکسمس۔ تو آخر یہ جھگڑا کیون ہے۔ آپ (جان سے) شاہزادی صاحبہ کے ساتھ ساتھ رہین مین جاکر دشمنون سے مقابلہ کرتا ہون۔"

ہنوریا۔ "ہان۔ ہان۔ بس یہ اچھی بات ہے۔ میرے میکسمس انکے عوض تم ہی چلے جاؤ۔"

ہنوریا کے اس جملے کے ختم ہوتے ہی میکسمس نے اپنے گھوڑے کا رُخ دشمنون کی طرف پھیرا اور ایڑ دیکر وہ گھوڑے کو بڑھایا ہے چاہتا تھا کہ جان نے کہا "ٹھہرو ٹھہرو پیاری شاہزادی ان کا جانا اسوقت مناسب نہین۔ گو یہ مجھ سے بھی اچھی طرح دشمنون سے لڑین گے مگر آپ سمجھ تو لین میرے سوارون کو اِن کے جانے سے ویسی ہی قوت ہو سکتی ہے جسطرح کہ میرے جانے سے؟ ہرگز نہین۔ وہ بیچارے بہت تھکے ہوئے ہین اُن کی تعداد بھی پچاس ساٹھ سے زیادہ نہین ہے اسپر میرا نہ ہونا اور بھی اُن کے دل کو تھوڑا کر دے گا۔ اور اگر مین یونہی جاکر فقط کھڑا ہی ہو جاؤن گا تو اُنکے حوصلے ترقی کر جائینگے اُن کا دل بڑھ جاے گا اور پھر وہ بڑی بہادری کے ساتھ اپنے دشمنون کا مقابلہ کرین گے اور کہین ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہارا خیال او بہارا و بہارہ کر جوش لعد رو لو جہان کے دل مین

پیدا کردے وہ میکسمس کے دل مین پیدا کردے پیاری شاہزادی دیکھو یہ وقت ضد کا نہین ہے جس قدر دیر یہان میرے پہونچنے مین ہوتی جاتی ہے اوسیقدر سمجھ لو کہ دشمنون کے ہاتھ سے بچنے کی اُمید بھی کم ہوتی جاتی ہے دیکھو مین ہاتھ جوڑ کر کہتا ہون خدا کے لئے میرا کہا مان لو"

اسوقت ہنوریا کا چہرہ انتہائی درجہ کا غمگین تھا اور اسی چھائی ہوئی تھی اور اُسوقت کے ہونے والے غم نے مُنہ لگا کر اُس خون کو بالکل چوس لیا تھا جس مین چار روز کی اتفاقی خوشی نے نہمان بنکر یہان اور تمناؤن کے لئے سُرخ سُرخ ذرّے پیدا کر دیئے تھے۔ آنکھوںمین آنسو بھرے ہوئے تھے اور گو وہ پلکون کے زور سے اُن کو روکنا چاہتی تھی مگر تنکے کے زور سے دریا کہین رُکتا ہے۔ آنسو بے اختیار نکلے پڑتے تھے۔ اور اُن رُخسارون پر جن پر گرد و غبار کی ایک ہلکی تہ جمی ہوئی تھی جدول کشی کرتے ہوئے دامن پر ٹپک رہے تھے گو جان کا خیال اسوقت موقع اور ضرورت کے اعتبار سے اپنے دشمنون ہی کی طرف بالکل لگا ہوا تھا مگر معلوم نہین ان آنکھون مین کیا بات ہے کہ وہ اپنی طرف متوجہ ہی کر لیتی ہین آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ کسی کی محبت بھری آنکھین دل کو بیچین ہی کر گئی ہون گی اور بھری ہوئی نظر سے دل ہٹ ہی گیا ہوگا۔ دُکھتی ہوئی لال لال آنکھین دیکھنے والون کی آنکھونکو بیمار ہی کرکے چھوڑتی ہین اور اگر اتفاق سے ایسا نہین ہوتا ہے تو آنکھون مین آنسو تو ضرور ہی بھر آتے ہین مسمریزم کے عمل مین آنکھ ملاتے ہی معمول بیہوش ہو جاتا ہے بیشک آنکھون مین کہربائی قوت ہے مقناطیسی طاقت ہے۔ ہنوریا کا یہ حال دیکھ کر جان سے بھی ضبط نہ ہو سکا اور وہ جسمی قوتین اور شجاعت کے ولولے جو اسوقت اسکے سارے جسم مین پھیلے ہوئے تھے جسم کی پیدار اور دشوار گذر گاہین چھوڑ کر سیدہی آنکھون کی راہ ہو لئے اور آنکھون مین آتے ہی آتے اِس کو ٹھنڈی سانسین لیتے دیکھکر بے اختیار آنسو بن بن کر نکلنے لگے۔ پھر کچھ لڑائی کا خیال آگیا اور اپنی بھرائی ہوئی آواز مین اسطرح اِسنے کہا"

آہ پیاری شاہزادی یہ کیا کرتی ہو خدا کے لئے نہ روؤ تمہاری آنکھون سے آنسو نکلتے دیکھکر میرا کلیجہ سینہ سے نکلا آتا ہے میری ہمت پست ہوئی جاتی ہے۔ میرے حوصلے سُست ہوئے جاتے ہین۔ آہ تم مجکو بُزدل کئے دیتی ہو بالکل بزدل۔ خدا طبیعت کو سنبھالو اور مجکو جانے کی اجازت دو۔ مرنے کے لئے نہین اپنی اور تمہاری تمناؤن کی جان بچانے

کے لئے"

ہنوریا اب چپ تھی اسکی گردن جھکی ہوئی تھی آنکھین اپنا کام کر رہی تھین اور اسوقت کا اس کا نہ رہا ہوا سکوت اپنی زبانِ حال سے بتا رہا تہا کہ شاید اب اسنے اپنی عاشق کی درخواست کو مجبوری قبول تو کر لیا تہا مگر کہنے کے لئے اس کی زبان اُسکا دل اب بھی راضی نہ تھا جان نے پھر کہا "پیاری شاہزادی بہتر ہوتا کہ اس سے قبل کہ مین میدان کارزار کی طرف جاؤن آپ میرے سامنے ہی آلپس کی طرف روانہ ہو جائین تاکہ مین آپ کی طرف سے مطمئن ہو کر اپنے باڈی گارڈ کے سوارون کی جا کر مدد کرون"

ہنوریا۔ (بھرائی ہوئی آواز مین) بہتر۔ اب مین کچھ نہ کہون گی جو آپ کی مرضی۔ مین آلپس کے دامن مین پہونچکر آپ کا انتظار کرتی ہون مگر میکسمس اور بالٹک کو آپ اپنے ساتھ لیتے جائیے ویلی فقط میری ہمرہی کے لئے کافی ہے"

جان "یہ نہین ایسے موقع پر تمہارا تنہا رہنا مناسب نہین میکسمس اور بالٹک کو تمہاری محافظت کے لئے ساتھ ساتھ ضرور جانا چاہیئے میکسمس دیکھو خبردار۔ بہت ہوشیاری کے ساتھ انکی حفاظت کرنا (ہنوریا سے مخاطب ہو کر) پیاری شاہزادی۔ جاؤ خدا حافظ"

ہنوریا نے دل کی افسردگی سے گردن جھکا لی اور پھر خود ہی سر اوٹھا کر ایک حسرت بھری نظر سے جان کو دیکھا اور روتی ہوئی آلپس کی طرف چلدی"

اب یہ سب آلپس کی طرف جا رہے ہین مگر ہنوریا مُڑ مُڑ کر اپنے اُسی عاشق کو دیکھتی جاتی ہے جو ابتک چپ سناٹے مین کھڑا اسی کی طرف دیکھ رہا ہی جب ہنوریا تھوڑی دور نکلگئی تو جان نے بھی اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور چشم زدن مین وہ اپنے اُسی باڈی گارڈ کے رسالہ کا پشت پناہ بنا ہوا معرکہ جنگ مین موجود تہا جو اُسوقت بڑے استقلال کے ساتھ دادِ شجاعت دے رہا تہا اسکے سوار اپنی کمی تعداد کی وجہ سے کسیقدر پسپا ہو کر پہاڑ کیطرف ہٹ آئے تھے اور اس سبب سے ایطالیہ کی فوج کو اب اسقدر موقع مل گیا تہا کہ وہ اپنی کی گھاٹی سے نکل کر کھلے میدان مین خوب دل کھول کر لڑین۔ یہ فوج اُسی فوج مین سے تھی جو جان کے تعاقب کے لئے اُسی دن اٹلی سے چلی تہی جسدن ہمارا دوست اٹلی سے چلتا ہوا تھا۔ اٹیلس کے حکم سے اُس فوج کے بہت حصے ہو گئے تھے اور ہر ایک حصہ کے متعدد گروہ جو شہر شہر اور گانون گانون جان کی تلاش کرتے

ہوئے بھرے ہوے تھے یہ لوگ براہ راست چونکہ اسی طرف کو آرہے تھے اور اتفاق
سے آج صبح ان کو راہ مین کسی ذریعہ سے جان کے اسطرف آنیکا حال بھی معلوم ہوگیا
تھا اس وجہ سے انہون نے جان کے تعاقب کے لئے آج اپنی پوری کوشش صرف
کردی اور بالآخر دن بھر کی جانفشانی کے بعد اسوقت وہ اپنی کوشش پر اسقدر کامیاب
بھی ہوئے کہ یہانتک پہونچ گئے لیکن قطع راہ کرتے کرتے یہ اور انکے گھوڑے چونکہ بالکل
شل ہوگئے تھے طاقتین پست ہوگئی تہین اسوجہ سے اسوقت ان سے اُس بہادری
سے لڑتے نہین بنتا تہا جس مستعدی کے ساتھ وہ یہان تک آئے تھے۔ لیکن یہ وجہ ایک
انہین کے لئے نہ تہی بلکہ اسطرف کے سوار بھی انہین کی طرح تھکے ہوئے تھے ہان فرق
اس قدر تہا کہ اُدہر فوج کی تعداد زیادہ تہی اور اِدہر جوش بہت بڑہا ہوا تہا۔ اسی بنا پر
تھوڑی دیر تک تو خوب برابر کی لڑائی ہوتی رہی پہلے تیر چلے۔ پھر تلوارین۔ پہلے ایک
ایک لڑتا رہا اور پھر جنگ مغلوبہ کی ٹھہر گئی۔ تلوارین اپنی کاٹ کا جوہر دکھانے لگین اور
ہاتھ اپنی صفائی۔ سر قلم ہو ہو کر گر رہے تھے۔ پانی کیطرح خون بہہ رہا تہا اور بے سر نعشین جانہ
زین چھوڑ چھوڑ کر نیچے زمین پر پڑی تڑپ رہی تہین۔ گھوڑے تلوارین لگا لگا کر اپنے سوارونکو
گراتے اور روندتے بہاگ رہے تھے آفتاب غروب ہو رہا تہا اور خون مین بے سر
نعشون کے تڑپنے کا جھلملاتا ہوا عکس زمین سے اٹھ اٹھ کر سرخ سرخ شفق بنا
ہوا آسمان کے مغربی گوشہ مین نمایان تہا گو اسوقت آسمان کی نیلی نیلی سطح پر مشرق کی طرف
سے شام کی سیاہی دوڑتی آتے دیکھ کر عام طور سے لڑنے والے بہادرون کی رگون مین
شجاعت کا خون دوڑ رہا تھا اور دونون طرف اس امر کی کوشش ہو رہی تہی کہ شام ہونے
تک دن کے ساتھ ہماری لڑائی کا بھی خاتمہ ہوجاے مگر سب سے زیادہ قابل دید ہمارے
بہادر دوست کی لڑائی تہی۔

ہنوریا کی محبت اور اُسکی دم بھر کی وہ جدائی اسپر بہت شاق تہی جو رہ رہ کر اسکو اسی امر پر
ابھار رہی تہی کہ جس قدر جلد ہوسکے دشمنون سے فرصت کرکے پیاری محبوبہ سے جاملون
اِسنے اوسوقت دشمنون کی صفین اولٹ دی تہین اور جس طرف جھکجاتا تہا چار پانچ
کی جان ہی لے کر رسید ہا ہوتا تھا۔

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب اصل مالک کی توجہ کسی کام کیطرف زیادہ دیکہی جاتی ہے تو اُسکے

نوکر جا کر بھی اُس کام مین اپنی پوری ہمت صرف کر دیتے ہین - جان کو اسطرح لڑتے دیکھ کر اسکی باڈی گارڈ کا رسالہ بڑی سرفروشی کے ساتھ اُسوقت لڑ رہا تھا اور اٹلی والونکو بجاے اسکے کہ وہ اُس کام کو پورا کرین جسکے لئے اُنھون نے اسقدر دور دراز راہ کو اُس جلدی کے ساتھ طے کیا ہے اُسوقت اونکو اپنی جان بچانی بھی مشکل پڑگئی تھی تھوڑی ہی دیر مین اس طرف کے سُست لڑنے والون نے مجبوری کے ساتھ اپنی جان دیکر اُس زیادتی کو کم کر دیا جو کثرت تعداد کی وجہ سے اونکو ابتک جان کے سوارون پر حاصل تھی اب کیا تھا برابر کا مقابلہ تھا -

لیکن جن سے کثرت کی حالت مین کچھ نہ ہوسکا تھا - وہ اب کیا کر سکتے تھے - تھوڑی ہی دیر مین اٹلی والون کے قدم اوکھڑ گئے اور جسنے جسطرف موقع پایا اپنی جان لے کر بھاگ نکلا اور خدا کے فضل سے یہ پہلی فتح ہمارے دوست کو نصیب ہوئی - گو شام کی ساعت لساعت ترقی کرتی جانے والی تاریکی اور اپنی نا مین کے ڈر سے ان بھاگے ہوؤن کی جان بچانے کے لئے بہت کوشش کر رہے تھے مگر ہمارے شیر دل دوست اور اسکے ساتھ اسکے سوارون کا بڑھا ہوا جوش ایسا نہ تھا کہ اسکو کوئی مجبوری روک سکتی - انھون نے دھونڈھ دھونڈھ کر چُن چُن کر جہان جسکو پایا جان سے مارا اور شاید اُن مین سے دو ہی چار ایسے ہون گے جو کسیطرح بھاگ کر اپنی جان بچا لے گئے ہون ورنہ جان کے ساتھ نکا تو یہی خیال تھا کہ اُن مین سے ایک بھی زندہ نہین بچا -

رات اب تخمیناً تین چار گھڑی آگئی ہے سناٹا چارون طرف پھیلا ہوا ہے اور چونکہ قمری مہینے کی آٹھوین نوین رات نے ماہتاب کو آج ابتک بزم فلک مین بےحجاب آنے کی اجازت نہین دی ہے اسوجہ سے زمین سے آسمان تک اندھیرا چھایا ہوا ہے - تارے آسمان پر البتہ موجود ہین لیکن خلیج جنیوا سے پانی کے اُٹھنے والے ٹھنڈے ٹھنڈے بخارات نے یہان کی ہوا کو اس قدر غلیظ کر دیا ہے کہ دھوین کی طرح وہ فضاے آسمان مین بھری ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے تارون کی روشنی زمین تک پہونچنے نہین پاتی - ہمارے دوست کو چونکہ اپنی پیاری محبوبہ سے چھُوٹے ہوئے اب بہت دیر ہوگئی ہے اسوجہ سے اسکا دل اسکے سینے مین بہت بیقرار ہے اور وہ اپنے رہے سہے ہمراہیون کو ساتھ لئے کو والیس کی طرف جا رہا ہے -

چوتھا باب

یہ غضب تو نہین دیکھا جاتا

ای آہ اک فلک کو جلایا تو کیا کیا
ایسے ہزار بر سر کین اور بھی تو ہین

صبح ہے اور گو صبح بہی اُسی بہات کی ہے جسمین دشمنون نے ہمارے دوست جان کو خلیج جینوا کے میدان مین گھیرا تھا اور خدا کے فضل سے فتح اسی کی ہوئی تہی۔ مگر آج کی صبح کچھ عجیب طرح کی بہیانک صبح ہے نسیم سحر کچھ گھبرائی ہوئی سی پہرتی ہے۔ رات کی سیہ ریان کسی کی پہری ہوئی نظر۔ بدلی ہوئی چتون یا زمانے کے رنگ کیطرح بالکل بدلی ہوئی ہین نہ رات کی وہ نیندون کا زور ہے۔ نہ آسمان پر تارے ہین نہ زمین پر چاندنی۔ کچھ ہلکی ہلکی سی دہندلی روشنی ہے جو اوداسی کی طرح ہر طرف پہیلی ہوئی ہے۔ رات کا رنگ اُسی طرح اُڑا ہوا ہے جس طرح شب صلت کی صبح دیکھکر اُس عاشق کے چہرہ کا رنگ فق ہوجاے جسکو تمام عمر مین وہ ایک ہی رات نصیب ہوئی ہو اور پہر دل کے ارمان دل ہی مین رہ گئے ہون رات کی باتین خواب اور خیال ہوگئی ہین اور نیند آنکھون سے نکل کر کسی فتنۂ خوابیدہ کے جگانے کے لئے نہ معلوم کہان چلی گئی ہے غم نصیب عشاق۔ کے حال زار پر رونے والی رات کی شبنم کے سپید سپید قطرے ابتک سبزے کی ہری ہری پتیون اور پہولون کی پنکھڑیون پر مجتمع ہین اور صبح کی چلنے والی ہوا کی عنایت سے ڈہلک ڈہلک کر اسیطرح گہانس کے سرون سے ٹپک ٹپک کر نیچے گر رہے ہین جسطرح روتی ہوئی آنکھون سے نکلنے والے آنسو پلکون سے ٹپ ٹپ گر رہے ہون۔

خلیج جینوا سے کسی قدر پچہان کی طرف ہم اور ہٹ آئے ہین اور صبح کی خوشگوار اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین کہاتے آلپس کے کنارے کنارے مغرب کی طرف جارہے ہین یہ وہی مقام ہے جہان سے فرانس کی سرحد شروع ہوگئی ہے اور اب بحر روم ہمارے بائین طرف موجزن ہے اور داہنے ہاتھ پر آلپس کا جنوبی کنارہ ہے بحر روم کسی ارمان بھرے دل کی طرح بیقراری کے ساتھ لہرین لے رہا ہے اور الپس کہیں صدمۂ فراق اُٹھائے ہوئے

اور بارِ غم سے دبے ہوئے شخص کی طرح چُپ سکوت مین اپنی جگہ پر کھڑا ہوا
ہے۔ ہر چیز پر اُداسی چھائی ہوئی ہے اور چارون طرف سناٹا پھیلا ہوا ہے
ہان پہاڑی چڑیان البتہ اپنے اپنے نشیمنون مین بیٹھی ہوئی نواسنجیان کر رہی
ہین مگر وہ بھی کچھ اس ذوق شوق مین کہ اگر ان بے زبانون کی اسوقت کی یہ
صدائین اُن حضرات کے کان مین پہونچ جائین۔ جو خدا کی خدائی مین
اشرف المخلوقات سمجھے جاتے ہین تو یقیناً وہ اپنی اپنی بیفکریون اپنی بھول
اور اپنی غفلت پر بڑے افسوس کے ساتھ خوب ہی روئین۔ یہ آوازین آلپس کی
چٹانون سے ٹکرا ٹکرا کر یہان کے اسوقت کے سناٹے مین ملی ہوئی چارون
طرف پھیل رہی تھین اور اُن درختون پر کچھ عجیب وجد کا عالم تھا جو آلپس
پر اکثر جگہ کھڑے ہوئے حکیم مطلق کی اِس قدرت کو ثابت کر رہے تھے
کہ دیکھو پہاڑ سی سخت چیز سے کسطرح ہمکو پیدا کیا۔ کہ ایکبارگی اسطرف
کے بولنے والے طیور اپنی اپنی زبان اپنی اپنی منقارون مین داب کر رہ گئے اور
غیر معمولی طور پر دفعتہً یہان بالکل سناٹا ہو گیا اور اُسی سناٹے کے ساتھ
گھوڑے کی ٹاپون کی آواز کان مین آئی جسکو سُنکر گو کچھ تعجب ہوا مگر اسکے سنتے ہی
وہ حیرت تو ضرور رفع ہو گئی جو اُن چڑیون کے یکبارگی اسطرح چُپ ہو جانے سے
دل مین پیدا ہوئی تھی۔ ابھی دو تین منٹ بھی نہین گزرے تھے کہ مشرق کی
طرف سے ایک سوار نمودار ہوا اور اپنا گھوڑا بہت تیزی کے ساتھ دوڑاتا ہوا
آلپس کے کنارے کنارے مغرب اور شمال کی طرف چلا گیا جس کو کچھ تو
اس وجہ سے ہم پہچان نہ سکے کہ ابھی اچھی طرح روز روشن نہوا تھا اور رات کی
رہی سہی تاریکی کچھ کچھ ابھی باقی تھی اور کچھ اِس وجہ سے کہ ہماری نظر سب پیچھے
ہی رہ گئی اور اس کا زرد رون مین بھرا ہوا گھوڑا آگے نکل گیا۔ مگر ہان اِسکے
اس قدر تیز جانے اور چارون طرف دیکھتے جانے سے اس قدر ضرور معلوم
ہوتا تھا کہ شاید یہ جانے والا اسوقت کسی بڑے انتشار مین مبتلا تھا۔
اسکے جانے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پہاڑی چڑیون کے پھر وہی چہچہے شروع
ہو گئے جو اِس سے پہلے تھے۔ طرح طرح کی سریلی آوازین کانون مین آنے

لگین جو کانون کے پردون مین گذرتی ہوئی دل کے ساتھ وہی چھیڑ کرنے لگین جو مضراب سازون کے تار کے ساتھ کرجاتا ہے۔

تھوڑی ہی دیر مین صبح کی ساعت بساعت ترقی کرنے والی روشنی زیادہ ہوگئی اور وہ سب چیزین اچھی طرح نظر آنے لگین جو اب تک دھندلی دھندلی روشنی مین کچھ یونہین سی کم کم نظر آتی تھین۔ لیکن جسقدر یہ روشنی پھیلتی جاتی ہے اسیقدر اُن دلکش ترانون مین کمی آتی جاتی ہے اور شعاعی کرنون کو آتے دیکھکر وحشی چڑیان اپنے اپنے نشیمنون سے نکل کر فضاے آسمانی مین چکر لگاتی ہوئین ادہر سے اُدہر چلی جاتی ہین۔ آفتاب ابھی اب مشرق کی طرف سے نکل رہا ہے مگر شرقی افق پر اسکی شعاعون کا اسوقت کچھ ایسا ہجوم ہے کہ دور دور تک آسمان کی نیلی نیلی سطح سرخ سرخ ہوگئی ہے اور کرنین قرص آفتاب سے نکل نکل کر دیکھنے والی آنکھون کے سامنے کچھ اسی طرح کی معلوم ہوتی ہین جسطرح رونے کی حالت مین پلک کے تر ہوجانے سے روشنی کے شعاعی تار علیحدہ نظر آتے ہین۔ دھوپ پھیلتی جاتی ہے اور اُسی طرف سے ایک سوار اسطرف آرہا ہے جسطرف سے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک سوار اپنا گھوڑا بہت تیز کئے ہوئے گیا تھا۔ اس سوار کے گھوڑے کا رنگ ہماری نظر مین کچھ کچھ ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس گھوڑے کا رنگ تھا۔ مگر اسوقت اسکی رفتار ویسی ہی سست ہے جیسی کہ اُسوقت چلنے والی ہوا کی رفتار۔ اور اگر اسکو کسی چیز سے مشابہت ہوسکتی ہے تو ناتوان اور بیمارون کی چال سے۔ اسکا سوار بھی اپنے ہاتھ پاؤن کچھ ایسے بے قابو کئے ہوئے خانۂ زین مین بیٹھا ہے کہ گھوڑے کی اسقدر سست رفتار اور نسیم سحر کے جھونکے اسکے عضو عضو کو جنبش دے رہے ہین۔ اسکا سر جھکا ہوا ہے اور خود رفتگی یا خمار یا ضعف یا کسی اور امر مین متفکر ہونے کی وجہ سے اسنے اپنے گھوڑے کو ایسا مطلق العنان کردیا ہے کہ چاہے وہ کسی طرف کو چلا جائے مگر اس کو اس سے کچھ بحث نہین۔ گو ہم اسکے پہچاننے مین اسوقت بہت کوشش کر رہے ہین مگر مسافت کی دوری ہماری نظر کو ابھی وہان تک پہونچنے پہونچنے کچھ ایسا ضعیف کردیتی ہے کہ ہماری خواہش ہمارے دل ہی مین رہجاتی ہے اور وہ عاجز ہوکر دہین گر پڑتی ہے۔

وہ اسیطرح چلا آتا تہا کہ یکبارگی خدا جانے اسکے دل مین ایسا کیا خیال آیا کہ گھبرا کر اُسنے ایک مرتبہ اپنا سر اُٹھایا اور چارون طرف دیکھ کر اپنے گھوڑے پر سنبھل بیٹھا۔ اور ایڑ دے کر گھوڑے کی باگ اُٹھا دی۔

اَب اسکا گھوڑا ہوا سے باتین کرتا ہوا اِسی طرف کو چلا آتا ہے جسطرف اسوقت ہمارا گذر ہے اور گو ابھی اِسکے اور ہمارے درمیان مین اسقدر بُعد مسافت ضرور ہے کہ اتنی دور سے اگر کوئی کسی کو نہ پہچان سکے تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ مگر نہین۔ چونکہ اِسکی صورت اسکی وضع ہماری آنکھون کو آشنا معلوم ہوتی ہے۔ اسکا خیال ہمارے دماغ مین ہے اور اسکی یاد ہمارے دل مین۔ اسوجہ سے ہمنے اسکو پہچان لیا اور خوب اچھی طرح سے پہچان لیا۔ یہ ہمارا وہی پُرانا دوست جانؔ ہے جو بڑی بہادری کے ساتھ ابھی کل شام اِیطالیہ کی فوج سے لڑ رہا تھا۔ مگر یہ اسکی حالت کیا ہے۔ یہ اسمین ایسی وحشت اور گھبراہٹ کہان سے آگئی۔ یہ بار بار مڑ مڑ کر چارون طرف دیکھتا کیا ہے اسکے ساتھ کے رہے سہے سوار کیا ہوئے۔ ہنوریا وغیرہ کہان ہین اور یہ اکیلا اسطرح گھبرایا ہوا ادہر سے اُدہر کہان پھر رہا ہے۔ خداوندا یہ کیا معاملہ ہے۔ آئے قریب چل کر خبر تو لین۔ یہ اسی طرح گھبرا گھبرا کر چارون طرف دیکھتا ہوا چلا آتا ہے۔ نہ کوئی آگے ہے نہ کوئی پیچھے۔ اور آپ ہی آپ یہ باتین کر رہا ہے "ساری رات یونہین ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے گذر گئی۔ مگر کہین پتا نہین۔ کہین نشان نہین۔ نہین معلوم پیاری شاہزادی کیا ہوئی۔ خدا جانے کون لے گیا۔ آہ! - اب مین کہان ڈھونڈون۔ کہان تلاش کرون ہوش حواس ٹھکانے نہین۔ جان مین جان نہین۔ تھکے ماندے باڈی گارڈ کے رسالہ کے سپاہی جنکو اس سفر اور اس لڑائی کے بعد کچھ آرام کرنا چاہیئے تھا وہ سب بیچارے خدا جانے کہان کہان اِن کی تلاش مین سرگردان اور پریشان پھر رہے ہونگے۔ کوئی مونس نہین۔ کوئی رفیق نہین۔ کس سے صلاح لون۔ کہان جاؤن۔ کیا کرون۔ کیا نہ کرون۔ ایک دل اپنے پاس تھا وہ سے نہین طبیعت تھی وہ قابو مین نہین گھوڑا بھی بالکل شل ہو گیا ہے۔ دیکھیئے کب تک بیچارہ ساتھ دیتا ہے۔ اور اب مین ہون گا اور بالکل تنہائی۔ یاس ہوگی اور ناامیدی میرے کر پاؤن ہونگے اور یہ میدان۔ پاؤن کے چھالے ہونگے اور میدان کے تو کدار کانٹے "

یہ باتین اسکی زبان تک آتے ہی اسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑے۔ اسنے پھر ایکبار پاس سے چاروں طرف مڑ مڑ کر دیکھا اور پھر اپنے تھکے ہوئے گھوڑے کو تیز کیا۔

وہ چارون طرف اسیطرح دیکھتا ہوا اُسی تیزی کے ساتھ اسطرف کو آرہا تھا کہ یکبارگی غیر معمولی طور پر وہ سینے بائین ہاتھ کی طرف جھکا اور جھک کر بہت غور سے ہاتھ اسطرف اسنے دیکھا اور خدا جانے کیا دیکھا کہ فوراً وہ سیدھی راہ چھوڑ کر پہاڑ کی طرف اپنے گھوڑے کو لیچلا۔

یہ آلپس کا وہی مقام ہے جہان پر پہونچکر وہ اپنے مغرب کی طرف جانیوالے سلسلہ کو ختم کر کے خم کھاتا ہوا جنوب سے شمال کی طرف پھرا ہے۔ آلپس کے یہان پر خم کھانے اور جا بجا اسکے نکلے ہوئے کونون کی وجہ سے بعض بعض ایسے محفوظ مقام پیدا ہو گئے ہین کہ اگر اُن مین کوئی چھپنا چاہے تو بخوبی چھپ سکتا ہے۔ نیچے سے اوپر تک خودرو پہاڑی درختون اور چوٹیون کے نیچے سے دامن کوہ تک لٹک لٹک کر آنے والی سبز بیلون نے پہاڑ کے اُس رُخ کو بالکل سبز پوش بنا دیا ہے جسنے پہاڑ کے بدنما نشیب اور فراز کو اسیطرح دیکھنے والی نظرون سے چھپا دیا ہے جس طرح زر علیہ السلام کی عنایتین بڑی پردہ داری کیساتھ ارباب دُول کے عیوب کی پردہ پوش بنجاتی ہین۔ جا بجا آبشار جاری ہین جنکے خزانہ کو مدد دینے کے لئے برف پہاڑ کی سپید سپید چوٹیون سے گھل گھل کر اسی طرح بہ رہی ہے جس طرح غم نصیب عشاق کی پُر آب آنکھون سے ہر دم جاری ہے [illegible] رہا سہا خون جسکو زمانہ کی سرد مہریون نے اُنکی رگون مین لبستہ کر دیا ہو۔ لب پر ہجوم آتی ہوئی آہون کی گرمی سے آنسو بن کر آنکھون سے نکل رہا ہو۔ اِن آبشارون کا اثر چونکہ آس پاس کی زمین پر دور تک پہونچ رہا ہے اس وجہ سے اس تختہ کا کچھ اور ہی رنگ ہے۔ ہرے ہرے سبزے کا نرم مخملی فرش بچھا ہوا ہے جسمین باغبان قدرت نے نیچر کے زبردست ہاتھون سے بڑی نفاست کے ساتھ خودرو پھولون کے مختلف رنگ دن سے گلکاریان کی ہین اور مادر گیتی نے اپنی گود مین پرورش پائے ہوئے سبزے کا یہ نکھرا ہوا رنگ دیکھ کر جوش محبت مین آکے اِن ابدار موتیون کو اُنپر سے نثار کیا ہے جنکو آبائے علوی کل دن مین اور رات مین آفتاب ماہتاب اور ستارون کی کرن کی سیڑھی لگا لگا کر بڑی محبت کے ساتھ اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔ لیکن بدات

راہ مین گرہ زہر پر کو پڑے ہنب ٹھنڈی سانسین لیتے دیکھ کر کچھ ایسے کھٹکے اور لجائے کہ
شرم سے پانی پانی ہو کر گر پڑے۔
گو یہ سبزہ زار جس محفوظ مقام پر واقع ہے اسپر خیال کرنے سے یہ یقین کیا جاتا تھا کہ
بجز آفتاب اور ماہتاب کی آنے والی نظر اور چلنے والی ہوا کے اور کسی کی یہان تک
رسائی نہوتی ہوگی۔ لیکن اسوقت اسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید
زمانہ کے ظالم ہاتھون سے یہ بھی نہین بچا۔ پھولون کے درخت جا بجا نچے ہوئی پڑی ہین
شاخین ٹوٹی ہوئی ہین اور پھول کمھلائے ہوئے۔ اور اسکی موجودہ حالت کے
دیکھنے سے بدیہی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ابھی نہین تو آج ہی رات مین یہ سبزہ
ضرور پامال کیا گیا ہے۔ اس سبزہ کے جنوبی کنارہ پر خون مین نہائی ہوئی ایک نعش
پڑی ہے جو اپنی سپاہیانہ وضع اور لباس کے اعتبار سے بتا رہی ہے کہ یہ کسی فوجی
شخص کی نعش ہے۔ جان نے اس نعش کے قریب پہونچکر اپنے گھوڑے کو روک لیا
اور جھک جھک کر دیکھنے لگا اور اب یہ بات ذہن مین آئی کہ جان فقط اسی نعش
کے دیکھنے کے لئے اسطرف مڑا تھا۔ تلوارون کے زخم اور زخمون سے نکل نکل کر بہنے
والے خون نے چونکہ اسکے اصلی نقشہ کو تبدیل کر دیا ہے اسوجہ سے یہ امتیاز اچھی طرح
نہین ہوتا کہ یہ کس شخص کی نعش ہے جو اس بیرحمی کے ساتھ قتل کیا گیا ہے۔ مگر ہان چونکہ
ابھی اسمین تعفن نہین پیدا ہوا ہے اسوجہ سے اسقدر ضرور خیال ہو سکتا ہے کہ آج ہی
رات کا واقعہ ہے لیکن یہ عجیب حیرت کی بات ہے کہ جان اسوقت بہت گھبرائی
ہوئی نظر سے اسکی طرف دیکھ رہا ہے جسمین ساعت لساعت ترقی بھی ہوتی جاتی ہے
اور اسی کے ساتھ اسکے چہرے کا رنگ پھیکا پڑتا جاتا ہے۔
یہ اسیطرح دیکھ رہا تھا کہ یکبارگی خدا جانے کیا ہوا کہ یہ "ارے" کر کے اپنے گھوڑے
سے کود پڑا اور جلدی جلدی اس نعش کو اُلٹ پلٹ کر بہت غور کے ساتھ دیکھ کر دونو
ہاتھون سے اپنا سر تھام لیا گویا وہ گردش کھانے والے آسمان کی طرح اسوقت اسکے
اختیار مین نہ تھا۔ بیخودی کے ساتھ ساتھ کچھ ربودگی سی پیدا ہو گئی اور اسی حالت مین
یہ الفاظ اسکی زبان سے نکلنے شروع ہوئے "ہائین! یہ تو بالٹک کی نعش معلوم ہوتی
ہے!! بیشک اُسی کی۔ ہائے تو گیا وہ مارا گیا!!!" اور اس جملہ پر پہونچکر خدا جانے

اسکے قلب کی کیا حالت ہوگئی۔ اسکے دل نے اس سے کیا کہا۔ اسکے پریشان خیالات
اسکو کس کس خوفناک جگہون پر لے گئے۔ اور اسکی آنکھون کے نیچے کیسی کیسی ڈراونی
صورتین پھر گئین کہ یہ آنکھین بند کر۔ دل پکڑ کر اور منہ چھپا کر رہ گیا اور پھر جب حواس
درست ہوئے تو اسطرح کہا:۔ ہائے کس بیرحمی کے ساتھ بیچارا قتل کیا گیا معلوم نہین
کس ظالم نے اسطرح اسکی جان لی۔ افسوس۔ افسوس۔ ہائے اگر یہ زندہ ہوتا تو پیاری
شاہزادی کا حال اس سے اچھی طرح معلوم ہو جاتا۔ ہائے پیاری شاہزادی اب کسطرح
تمہارا حال معلوم ہوگا۔ بالٹک کی اسطرح کی موت تو اور بھی میرے ہوش اُڑا دیتی ہے۔
محبت کا بُرا کرے یہ نعش دیکھ کر پیاری شاہزادی کی نسبت اسوقت جو خیال آتے
ہین بُرے ہی آتے ہین بالکل بُرے جنکا ذہن مین آنا ہی کالی بلا سا معلوم ہوتا ہے
(کانپ کر) خدا کرے پیاری شاہزادی تو سلامت ہو۔ تیری جان سے دور جو آفت آنی
ہے وہ جان کے سر آجائے۔ مگر تو ہر بلا سے محفوظ رہے۔ آہ کلیجہ مُنہ کو آیا جاتا ہے۔ دل کی
الجھن بیتاب کئے دیتی ہے میرے بالٹک (نعش کو ہاتھ سے جنبش دیکر) کچھہ جواب دو۔
نہین بولوگے۔ بتا دو۔ دیکھو جان کی بُری حالت ہوئی جاتی ہے۔ آہ اُسکی جان پر
بنگئی ہے۔ وہ اب زندہ نہین رہ سکتا (چونک کر) آہ مین کس سے کہتا ہون۔ کون
جواب دے گا۔ کیا بک رہا ہون۔ وہ تو بیچارا نہ معلوم کب کا مرا پڑا ہی پھر کس سے پوچھون
خدا بخشے کیا اچھا آدمی تھا۔ میرے ساتھ اسنے بڑے بڑے سلوک کئے ہین اس سے
میرے بہت کام نکلے ہین۔ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ کہ اسنے اپنی جان تک نذر
کردی۔ افسوس ان باتون کا مین کچھہ بھی اسکے ساتھ عوض نہ کر سکا۔ بہت سے حق اسکے
مجھپر رہ گئے۔ اب اس بیچارے کی مٹی کسیطرح ٹھکانے لگا دینا چاہیئے"
یہ کہہ کر اپنی پیش قبض کمر سے نکالی اور انھین تھکے ہوئے ہاتھون سے زمین کو کھودنا
شروع کیا جنکی طاقت دل کے تاب و توان کے ساتھ اسی طرح تشریف لیگئی تھی
جس طرح اسکے غمگین چہرہ کا رنگ۔ لیکن پہاڑ کی قربت نے چونکہ یہان کی زمین کو
اپنا ہمجنس بنانا شروع کیا تھا اسوجہ سے پتھریلی زمین کھودنے سے زیادہ نہ کھدی
اور بالآخر مجبوری کے ساتھ اسی قدر پر اکتفا کرنا پڑا۔ بالٹک کی نعش اُسی طرح خون
مین بھری ہوئی اس گڑھے مین رکھدی اور اوپر سے پتھر کی چٹانین رکھ رکھ کر

نعش کو اسی کے اندر چھپا دیا۔
یہ کام تھوڑی دیر تک تو اِسکے دل کو کسی قدر بہلائے اور اسکے خیالات کو اپنی طرف متوجہ کئے رہا۔ لیکن اِس سے فارغ ہوتے ہی پھر وہی سراسیمگی کی حالت تھی۔ وہی بیخودی اور بیخودی مین وہی بہکی بہکی باتین جو اِس سے پہلے تھین۔ بیٹھے بیٹھے گھبراکر ایک مرتبہ اُٹھا اور اس خیال سے کہ "بالئنک کو قتل ہوتے دیکھ کر ڈر یا خوف کے مارے شاید کہین چھپ نرہی ہو" جان نے آلپس پر چڑھنا شروع کیا۔ کانٹے دار پہاڑ کے درخت اسکے دامن سے اُلجھ رہے تھے۔ پتھر کی بڑی بڑی چٹانین چلنے مین اسکی سدِّراہ ہو رہی تھین اور یہ اُنکی ٹھوکرین کھاتا ہوا اُدہر اُدہر دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا۔ دل کے تقاضے سے کبھی میکسمس کو پکارتا ہے۔ کبھی دیلی کو۔ اور کبھی بھولے سے ہنوریا کا پیار القب زبان تک آجاتا ہے اور یہ فوراً دانتون کے نیچے زبان داب کر خاموش ہو جاتا ہے۔ مگر آہ کسی کی طرف سے کوئی صدا نہین آتی۔ ہان البتہ اُسی کی آواز بڑی حسرت اور مایوسی کے ساتھ پہاڑی چٹانون سے سر ٹکراتی اس کے کانون مین پلٹ آتی ہے اور یہ نا امیدی کے دل ہِلانے والی تھپیڑون سے بیقرار ہو کر اپنا دل پکڑ کر رہجاتا ہے۔ تھوڑی چڑھائی تک تو یہ اسیطرح اپنی وحشت اور جنون کے جوش مین چڑھتا چلا گیا مگر آگے چڑھ کر جب جمی ہوئی برف کے اثر نے بجلی کی قوت کی طرح پٹھون مین سرایت کرتے کرتے فالج کی حالت پیدا کرنی شروع کر دی تب اسکو بمجبوری اپنے ستارۂ قسمت کی طرح بلندی سے پستی کی طرف آنا پڑا۔ بالئنک کی قبر کے پاس آکر بیٹھ گیا اور پھر جوش جنون کے ہاتھون سے تنگ آکر بہت پُرحسرت لہجے مین اپنے دل سے یہ باتین شروع کین "آہ پیاری شاہزادی مین نے تو تمکو اسلئے یہان بھیجدیا تھا کہ تمھارے دُشمن تمکو دیکھ تک نہ پائین۔ ہائے پھر تم یہان سے کہان چلدین۔ آہ پیاری! جان کو تمنے بہت بُرے وقت دہوکا دیا۔ آہ کیسی کیسی مصیبتین اُٹھانے کے بعد تم ملی تھین اور پھر کیسی ہاتھ سے گئین۔ آہ اب تمھارا پتا مجھکو کیونکر ملے گا۔ کس سے پوچھون۔ ہائے کیا سچ مچ تمنے اپنے عاشق سے دغا کی؟ (خود ہی) نہین۔ اُن کو میرے ساتھ بہت محبت تھی۔ اُن کا عشق بالکل سچا تھا۔ اُنکے نسبت ایسا خیال کرنا بھی گناہ ہے۔ بڑا گناہ۔ وہ حُسن کی دیوی تھی۔

اُسکی صورت بہت پیاری تھی - یہ پہاڑ ہے جسپر جنات اور پریون کا عموماً مسکن ہوتا ہے
بس کسی کمبخت جن کی یہ حرکت ہوگی - کوئی پری اُڑا لیگئی ہوگی - لیکن اگر یہی بات تھی تو
پھر بالڈنک کے قتل ہونے کی کیا وجہ! کچھہ نہین - یہ بھی غلط - معلوم ہوتا ہے کل لیطالیہ
کی فوج مین کسی کو پیاری شاہزادی کے اسطرف آنے کی کسی طرح خبر مل گئی اور
اُسیوقت انمیان سے تھوڑی فوج نے پوشیدہ طور پر اسطرف آکر شاہزادی
پر حملہ کردیا - بالڈنک کام آگیا اور شاہزادی دیلی اور میکسمسن گرفتار ہو گئے -
ورنہ اتنی دیر مین کہ مین وہان سے فارغ ہوکر یہان پہونچون اور وہ غایب ہو جائین
اور پھر ڈھونڈنے سے کہین ملین بھی نہین آخر یہ بات کیا ہے؟ ضرور ایسا ہی
ہوا - مگر ہان یہ تو بتائیے وہ یہان آئے کس طرف سے؟ دکن کی طرف بحر روم کی
تیز لہرین اُنکو روکے ہوئے تھین اُتر کی جانب آلپس اِنکی راہ بند کئے ہوئے تھا -
اور عین راستہ پر ہماری فوج تھی - کوئی راہ انکے آنے کی نہ تھی (ٹھنڈی سانس
لیکر) آہ کچھہ ہو - کوئی سبب ہوا ہو - مگر ہنوریا اب میرے ہاتھ سے گئی - ہائے اگر مین
ایسا جانتا تو اُسکے ہمراہ ہی رہتا - آہ کیا کیا دل مین ارمان تھے کیا کیا تمنا تھے
کیسی کیسی تدبیرون اور کتنی مدتون مین یہ موقع ملا تھا اور پھر کیسے پُر خطر راستہ
کو بمشکل طے کرکے اَب کچھ کچھ اطمینان اور امن کی جگہ پہونچے تھے مصیبت اور
بلاؤن کے کیسے کیسے لق و دق جنگل دیکھے آفت کے بیہڑ میدانون کی کیسی کیسی خاک
چھانی کیسے کیسے رنج اور غم کے دریا سامنے آئے جنمین کئی بار ڈوبے اور کئی بار اُچھلے
مگر سفینہ جبکہ کنارے پہ آلگا غالب + خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہئے + ابکی مرتبہ
تو بس غضب ہی ہوگیا - آہ خیال تھا کہ اَب قسمت اسید ہی ہوئی ہے - دن پھرے
ہین - آسمان مہربان ہوا ہے - اَب دل کے ارمان نکلین گے - تمنا پوری ہونگے -
مگر اے کمبخت نصیب تیرا بُرا ہو - اے حاسدِ فلک - خدا تجکو غارت کرے تونے میرے
ساتھ بڑے وقت دغا کی - بُری - آہ کہین کا نہین رکھا - اَب کوئی امید باقی نہین
رہی - بس اے روح اَب تو مجھسے کنارہ کر - اے زندگی تو بھی چل - ارمانو بھاگو
تمناؤ چلو - رخصت - ہمارے پاس اب کسی کا کام نہین - کسی سے مطلب نہین
اب مین ہون اور یہ پیش قبض (کمر سے نکال کر) بس اب یہی دل کی جگہ سینہ مین رہ گئی

ہان بیشک یہی رہیگی رہی۔ مگر اسے جلتی ہوئی ہوا تجھکو میری اس آخری سانس کی قسم یہ خبر پیاری شاہزادی کے کانون تک ضرور پہونچا دینا۔ اسے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیو آس پاس کے گذرنیوالے مسافرون کو اشارے سے بلا بلا کر اس کمبخت حیان کی نعش دکھا دینا۔ اے نعش تجھکو اسی مجبوری کی قسم جسکی وجہ سے تو اپنی جان دیتی ہو اگر اسطرف سے میری ساتھ کے لوگ آجائین تو انسے صورت دکھا کر کہدینا؟ اب تم صبر کرو کیون پریشان پھرتے ہو۔ جاکر آرام کرو۔ جان دینا سے گذر گیا۔ مگر اسے میری نعش تجھکو تو یہان کی صحرائی درندے اور گدھ چیر پھاڑ کر آج ہی کل مین کھا جائینگے اور اگر ان سے بچگئی تو زمین کھا جائیگی کل پرسون تک کہین تیرا نشان بھی نہ ہوگا۔ پھر کون بتائیگا تجھ سی بیکس نہو گا (اپنے گھوڑے کے پاس آکر) اسے میرے جانباز گھوڑے اس سفر مین تجھکو بہت تکلیف ہوئی (پیار سے اوسکی گردن پر تھپکیان دیکر) اب مین تجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوتا ہون (اوسکی پیشانی پر محبت سے ہاتھ پھیر کر) تو نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ہو بس اسقدر حق رفاقت ادا کر دینا کہ جب تک میری ساتھ کا کوئی آدمی نہ پہونچے۔ اسوقت تک تو اس جگہ کھڑا رہنا تجھکو پہچان کر اور خانۂ زین کو خالی دیکھکر شاید سمجھنے والے کچھ سمجھ جائینگے (گھوڑے کا منہ چوم کر) میرے پیارے گھوڑے۔ یہ میری آخری وصیت ہے بھول نہ جانا۔ ہان اسے دست جنون چل۔ اب یہ صدمے نہین دیکھے جاتے"۔

اور یہ کہکر اپنے اُس ہاتھ کو اُٹھایا جسمین جوش جنون کا مادہ خون کی طرح بہت تیزی کے ساتھ لہرین رہا تھا اور جس سے پیش قبض کو پکڑے بھی ہوئے تھا۔ اسی کے ساتھ خدا جانے کیا خیال اسکے دلمین آیا کہ یہ یکبارگی اپنا ہاتھ روک کر اسطرح کہنے لگا:"ابھی نہین۔ پیاری شاہزادی سے رخصت ہولون کچھ باتین تو کرلون مگر آہ وہ یہان کہان۔ خدا جانے کس جگہ ہوگی اور کس مصیبت مین۔ ہاے اگر وہ اٹلی کے سوارونکے ہاتھ آگئین تو بس اُنکی جان کا خدا ہی حافظ ہو۔ خیر نہین۔ اُن کی کمبخت مان بہائی اونکو سخت تکلیفین دینگے۔ آہ بُرے طرح سے مارینگے (کانپ کر) اُف خداوندا کیا کرون کوئی بات ذہن مین نہین آتی۔ ہاے کون اوسکی مدد کریگا۔ کون ظالمون کے پنجے سے چھٹائیگا آہ حسرت دید رہی جاتی ہو اور کسوقت۔ مرتے وقت۔ نہین ملوگی۔ (گھبراہٹ کے ساتھ ایک سانس لیکر) ہاے میرا کیا حال ہوا جاتا ہو۔ دل بیٹھا جاتا ہو طبیعت سنسنائی جاتی ہے ارے سنبھلنے دے ذرا اسے ناامیدی کیا قیامت ہو + کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھسے"۔ اور یہ کہتے ہی سکتے بیقاعدہ طور پر اسکے ہاتھ ہلے۔ پاؤن ڈگمگائے اور یہ بیہوش ہو کر گھوڑے کے آگے زمین پر گر پڑا۔

اسمین کوئی شک نہین کہ جب انسان کے دل پر بلاے ناگہانی کیطرح کوئی بڑا صدمہ پہونچا ہے اوسوقت اُسکی طبیعت گو وہ کیسا ہی مستقل مزاج کیون نہو نڈھال ہی ہو جاتی ہی اور اُسکی وہ مجنونانہ حرکتین جو بالکل مجبوری سے ہوتی ہین ہرگز اس قابل نہین ہوتین کہ اُنپر کوئی اہل دل ہنسے جس شخص کے دل مین کچھ بھی درد ہوگا جس نے اچھی طرح نہین کنکھیون ہی سے حُسن وعشق کے دل بچین کردینے والے جذبات دیکھے ہونگے جس نے بھولے سے بھی محبت کا مزہ کبھی چکہ لیا ہوگا اور جسکو اپنے کسی محبوب سے اسطرح چھوٹ جانے کا اتفاق ہوا ہوگا وہی کچھ اسوقت جان کے رنج اور صدمہ کا اندازہ کرسکتا ہی۔ جان جب فتح اور نصرت کے ساتھ جنیوا کے میدان سے اپنی پیاری محبوبہ سے ملنے کیلئے چلا ہوگا تو اسکے اشتیاق کی کیا کیفیت ہوگی! جب آلپس کے دامن مین کسی جگہ ہنوریا کا پتہ نہ پایا ہوگا تو اسکے اسی اشتیاق کی کیا حالت ہوگئی ہوگی!!۔ اور جب اس نے ہنوریا کے ایک ساتھی بالٹک کو قتل کیا ہوا پڑا پایا ہوگا تو ہاے ہنوریا کی نسبت اسوقت اسکے کیا خیال کیا ہوگا۔ اسکے دلپر کیا گذرا ہوگا اور اس کی ناشاد اور نامراد تمنائین اُس سے کیا کہتی ہونگی؟ آہ دیکھئے کس خراب حالت سے وہ آنکھین بند کئے ہوئے گھوڑے کے سامنے پڑا ہی۔ حس اور حرکت نے کیسے نازک وقت مین جواب دیا ہی۔ بے اختیاری کی حالت مین بیش قبض ہاتھ سے چھوٹ کر وہ علٰحدہ گری پڑی ہے اور اسکا رفیق گھوڑا کس رنج اور افسوس کی حالت مین سر جھکاے اس کی طرف کھڑا دیکھ رہا ہے۔

آلپس کا سایہ ابتک تو اسکو اپنے دامن مین چھپائے ہوئے تھا اور اسکی بلند بلند چوٹیان مشرق کیطرف سے آفتابی کرنون کو اسطرف آنے جانے کی اجازت نہین دیتی تھین لیکن زمین کا کرہ چونکہ جنوب کیطرف جھکا ہوا ہی اور اس جھکاؤ نے ایک قسم کی کجی اُس راستے مین پیدا کردی ہی جسپر آفتاب حرکت کرتا ہی اسوجہ سے اب جنوبی اور شرقی گوشہ کیطرف سے دہوپ آآکر جان کے اس خون کو گرم کرنے لگی ہے جو اسکی رگون کے اندر اسوقت بالکل منجمد ہوگیا تھا۔ طبعیات کا علم گو اس امر کو اچھی طرح بتا رہا ہی کہ دنیا مین آفتاب سے زیادہ گرمی پیدا کرنے والی اور کوئی چیز نہین ہے اور اسی بنا پر عناصر مین سے آگ کو ایک بیکار چیز سمجھکر خارج ہی کردیا ہی لیکن پھر بھی اسوقت کی تیز دہوپ اس کیفیت کو مطلق نہین برطرف کرسکتی تھی جسکو اسکی دل افسردگی نے اسکے تن بدن مین پیدا کردیا تھا۔ پہاڑ کے خودرو پھولون کیطرح طرح کی روح افزا خوشبوئین اسکے ہوش مین لانے کے لئے لخلخہ کا کام دے رہی تھین۔ کھُلے میدان کی چلنے والی ہوائین بھی

ہوئی برف سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوکر اسکے مُنہ پر پنکھا جھل رہی تھین مگر نہ یہ آنکھہ کھولتا تھا نہ اسکی غفلت دور ہوتی تھی اور اسیطرح بیہوش پڑا ہوا تھا کہ آلپس کے شرقی سمت سے کچھہ مختصر گروہ فوجی آدمیون کا نمودار ہوا جنکی تعداد پچیس یا تیس آدمیوں سے شاید زیادہ ہوگی۔ یہ اپنے اپنے گھوڑون کی باگ ڈور ہاتھ مین لئے ہا یہ وہ اسطرف چلے آتے ہین اور پیچھے پیچھے پسینے مین نہائے ہوئے انکے گھوڑے بھی ہانپتے چلے آتے ہین یہ آنے والے لوگ اپنی گھبرائی ہوئی نظر کو بار بار چارونطرف دیکھ لیتے ہین اور پھر جسطرح یہ اپنا سر تھام کر آنکھین نیچے جھکا لیتے ہین اسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کا سر اسوقت لٹو کے طرح پھر رہا ہے اور یہ بالکل تھکے ہوئے ہین۔ یہ اسیطرح پہاڑ کے کنارے کنارے مغرب کیطرف جا رہے تھے کہ انمین سے ایک کی نظر ہمارے دوست جان کے گھوڑے پر پڑی اور چونکہ اسکی زین سوار سے خالی تھی اسوجہ سے خدا جانے یہ کیا سمجھے اور کس قسم کا انتشار انکے دلمین آیا کہ یہ سب اپنے اپنے گھوڑے چھوڑ کر گھبراہٹ کے عالم مین اسطرف دوڑے اور انکی یہ ہمدردی دیکھکر اب ہم نے بھی پہچانا کہ یہ سب فوجی لوگ ہمارے دوست ہی کے باڈی گارڈ کے رسالے کے رہنے والے جوان ہین جو بیچارے کل شام سے شاہزادی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ناکامی اور مایوسی کو ہمراہ لئے ہوئے اب پھر رہے ہین۔ جان ابتک اسیطرح بیہوش تھا۔ ٹوپی سر سے اُتری ہوئی علحدہ پڑی تھی اور تلوار میان مین کی ہوئی کمر سے بندھی ہوئی تھی۔

اسکے ساتھیون کو پہلے تو دور سے خالی گھوڑا دیکھکر فقط اسی امر کا انتشار ہوا تھا کہ جان کیا ہوا؟ اور اب قریب آکر جب انھون نے جان کو اس حالت میں دیکھا تو فوراً ایک مرتبہ پکارنے کے بعد کچھہ ایسے ایسے بُرے خیالات انکے دلمین آئے کہ بہت دیر تک ساتھ چیخ چیخ کر اسطرح رونے لگے کہ سارا میدان انکے نالہ وشیون سے گونج گیا اور وحشی چڑیان اسکے سننے کی تاب نلاکر شور کرتی ہوئی پہاڑی درختون سے اُڑ بھاگین۔ لیکن ہنوریا کے فراق مین جان کی روح اپنے دلبر کیمہ بلا کے صدمے ہوتے دیکھکر خدا جانے جسم کے کس کونے مین چھپ رہی تھی کہ اس نالہ وشیون کی بھی اسکو مطلق خبر نہ تھی۔ اسکے سوارون کو ابتک تو اسکے مردہ ہونے کا گمان تھا اور اسی خیال کے اعتبار سے انھون نے اسکے ٹیڑھے اور بے طریقے پھیلے ہوئے اعضا کو سیدھا کرنا چاہا۔ لیکن ہاتھ پاؤن سنبھالتے ہی اسکے اعضا کی نرمی نے انکو بتایا کہ ابتک اس مین جسم کی نرمی رکھنے والی حرارت غریزی باقی ہے اسی کے ساتھ اسکی آہستہ

آہستہ چلنے والی سانس نے اس امر کی قوی شہادت دی کہ ابھی جان باقی ہے فوراً سب نے اُسے جہوٹ اُٹھایا اور پاتھوں ہاتھ لاکر وہاں لٹایا جہاں ابتک آلپس کی اونچی اونچی چوٹیوں کیوجہ سے آفتابی شعاعوں کو اسقدر دخل نہین ملتا تہا کہ وہ اس جگہ کو گرم کرین۔
جلدی جلدی دامن اور رومالون کے ذریعہ سے ہوا دی گئی جس نے پہیپڑونکے اندر پہونچکر کاربن کے اُس زہریلے مادہ کو کم کرنا شروع کیا جو زیادہ عرصہ تک سانس رکنے کیوجہ سے اُسکی رگ رگ مین پیدا ہوگیا تہا اور اب رگون مین وہ خون بہی کچہ چلنے پہرنے لگا جو اپنے دورہ کے سُست ہوجانے کی وجہ سے اس قابل نہین رہا تہا کہ اچھی طرح شرائین (جسم انسان کی وہ رگین جنمین خالص اور صاف خون رہتا ہے) مین دوڑے۔ اور آلپس کے بہتے ہوئے آبشارون سے پانی لا لاکر مُنہ پر چہینٹے دیئے گئے۔ ٹہنڈے ٹہنڈے پانی کے چہینٹون نے چہرہ پر پڑتے ہی ایک تفریح بخش اثر جلد پر پہونچایا۔ اُس نے پٹہون کے اُن باریک باریک ریشون کے ذریعہ سے جن کا دخل جلد کی ساخت مین بہت کثرت کے ساتھ ہے قلب مین پہونچکر اُس حرارت غریزی کو تیز کیا جو خاتمے قلب مین جانکی فاتحہ خوانی کے لئے بڑی سوگواری کے ساتھ مُنہ ڈہانپکر بیٹھ رہی تہی۔ تہوڑے ہی دیر مین اُسکے ہاتھ پاؤن کو کچہ حرکت ہوئی اور خدا خدا کرکے بڑی مشکل سے جان نے آنکہین کہولین۔ اسکے سب ساتہی اپنے مالک کو ایک سخت مایوسی کے بعد اب زندہ اور صحیح سلامت پاکر باغ باغ ہوگئے اور اس بے انتہا خوشی نے انکے تہکے ہوئے اعضا مین ایک نئی قوت دیکر ایسا تازہ دم کردیا کہ گویا اُنکو اس بڑے سفر نے کسی قسم کی تکلیف ہی نہین پہونچائی تہی۔
آنکہین کہولتے ہی سب سے پہلے جو بات جان کی زبان سے نکلی وہ یہی تہی "پیاری شاہزادی پیاری شاہزادی!! کہان ہے۔ میری پیاری!!!" جسکے جواب مین ان سب لوگون نے جان کی صحت اور سلامتی پر جناب مسیح کا شکریہ ادا کیا۔ روح القدس کو سجدہ کیا اور پہر کہا "(ایک ٹہنڈی سانس لیکر) حضور عالی شام سے اسوقت تک بہت بڑی کوشش کیساتھ ڈہونڈہتے ہی رہے۔ کہین دم نہین لیا اور دور دور تک تلاش کر آئے افسوس ہے کہ شاہزادی صاحب کا کہین پتا نہین ملا"
جان "پیاری شاہزادی نہین ملی؟ پتہ نہین۔ کیون نہین ملتی۔ پہر اب کیا ہوگا۔ نہین ملیگی؟ آہ شاہزادی۔ آہ پیاری شاہزادی" اور پہر حسرت کے لہجے مین کئی بار ہنوریا کا

پیارا نام سے لیکر قریب ہی تہا کہ بیہوش ہو کر پہر گرے کہ اُس کے ساتھیون نے دم دلاسا دیکر اسکو بہت سنبہالا غشی سے جو امن ملا تو پہر جنون نے زور کیا۔ وحشت نے ہاتھ پاؤن پہیلائے اور دلی صدمہ سے تنگ آکر پہر پیش قبض کی تلاش ہوئی لیکن پیش قبض چونکہ کہین نہ تہی اسوجہ سے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ گیا۔ چہرے کے تغیرات ہمیشہ دلی حالات کے ترجمان ہوتے ہین۔ اسکے ساتہی اُسکے تیور بدلے ہوئے دیکھکر فوراً اسکے ارادے سے آگاہ ہو گئے اور ہاتھ جوڑ جوڑ کر بڑی منت اور سماجت کے ساتھ جان کو اسطرح سمجہانے لگے ”حضور اس سے کیا حاصل۔ یہ مانا کہ آپ کو انتہا سے درجہ کا صدمہ ہے اور بجا ہی ہے لیکن اسکا علاج شاید یہ تو نہین ہو کہ خدانخواستہ آپ اس طرح اپنی جان پر کہیل جائین جستجو اور تلاش کرنی چاہیئے آخر کہین تو ہونگی۔ ہم سب لوگ بہی اس معاملہ مین اپنی جان نذر کرنے کے لئے حاضر ہین اور جب خدانخواستہ ناکامی کے ساتھ ہم سب لوگ آپکے سر صدقہ ہو جائین ایک ہی ذرہ ہے تو پہر آپ کو اختیار ہے جو جی مین آئے کیجیئے۔ لیکن اوس وقت تک تو ضرور صبر کرنا چاہیئے جب تک ہمارے ارادون مین قوت قوت مین حوصلہ اور جسمون مین جان باقی ہے“

جان ”اُنہ۔ خدا جانے تم کیا کہتے ہو۔ اُنکے ساتھ کا ایک آدمی بالٹک تو یہان قتل کیا ہوا پڑا تہا جسکے نعش کو مین نے وہ (اُنگلی کے اشارے سے بتا کر) زمین کہود کر پتہرون سے چہپا دیا ہے۔ پہر شاہزادی صاحب کی نسبت کیا خیال کرنا چاہیئے“

وہی لوگ ”(تعجب کے لہجے مین) بالٹک کی نعش! آپ کو شبہ ہوا ہوگا اور کسیکی نعش ہوگی“

جان ”ہان بالٹک کی نعش تہی۔ مین نے خوب اچہی طرح پہچان لیا۔ وہی تہا مجہے کچہ شک نہین“

یہ سُنتے ہی سب کو اچنبا سا ہو گیا۔ ہوش اُڑ گئے اور سناٹے مین آکر چپ ہو رہے۔ جان کی اُسوقت بُری حالت تہی۔ آنکہون مین آنسو تہے۔ لب پر نالہ تہا۔ آہ دن کے ہجوم سے گلے مین پہندے پڑ رہے تہے۔ طبیعت بگڑ رہی تہی۔ دل سینہ سے نکلنے کا قصد کر رہا تہا اور یہ جانے والے دلکو دونون ہاتہون سے پکڑے ہوئے اسطرح کہ رہا تہا ”کچہ نہین۔ اب جینا محض فضول ہے۔ شاہزادی صاحب اب کہان۔ توبہ۔ خدا جانے وہ

کس حالت مین ہون گی۔ اُن کا ملنا معلوم۔ تلاش سے کیا ہو سکتا ہے۔ کچھ نہین۔ اب
جان کو تم مر ہی جانے دو۔ ہان وہ مر جائے تو اچھا" اور اسکے ساتھ زن سے تلوار
میان سے کھینچ لی اور اسکے ساتھیون نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا "ہے ہے یہ کیا غضب ہی
خدا کے لئے ذرا طبیعت سنبھالئے اپنی جان دیدینا تو ہر وقت آدمی کے اختیار مین ہے
جب چاہے کر گذرئے مگر یہ تو حضور خیال فرمائین کہ اگر اسوقت رنج و غم کے عالم مین خدانخواستہ
آپ اپنی جان پر کھیل گئے اور شاہزادی صاحب کو دشمنون کے پنجہ ظلم سے نجات پانی کی بعد
یہ دردناک واقعہ معلوم ہوا تو پھر کیا ہوگا۔ وہ کہان تک اس صدمہ کی متحمل ہون گی اور انکا خون
ناحق کسکے سر ہوگا یا یہ بھی جانے دیجئے اگر تلاش اور جستجو سے کہین انکا سراغ ملا تو پھر (خدا
نہ کرے) آپکی عدم موجودگی مین وہ کون ایسا شخص ہی جو انکو دشمنون کے ہاتھ سے چھڑائیگا"
اس تقریر کے سنتے ہی جان کے چہرہ پر ایک قسم کا بدیہی تغیر پیدا ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جوش
جنون جو ابتک اسمین تھا رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے اور پھر اُس نے کچھ سوچ سمجھ کر تلوار کے قبضے پر
سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا یہانتک کہ تھوڑی ہی دیر مین اسکا سرخ سرخ چہرہ زرد ہو کر سپید ہو گیا
اور اب اُس جوش و خروش کی نشانیون کی جگہ حسرت اور افسوس کے آثار نظر آنے لگے
لیکن اب وہ بالکل چپ ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لے رہا ہے اور اُسکے حال زار پر رونے
والی آنکھین آنسو بہا بہا کر اُسکے اُس دلی صدمہ کا اچھی طرح اظہار کر رہی ہین جس نے آج اوسکی
کل امیدون کا فیصلہ کرنا چاہا ہے۔ تھوڑی دیر اس حال پر بھی گذر گئی تو جان نے اپنا
جھکا ہوا سر اُوٹھایا اور اپنے ساتھیون سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا "ہان تو پھر اب کیا کرنا
چاہیئے؟ کیا کوئی تدبیر ہو سکتی ہے"

وہی لوگ "ہان کوئی بات ایسی نہین ہے جسکی تدبیر نہو۔ تلاش کرینگے۔ ڈھونڈین گے
اور اگر شاہزادی صاحب سلامت ہین تو روح القدس کی مدد سے ڈھونڈ ہی نکالینگے آپ
گھبراتے کیون ہین"

جان "تو پھر آخر کب اور کسطرف چلنا چاہیئے؟ دیر کرنی تو اچھی نہین"

وہی لوگ "نہین دیر اب کچھ نہین ہے۔ فقط اسقدر مہلت ملنی چاہیئے کہ ہم
اپنے تھکے ماندے گھوڑون کو پانی پلالین"

جان "بہتر۔ مگر جہان تک ممکن ہو بہت جلدی سے کام لینا چاہیئے۔ گو اُن کا ملنا

تو معلوم ہے مگر جسقدر اُنکی جستجو مین دیر ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اُنکے ملنے کی موہوم امید اور بھی منقطع ہوتی جاتی ہی"

اسقدر اجازت پاتے ہی سب اپنی اپنی ضرورتون سے جلد جلد فارغ ہونے لگے کسی نے اپنے گھوڑے کو ہری ہری وہ گھانس چرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے جسپر کاؤتری کے دانت توازل سے لگے ہوئے تھے۔ مگر نصیب آج تک نہین ہوئی تھی۔ دلی آبشار اور بہتے ہوئے چشمونکا پانی پلا رہا ہے۔ کوئی اپنے تھکے ہوئے گھوڑے کو ٹہلا ٹہلا کر کھلے میدان کی ہوا کھلا رہا ہے اور کوئی حوایج ضروری سے فارغ ہونے کے لئے دُور دُور نکل گیا ہی اس خیال پر تقریباً ابھی ایک گھنٹہ بھی نہ گذرا ہو گا کہ انہین اِدہر اودہر منتشر ہو جانے والے آدمیون مین سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور جان سے گھبراکر کہا "حضور عالی۔ ابھی مین اسطرف (ہاتھ کے اشارے سے) اپنا گھوڑا ڈھونڈہتا ہوا گیا تھا کہ ایک جگہ مین نے ایک ٹوپی پڑی ہوئی دیکھی جو شاہزادی صاحب کی ٹوپی سے بالکل مشابہ ہی"

جان "(کسیقدر خوشی اور تعجب کے لہجے مین) شاہزادی صاحب کی ٹوپی ہے؟ چلو دیکھین" اور یہ کہکر فوراً گھوڑے پر سوار ہوا اور اُسطرف کو چلا جسطرف یہ خبر لانے والا شخص اوسکو لے چلا۔ اسکے سب ساتھی ساتھ ساتھ تھے اور ٹوپی کی خبر لانیوالا شخص انکو اُس جگہ سے بچیان اور دکھن کیطرف لئے جاتا تھا آلیس سے تقریباً دو سو قدم کے بعد اُس جگہ پر پہونچے جہان پر وہ ٹوپی خاک پر پڑی ہوئی تھی جو ابھی کل تک سر کے اون لانبے لانبے نرم بالون کی زیب وزینت بنی ہوئی تھی جو پیاری ہنوریا کے نازک سینہ پر ہتھ پھیر ہان کر رہے تھے۔ جان اوس ٹوپی کو دیکھتے ہی گھوڑے سے اوترنا چاہتا ہی تھا کہ ایک سوار نے جلدی سے وہ ٹوپی اُٹھاکر اُس کے سامنے پیش کی۔ یہ خود نہایت سبک ٹوپی تھی اور اُس کے پیچھے لڑیون کا جال لگا ہوا تھا۔ جان نے اُس کو بڑے شوق کے ساتھ ہاتھ مین لیکر دیکھا اور کہا "ہان یہ پیاری شاہزادی کی ٹوپی ہے۔ کچھ شک نہین ہے۔ اُنہین کے بالون کی بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے۔ ضرور اُنھین کی ٹوپی ہے۔ ہائے خدا جانے کون ظالم اُس سختی کے ساتھ اُسکو پکڑ لے گئے ہین کہ یہ ٹوپی تک اُسکے سر سے گر پڑی اور وہ ننگے سر ہی رہ گئی۔ نہ معلوم کون سنگدل ظالم تھا دہان بال تک کی

نعش اور یہان اسس ٹوپی کے ملنے سے اس قدر تو ضرور پتہ چلتا ہے کہ وہ پیاری شاہزادی کو اسطرف لے گئے ہین ؂

سب ہمراہی :- بیشک حضور کا قیاس بہت صحیح ہے - ضرور اسیطرف لیگئے ہین ورنہ یہ ٹوپی ایسی ہلکی چیز نہ تھی کہ ہوا کے معمولی جھونکے آلپس سے اُڑ اکر یہان آ لاتے ضرور اسیطرف سے انکا گذر ہوا ؂

جان :- (پھر افسوس کے لہجے مین) ہاے نہین معلوم خدا جانے کون لے گیا اور کتنے بڑے افسوس کی یہ بات ہے کہ اگر اسطرف اُنکے جانے کا حال کل رات ہی کو اوسیوقت معلوم ہو جاتا جسوقت ہم یہان پہونچے تھے تو ابتک ضرور سراغ ملجاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے - خیر اب اسیطرف چلنا چاہئیے - یا قسمت یا نصیب ؂ اور یہ کہتے ہی بہت بڑے جوش کے ساتھ اس نے اپنے گہوڑے کو ایڑ دی اور اُسی کے ساتھ سب نے اپنے اپنے گھوڑون کی باگ اُٹھا دی - نعل دار سمون کے پڑنے سے تھر تھرا تھرتھرا کر بلند ہوتا ہوا غبار ان کے اور ہمارے درمیان مین حائل ہو کر پردہ بنگیا اور نہ معلوم یہ خاک اُڑاتے ہوئے کسطرف چلے گئے -

---

تیسرا باب

اب کہان جائین !

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے
تیرا پتا نہ پائین تو ناچار کیا کرین

جان کے روانہ ہو جانے کے بعد ہمارا وہ گھبرایا ہوا خیال جو چشم زدن مین خدا جانے کہان کہان ہنوریا کو ڈھونڈ آیا ہے کوہ آلپس کے دامن سے نکلکر مُنہ چھپائے ریونا کیطرف چلا ہے اسلئے کہ اب وہی ایک ایسی جگہ ہے جسطرف بظاہر ہمارا زیادہ شبہ ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہئیے مگر یہان کا بھی رنگ ہمکو کچھ دگرگون معلوم ہوتا ہے - ملکہ پلیسیڈیا تخت پر رونق افروز ہے مگر چپ غمگین - ولین ٹنی ان اور اتشیس بھی اپنے موقع سے بیٹھے ہین مگر سر جھکائے ہوئے ملول اور اندوہگین یہان کا تو یہ نقشہ دیکھکر ہمکو ایک اسی امر کا شک اور شبہ نہین ہوتا ہے کہ ہنوریا

یہان نہین ہے بلکہ اسی کے ساتھ اِس امر کا بھی دل بیچین کردینے والا اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ خدانخواستہ اِن سنگدلون نے اِسکے ساتھ کوئی اور بُرا سلوک تو نہین کیا۔ دلمین اُلجھن ہے بیکلی ہے۔ اور ان کمبختون کی مہر سکوت کسی طرح نہین ٹوٹتی جو کچھ حال کھلے لیکن یہ عام قاعدہ ہے کہ چپ بیٹھے بیٹھے بھی آدمی پریشان ہو جاتا ہے۔ جب اِن کے بڑہے ہوئے سکوت اور دیر تک کے حبس نفس نے انکے پر بہت گرمی پیدا کردی تو پلیبیڈیا نے سر اُوٹھایا اور ایک ٹھنڈی سانس کے سلسلہ مین کہا "کیون ایشیس اب تو مجکو جان اور ہنوریا کے ملنے کی کیسطرح امید نہین معلوم ہوتی اور امید تو مجکو پہلے ہی سے نہ تھی مگر فقط تمہارے کہنے سے مین نے فوجین روانہ کردی تھین یہ مفت مفت مین بہت سی جانین ضایع ہوئین اور فوجی لوگونکو جو صعوبت اور تکلیف اٹھانی پڑی اُسکا تو کچھ حساب ہی نہین"

ایشیس "ہان حضور کا ارشاد بجا ہے۔ یہ بھی ایک اتفاق کی بات تھی جو پیش آئی ورنہ جو تدبیرین مَین نے کی تھی وہ بیجا تو نہ تھی۔ اب بھی مین غافل نہین ہون۔ مین یہان ہون مگر میری چلتی ہوئی تدبیرین اور تیزی کے ساتھ جانے والا خیال دور دور تک کی خبرین لے رہا ہے"

ویلن ٹنی ان "توبہ۔ اب وہ کہان ملسکتے ہین۔ چارون طرف سے گئی ہوئی فوجین بھی ناکام واپس آئین اور جینوا کے میدان مین جو کچھ گذرا وہ اُن کے دو چار بچے ہوے سوارون کے افسوسناک بیان سے معلوم ہو گیا جو خدا جانے کس مشکل سے اپنی جان بچا کر یہانتک پہنچے"

پلیبیڈیا "لیکن ہماری فوج کی یہ بہت بڑی حماقت تھی کہ یکبارگی اسطرح اُنہون نے دن مین حملہ کردیا۔ اونکو چاہیے تہا کہ جب اُنکے دشمن رات مین غافل ہو کر سو جاتے اُسوقت اطمینان کے ساتھ شبخون مارتے"

ویلن ٹنی ان "بیشک غلطی ہوئی اور بہت بڑی غلطی لیکن اب اسکا علاج کیا جان اور ہنوریا اب کسیطرح نہین ملتے ہرگز نہین ملتے"

اِس جملے کے ختم ہوتے ہی گو چارون طرف سکوت پیدا ہو گیا تہا اور ہر ایک کی خاموشی اپنی زبان حال سے اِس امر کو ظاہر کررہی تھی کہ اب انتہا درجہ کی ناامیدی نے اسقدر انکے دلون پر قبضہ کرلیا ہی کہ اس معاملہ مین یہ اب کچھ کہنا نہین چاہتے مگر اسیقدر باتون کے سننے سے ہمارا وہ خیال ضرور بدل گیا جسکی بنا پر یہانتک ہمارا ذہن پہونچا تہا۔ اور اچھی طرح سے یہ بات ہمکو یقین کرلینی پڑی کہ ہنوریا

یہان نہین پہونچی بلکہ چرخ کجرفتار کی ستم ڈہانے والی چالین اُسکو کسی اور ہی طرف لے گئین ایسی حالت مین گو ہمارا یہانتک آنا بالکل بے سود ٹھہرا اور اپنی اس ناکامیابی پر ہمکو متاسف بھی ہونا چاہیے تہا لیکن خدا گواہ ہے ہنوریا کے یہان نہ ملنے کی ہمکو وہ خوشی ہوئی ہے کہ اُسکو ہم کسیطرح بیان ہی نہین کر سکتے - ہنوریا چاہیے اب ہمکو نہ ملے لیکن یہ ملنا پھر اس سے بدرجہا اچھا ہے کہ وہ ہمکو یہان ملتی - اُسکے ماں بہائی شقی القلب تہے - اُنکا پتھر کا دل تہا اُنکے دلمین محبت کی جگہ دشمنی کی آگ بھڑک رہی تھی اور اُس سے بلند ہوتے ہوئے شعلون نے غم نصیب ہنوریا کو جلاتے جلاتے اب خود انہین کو خاک سیاہ کرنا شروع کیا تہا ہنوریا اگر اُنکو ملجاتی تو خدا جانے کس سختی سے وہ اسکے ساتھ پیش آتے اور شاید وہی انتقام لینے کے ارادے ہنوریا کے اسطرح اُنکے ہاتھ سے نکل جانے پر ان سب کو اسقدر غمگین بنائے ہوئے ہین نہ اُنکو اس سے کیا مطلب تہا خیر اور تو اور لیکن ایٹیس کا جھکا ہوا سر اُسکا اُترا ہوا چہرہ اور اُسکی اُس تیز زبان کا جو گردش فلکی کی طرح کبھی رکتی ہی نہ تھی اسطرح خاموشی کا طریقہ اختیار کر لینا نہایت تعجب خیز معلوم ہوتا ہی - آخر اُسکو اسقدر غمگین ہونے کی کیا ضرورت تھی - کیون وہ اُداس تھا اور کیون اُسکے چہرے پر اسوقت ہوائیان اُڑ رہی تہین - شاید اس معاملہ مین جو اُسکو ناکامی ہوئی تھی اُسی نے اسکو سب کی نظرون مین بے وقعت ثابت کیا ہوگا اور جان سے اسطرح صحیح و سلامت بچ جانے پر اُسکی اُس حسد کی آگ نے اُسکے تن بدن کو بالکل پھونک دیا ہوگا جو مدتون سے اُسکے سینے مین سلگ رہی تہی - وہ اسیطرح خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ بلیسیڈیا نے اُس سے مخاطب ہوکر کہا "کیون ایٹیس آج تم اسقدر چپ چپ کیون بیٹھے ہو - خیر تو ہے - تمہارا مزاج کیسا ہے"

ایٹیس - (ہاتھ جوڑ کر) "جی ہان پیر و مرشد - خدا حضور کو سلامت رکھے مین اچھا ہون یہی اس معاملہ کی ناکامیابی میرے دلکو بہت صدمہ دے رہی ہے - افسوس میری وجہ سے فوج کو صدہا تکلیفین بھی اُٹھانی پڑین - بہت سی جانین بھی ضایع ہوئین اور پھر کچھ مطلب بھی نہ نکلا سب کا بُرا بھی بنا اور حضور بھی ناخوش"

بلیسیڈیا - "ہان مجکو اس امر کا افسوس تو ضرور ہے کہ بلا وجہ میرے بہت سے آدمیون کی جانین ضایع ہوئین لیکن اب اسکا ملال ہی کیا - جو ہونا تہا ہوا - کیا کیا جاے فتح شکست کسی کی اختیاری بات نہین"

ایٹیس - (اپنے دلمین) "یہ دلمین تو خدا جانے کیا کیا کہہ رہا ہوگا اور زبان سے

اسطرح کہا جاتا ہے (ولیمیسیڈیا سے مخاطب ہوکر) مگر کچھہ ہو جب تک مین اُنکا پتہ نہ لگا لونگا
اسوقت تک مجکو کسی طرح چین تو آ سکتا نہین مجھکو اپنی ناکامیابی پر سخت افسوس ہی۔
مین نے پوشیدہ طور پر اُن کا سراغ لگانے کے لئے بہت سے آدمیون کو انعام
و اکرام کا امیدوار بنا کر چارون طرف بھیجا ہے۔ کوئی نہ کوئی تو پتہ لگائے گا۔
بھاگ کر جائینگے کہان "

ولین ٹنی ان " اب یہ سب فضول ہے۔ وہ نہین مل سکتے، اور اس سے نتیجہ ہی کیا
ہی نہ اگر ملجاتے تو اُن کو اُنکی اس حرکت کی سزا دیجاتی آخیر نہ ہی۔ ہماری جو اصلی
غرض تھی وہ تو حاصل ہو گئی۔ اب ملک اور مال پر تو ہنوریا کی وجہ سے کوئی نقصان
نہین پہونچ سکتا "

ایشیس " (اپنے دل مین) یہ۔ اس کمبخت کو اپنے ملک اور مال ہی کا خیال
ہے بس اور کچھہ نہین۔ (کسیقدر بلند آواز سے) ہان حضور کا ارشاد بجا ہے مگر جناب
عالی یہ تو خیال فرمائیے کہ اتنی بات سے کس قدر بدرعبی ہو گئی اور کس قدر اندیشہ
لگا ہوا ہے "

ایشیس نے اپنے اس جملہ کو ابھی ختم بھی نہین کیا تھا کہ صدر دروازہ کی چلمن اٹھی
اور ولین ٹنی ان کی بی بی یوڈوکسیا اور اُس کی دونون مہ پارہ بیٹیان آکر داخل
ہوئین۔ جو بہت تعظیم اور تکریم کے ساتھ لی گئین۔ لیکن یہ عجیب بات تھی کہ ان کے
آتے ہی ایشیس کو کچھہ چپ لگ گئی۔ اس نے والی لڑکیون کی طرف ایک سرسری
نظر سے دیکھا اور پھر کچھہ اسطرح غور مین آگیا کہ گویا کسی بڑے امر اہم مین غور
کر رہا ہے۔ اسوقت اسپر بیخودی کی ایک قسم کی کیفیت طاری تھی۔ آنکھین
کھلی ہوئی تھین اور جسطرف دیکھہ رہا تھا دیکھہ رہا تھا گویا شیشے کی آنکھین تھین
جو کبھی طرف کو پھرتی ہی نہ تھین۔ پلکین اپنی حرکت بھول گئین تھین اور انکی پتلیون
سے نکلنے والا نور اسی انتشار کے ساتھ اسوقت نکل رہا تھا کہ سامنے کی کسی ایک
خاص چیز کے آس پاس اُس کا دائرہ نہین بنتا تھا گویا وہ دیکھتا سب کو تھا
مگر کوئی چیز اُسکو نظر نہین آتی تھی۔ یون دیکھنے مین تو یہ چپ تھا مگر یہ باتین
دلمین ہو رہی تھین " لاحول ولا قوۃ۔ اس سلطنت نے میری کچھہ قدر نہ کی۔

زراسی بات کا کسقدر بڑا طعنہ دیا اب اگر وہ نہ ملین تو مین کیا کرون - تدبیر کرنا میرا کام تھا اسمین مین سنے کچھہ کمی نہین کی - ان سے کسیطرح کی امید نہین رکھنی چاہیئے بانی فیس کے وقت کی خصومت اب تک ان کے دلون مین بھری ہوئی ہے - مصلحت اور کچھہ مجبوری سے انہون سنے اپنی سلطنت مین مجکو اسقدر دخیل ہونے دیا ورنہ یہ سب میرے جانی دشمن ہین - جانی دشمن "

اسکے بعد اُسکے ذہن مین کچھہ ایسے خیالات آئے جنکے راز دار رہنے کے لئے اس نے اپنے دل سے بھی کچھہ کہنا مناسب سمجھا اور تھوڑی دیر خاموش ہو کر کسیقدر غور مین آگیا اس حالت پر ابھی چند منٹ بھی نہ گذرے تھے کہ خدا جانے کیا خیال اسکے ذہن مین آگیا کہ کچھہ خوشی کے آثار اُسکے چہرے پر نمایان ہوئے اور اس سنے بہت دبی زبان سے یہ کلمے اپنے دل سے کہے " ہان ہان یہی ترکیب اچھی ہے سلطنت ہاتھ آسنے کا اگر کوئی طریقہ ہے تو یہی ہے - مجکو ضرور ایسا ہی کرنا چاہیئے " اور یہ کہتے ہی کہتے پھر اُسکے وہ خیالات جو اُسکے دل سے باتین کر رہے تھے اسی جگہ ٹھٹک کر خاموش ہو گئے

الیشیس کی یہ باتین بہت ہی بے ربط تھین اور اس کا مفہوم صاف طور پر کچھہ ذہن مین نہین آتا تھا لیکن ہان اسکی باتون سے اسقدر نتیجہ ضرور نکلتا تہا کہ وہ اٹلی کے تخت اور تاج کی فکر مین ہے -

پلیسیڈیا نے گو ابتک الیشیس سے اسکی پہلی دغابازیون کا کوئی عوض نہین لیا تہا اور نہ اُسکے دلمین اب اس قسم کا کوئی خیال باقی تھا لیکن اصل بات یہ ہی کہ وہ بد باطن آدمی جسکے دلمین خود چور ہوتا ہے کبھی کسی سے صاف ہو کر نہین ملتے اور ضرور موقع محل کے منتظر رہتے ہین - گو ہم ابھی یہ نہین کہتے کہ الیشیس کا یہ ارادہ کہان تک اٹلی کی سلطنت کو نقصان پہونچا سکتا ہے اور کہان تک نہین مگر ہان یہ تو ضرور کہینگے کہ جب ایکمرتبہ پلیسیڈیا کو الیشیس کے خبث باطن کا اندازہ ہو گیا تھا تو اُسکی احتیاط اور دور اندیشی کے لحاظ سے یہ نہایت ہی بے موقع تہا کہ وہ اُسپر پھر بھی کچھہ اعتبار کرے یا اُسکو اپنی سلطنت مین دخیل ہونے دے -

اُس صحبت مین بجز بے لطفی کے چونکہ کسی قسم کی اور کوئی دلچسپی نہ تھی اور جو تھا صورت تصویر چپ بیٹھا ہوا تہا اسوجہ سے یہ صحبت بہت ہی جلد برخاست ہو گئی اور یہان

سے اُٹھکر دوسرے کمرے مین چلی گئی۔ ایشیس ایوان خاص سے نکلکر ابھی اپنے مکان تک پہونچا بھی نہ تھا۔ سواری چلی جاتی تھی اور سلام کے لئے ہر شخص اپنا سر جھکا رہا تھا کہ ایک شخص نے سامنے بڑہکر بالکل غیر معمولی طریقہ سے سلام کیا جسمین گو ادب کا پہلو تو زیادہ ملحوظ نہ تھا مگر ہان اُسکے ذریعہ سے ایک خاص قسم کی خصوصیت پیدا ہوتی تھی۔ دیکھنے مین یہ شخص کسی قدر مسن معلوم ہوتا تھا لیکن نہ اسقدر کہ اعضا کی طاقت جوانی کا زمانہ نبکر نکل گئی ہو۔ اُسکے سر کے سپید اور سیاہ کھچڑی بال بتا رہے تھے کہ یہ دنیا کا گرم اور سرد اچھی طرح دیکھے ہوئے ہے اور زمانے کے انقلابات نے اِس کو بڑا تجربہ کار بنا دیا ہے۔ اسکے میلے لباس اور گردآلود چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کی نرم اور سخت زمینون کو طے کرتا ہوا ابھی کہین سے چلا آتا ہے اور اسی کے ساتھ اسکا قیافہ بھی یہ بتا رہا ہے کہ یقیناً یہ بہت چست اور چالاک آدمی ہوگا۔

ایشیس نے اسکی صورت دیکھتے ہی جسطرح اپنے گھوڑے کی باگ روک لی وہ بظاہر ایشیس سے مدمغ شخص سے کچھہ تعجب ہی نہ تھا بلکہ کسیقدر بدنما ہی معلوم ہوتا تھا مگر خدا جانے کیا بات تھی کہ اس نے بہت توجہ کے ساتھ اس سے پوچھا۔ "کب آئے؟"

وہی شخص "حضور ابھی چلا آتا ہون"

ایشیس "(بہت شوق کے ساتھ) کچھہ سراغ لگا؟"

وہی شخص "جی ہان۔ عرض کرونگا"

اسکے بعد پھر سواری چلی اور سواری کے ساتھ یہ بھی۔ سب دیکھنے والے حیران تھے کہ یہ کون شخص ہے جس سے ایشیس نے اسطرح باتین کین لیکن یہ ایک ایسا راز تھا کہ نوشتۂ تقدیر کی طرح اسوقت نہ کھلنا تھا نہ کھلا۔

مکان پر پہونچنے کے بعد ایشیس اِس شخص کو اپنے ساتھ لئے اپنی نشست کے اُس کمرہ مین پہونچا جو اِسوقت اسیطرح خالی تھا جسطرح کسی حرمان نصیب عاشق کا دل خوشی سے خالی ہونا چاہیئے۔ ہوا کہان نہین پہونچتی ہے لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ آواز پہونچانے کی ہوا چونکہ خود ہی قوت

ذریعہ ہے اسوجہ سے اسکو بھی غماز سمجھکر وہان سے نکال دیا۔ دروازے بند کردیے گئے۔ اور باتون کا سلسلہ شروع ہوا جس لب اور لہجے اور جس اخفا کے ساتھ یہ باتین کی جاتی تہین وہ بہت ہی اندیشہ ناک تہا اور بدگمانی کے ساتھ سنائی آنے والے خیالات بجز حیرانی اور ازدیاد شوق کے اور کوئی خبر کان تک نہین ہونچنے دیتے تہے۔ ایسی حالت مین اس کمرہ کی وہ رہی سہی ہوا ان کے آہستہ آہستہ ہونے والی باتون مین سے کچھہ متفرق الفاظ کہین کہین سے چرا کر ہمارے کان تک ہونچا دیتی تہی جس نے اسوقت خلا کو بے طرح ثابت ہوتے جاتے دیکھکر اپنے اجزا مین تخلخل پیدا کردیا تہا۔ اُن الفاظ مین سے جو الفاظ سب سے زیادہ ہماری سمجھ مین آئے ہین وہ جان اور ہنوریا کے نام ہین اور اسی اعتبار سے یہ خیال ہوسکتا ہے کہ اس احتیاط کے ساتھہ یہ ہونے والی باتین شاید اُنہین دونون کے متعلق ہی ہون لیکن ہمارے حواس اسوقت درست نہین ہین ہمارا خیال اس قابل نہین ہے کہ اس پر کچھہ بھی اطمینان کیا جائے۔ ہمارے دل مین جان اور ہنوریا کی محبت سے جو بے طرح ہمارے دل کو مسل رہی ہے۔ ہمارے دماغ مین اُنکا خیال ہے اور خیال کے ساتھہ اُنکی یاد۔ انہین کی آواز ہمارے کانون مین بھری ہے۔ انہین کی صورت ہماری آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے اور اس بنا پر جائز ہے کہ اسوقت اُن کے نام سُننے مین ہمارے کانون کو دہوکا ہوا ہو اور یہ باتین کرنے والے کچھہ اور ہی کہہ رہے ہون۔ لیکن اِن باتون مین یہ کیسا اثر ہے کیا بات ہے کہ اُنکو سُنکر ایٹلیس کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے آثار نمودار ہوتے آتے ہین اور اسکا چہرہ بھی اسوقت غیر معمولی مگر ہلکی سرخی کے ساتھہ بشاش بشاش معلوم ہوتا ہے۔ گو وہ احتیاط کے خیال سے اپنی آواز کو بلند نہین ہونے دیتا مگر جوش مسرت اسوقت اسکے دلمین بھرا ہوا ہے اُس سے تنگ آکر یہ جملے کبھی کبھی اُسکی زبان سے نکل ہی جاتے ہین "واہ اب کیا ہے۔ اسی ذریعے سے سب کام بنجائینگے وہ عوض لیا ہو کہ یاد ہی کرین۔ اُنکا بھی پتہ چلجائے تو پھر لطف دیکھئے۔ مگر اُنکا خدا اب جانے کہان ہین"

یہ وہ بے ربط جملے ہین جو اسکی اول سے آخر تک کی گفتگو مین کہین کہین درمیان سے

سُننے لگے لیکن اب الیشیس کی یہ کیفیت تھی اگر کسیوقت تو اُسکے چہرے پر سے اتنا مسرت پیدا ہوجاتی تھی اور کبھی اُسکے چہرے کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اچانک پیدا ہونے والے سوچ اور غور سے بلائے ناگہانی کی طرح اسکے اس خون کو مُنہ لگاکر چوس لیا تھا جسکو جوش مسرت نے اسکے چہرے کی اُس جلد کے نیچے ایسی لہریں لینے کیلئے بھیجا تھا جسکو رومی آب و ہوا کے فیض بخش اثر نے نازک اور نازکی کے ساتھ بہت سپید پیدا کیا ہے مگر یہ امر تعجب کی بات تھی کہ یہ نیا شخص جلدا جانے کیا کہدیتا تھا اور اسکی تقریر میں کیسا اثر تھا کہ اسکے ایک لفظ کے کہدینے سے ہی فوراً الیشیس کے اُس سوچ میں کمی آجاتی تھی اور مسرت کی نہ چھپنے والی نشانیاں بتادیتی تھیں کہ جو مشکل ابھی اس کے ذہن میں آئی تھی وہ آسان ہوگئی۔

تھوڑی دیر تک تو ان دونوں میں خوب چھنتی رہی اور پھر وہ شخص کچھ اسطرح رخصت ہوکر یہاں سے چلا گیا کہ گویا کہیں دور کا عزم رکھتا ہے۔ ہاں جاتے وقت کا اسکا یہ آخری جملہ بہت توجہ کے قابل تھا کہ "اب میں جاتا ہوں اور وہاں سے انکے نکال لانے میں جو جو تدبیریں مجھسے ہوسکتی ہیں عمل میں لاتا ہوں۔ لیکن فوجی مدد اور کمک سے آپ غافل نرہیں" اسکے چلے جانے کے بعد تجسس اور کوشش سے اب ہمکو معلوم ہوا کہ یہ شخص اُنھیں لوگوں میں سے تھا جنکو الیشیس کمبخت نے جان اور ہنوریا کے پتہ لگانے کے لئے بہت مخفی طور پر روانہ کیا ہے اور اب جو ہم انکے اسیقدر جملوں کو ایک دوسرے سے ربط دیتے ہیں تو گو کوئی اب بھی یقینی امر سمجھ میں نہیں آتا ہے مگر پھر بھی الیشیس کی خوشی اور اپنی طبیعت کا انتشار دیکھکر جان اور ہنوریا کی نسبت طرح طرح کے بُرے اندیشے ذہن میں آتے ہیں اور دل کانپ جاتا ہے۔

الیشیس خوش خوش بیٹھا ہوا ہے اور آپ ہی آپ اپنے دل سے یہ باتیں کر رہی ہیں" ہنوریا اگر ملگئی تو پھر جان کا ملنا کیا مشکل ہے جہاں وہ ہونگے ہنوریا کی خبر وہاں کشاں کشاں انکو لے ہی آئیگی یہاں آ سئے اور پھر کہاں جاسکتے ہیں۔ بس اس سے اچھا اور دوسرا ذریعہ ملکہ اور ویلین ٹنی ان کے دل خوش کرنے کا نہیں ہوسکتا ہے اور شاید یہی ایک ایسا موقع ہوگا جسمیں میں اپنے ازدل عزیز بڑے بیٹے کے لئے ملکہ کی بڑی پوتی کی درخواست کروں اور وہ اسی خوشی میں میری اس خواہش کو پورا بھی کریں

اگر یہ نسبت اُنہون نے منظور کرلی تو پہر کیا ہے وہ سب تمنائین حاصل ہوجائینگی جو عرصہ سے دلمین تو تھین مگر اب تک انکو ظاہر ہونے کا موقع نہین ملا تہا۔ لیکن ہنوریا کا ملجانا شرط ہے (خود ہی) لیکن یہ شخص بہت ہوشیار ہے۔ اِسکے مکر اور فریب کے چلتے ہوئے تیر کبھی خطا نہین کرسکتے۔ کسی نہ کسی ترکیب سے ضرور نکال لائے گا۔ پلیدیا کی کمبختی نے تو خود ہی اسکو آفتاب لب بام کردیا ہے آج مری کل دوسرا دن۔ رہا ولین ٹنی ان اور انکی بیوی یوڈوکسیا انکو مے نوشی کی کثرت نے آئے دن کا بیمار بنا رکہا ہے یقیناً بہت جلد انکا بھی خاتمہ ہوجائیگا اور پہر بجز یوڈوکسیا کی بڑی صاحبزادی کے اور کوئی اس تخت و تاج کا مالک معلوم نہین ہوتا اگر انہون نے اِس نسبت کو منظور کرلیا تو پہر کیا ہے یہ تخت اپنے ہی قبضہ مین ہے"

ایشیس کی یہ ایک مجذوبانہ بڑ تھی جسکو وہ اس بیخودی کے عالم مین اپنے دل سے کہہ رہا تہا جو اسکی نئی نئی خواہشون اور امیدون نے اسکے دلمین پیدا کردی تھی۔ گو اسکے یہ خیالات بظاہر ایک ایسے آدمی کے خیال تھے جسکے دماغ مین خلل اور عقل مین فتور آگیا ہو۔ اور ایسا خیال کیا جاتا تہا کہ تھوڑی ہی دیر مین یہ سب خیالات خام اسکے دل سے نکل جائینگے مگر نہین یہ سب خواہشین بہت مضبوطی کے ساتھ اسطرح اسکے دلپر قبضہ کئے ہوئے تھین کہ کسیطرح اِسکے دل سے نہ نکلین اور اب وہ رات دن انہین فکرون مین مشغول ہے۔

چھٹا باب

غیبی مدد

رات دن گردش مین ہین سات آسمان
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائین کیا

صبح ہے اور مشرق کی طرف سے ابھی ابھی نکلنے والے آفتاب کی سرخی مائل چمکدار کرنیں

اپنا چہل بل کھاتی ہوئی اس وقت دریاے سین کے اس حصے پر عجیب لطف پیدا کر رہی ہین جو پیرس کے جنوبی طرف سے بہتا ہوا اوس طرف نکل گیا ہے جو زمانہ حال مین آبنائے انگلشیہ کے نام سے نامزد ہے۔ کرنون کا کسی کی شرمیلی نگاہون کیطرح جھجھک جھجھک کر سطح آب پر گرنا لہرونکا کسی مٹے ہوئے عاشق کی طرح اُنکو اپنی گود مین لینا چلتے ہوئی ہوا کا بگڑ بگڑ کر دو کنا۔ اس ہوا کی بیطرح لگاڈ ین اور لگاوٹون کے ساتھ دست اندازیان یکھ دیکھکر پانی کا مضطربانہ اُچھلنا اور انھین جھکولون کے ساتھ ان کرنون کا تلملاتے ہوئے نکلجانا۔ ہاے بے اختیار اوسی حالت کو یاد دلائے دیتا ہے کہ کوئی حسین کسی اپنے چاہنے والے کے آغوش سے مچلکر نکل گیا ہو۔ جنوبی ساحل کیطرف دور دور تک ریگستانی میدان ہے جسمین ریگ کے ذرے اسوقت بڑے لطف کے ساتھ چمک رہے ہین۔ شمالی ساحل کیطرف پیرس کی عالیشان اور بلند عمارتون کے اونچے اونچے مینار اور سپید سپید منڈیرین نظر آتی ہین۔ غربی سمت مین جنگل کا سلسلہ ہے جو جنوباً شمالاً پھیلتا چلا گیا ہے اور آفتاب کی وہی کرنین جنمین اب سرخی کی جگہہ ہلکی ہلکی زردی باقی رہگئی ہے اس جنگل کے درختون کے ہرے ہرے پتون تک پہونچکر اونکی تیز کاہی رنگت مین کچھ اور ہی لطف پیدا کر رہی ہین جنگل پھول رہا ہے اور پھولون کی طرح طرح کی خوشبوئین اسوقت کی چلنے والی نسیم سحر لیے ہوے بڑی آزادی کیساتھ چارونطرف پھیر رہی ہین یہ وقت ہے۔ یہ مقام۔ یہ سمان اور جنوبی ساحل کیطرف سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اس طرف آرہا ہے۔ کون ہے؟ کوئی گھوڑے پر سوار معلوم ہوتا ہے لیکن کچھ اسطرح گھوڑے پر بیٹھا ہوا ہے کہ گویا کسی بات کی اسکو اسوقت خبر ہی نہین۔ یہ آنے والا سوار اس طرف آتے آتے ساحل کے پاس پہونچکر بہت جلدی کے ساتھ اپنے گھوڑے پر سے اوتر پڑتا ہے پیار سے اپنے گھوڑے کی گردن پر تھپکیان دیتا ہے اور پھر اوسکو پانی پلا کر اپنے منہ ہاتھ دھونے مین مشغول ہوتا ہے۔ گو صبح کے لحاظ سے یہ خیال ہوسکتا تھا کہ ابھی کچھ اسنے کھایا پیا نہوگا اور اُسکے جسم کی وہ عارضی گرمی بھی جو قطع مسافت نے اُسکے اعضا مین پیدا کر دی تھی ابھی باقی ہوگی مگر ایسی حالت مین نہار منہ پانی پینے کی مضرتون پر اس کی جلدی اور پیاس نے مطلق اسکے خیال کو اس طرف نہین جانے دیا اور پانی پینے کے بعد وہ دریا کے ایک اونچے کگارے پر چپ بیٹھ گیا۔ دونون ہاتھون سے سر تھام لیا اور پانون نیچے لٹکا دیئے۔ اسکے چہرے کی جمی ہوئی گرد اور غیر معمولی سیاہی کے غالب آجانے نے گو اوس کے بشرے

گو بالکل بدل دیا ہی مگر کچھہ ہو ہمنے اوسکو پہچان لیا ہے اور اچھی طرح سے پہچان لیا - یہ ہمارے دوست کا رفیق میکیمس ہے - این اگر یہ یہان کہان ؟ یہ تو ہنوریا کی ہمراہی مین تھا کیا کم نصیب مگر بیچاری ہنوریا کے مقدر نے اس سے بھی اوسکو جدا کر دیا ؟ آہ - اب تو کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ، بیشک جدا کر دیا - ورنہ یہ اسطرح تنہا کیون مارا مارا پھرتا اور اگر یہ سمجھین کہ اس کا یہان اسطرح پہونچنا اتفاقی طور پر ہوا ہوگا تو گویہ بات ہمارے اضطراب دل کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہین ہوتی مگر خیر آئیے اِسکے پاس تو چلین - شاید کوئی بات معلوم ہی ہو جائے دریا کا وہ صاف اور شفاف پانی جسمین پانی کی زیادتی سے ایک قسم کی ہلکی ہلکی نیلاہٹ پیدا کر دی ہے ہوا کے تھپیڑون سے بڑے لطف کے ساتھ اسکی آنکھون کے سامنے موجین لے رہا ہے مگر یہ اپنے خیالات مین کچھہ ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ آنکھ اوٹھا کر بھی نہین دیکھتا - یہ ہے اور اسکا منتشر خیال - گھبراہٹ کے ساتھ ہر طرف ذہن جاتا ہے اور مایوس پھر آتا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لیجاتی ہین اور پھر اسطرح اپنے دل سے باتین ہوتی ہین " ہا - کیا کیا کرون - کہان جاؤن - ساری دنیا کی تو خاک چھان آیا - مگر نہ وہی حضرت ملتے ہین اور نہ کہین شاہزادی صاحبہ کا پتہ چلتا ہے - کس عذاب مین جان پڑی ہے - کچھہ نہین معلوم شاہزادی صاحب کو کون اسطرح دفعتہً لیگیا - بس اتنی ہی دیر مین کہ مین لڑائی کی کیفیت دیکھنے لگا اور ادہر وہ غائب کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ وہ کدھر گئین "

ایپی نائن کے عین درّے پر تو لڑائی ہی ہو رہی تھی - بھلا اسطرف سے کون آسکتا تھا ؟ جنوب کی طرف دریا تھا - شمال کی طرف پہاڑ تھا اور آلپس کے اس طرف کوئی انکا حریف ذہن مین نہین آتا - اور حریف بھی سہی تو اسوقت کسی کو اون کے وہان آنے کی خبر ہی کیا تھی جو گھات مین وقت کا منتظر ہی بیٹھا ہوتا اونکی تلاش اور جستجو مین بجز اسکے اور تو کچھہ حاصل نہین ہوا کہ جان بھی ہاتھ سے گئے - ہا - افسوس ! خدا جانے خراب خستہ افتاد کہان پھر رہے ہونگے اور کس حال مین ہونگے - پروشیا کی طرف کچھہ کچھہ اُنکے جانیکا قصد معلوم ہوتا تھا وہان نہ ملے - اب اس طرف آیا ہون دیکھئے یہان بھی ملتے ہین کہ نہین - عجب نہین جو انکا گھبرایا ہوا خیال کشان کشان اون کو اٹلی لیگیا ہو (ٹھنڈی سانس لیکر) خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو بڑا ہی غضب ہوا - وہان پہونچکر پھر اونکی جان کا خدا ہی حافظ ہے " یہ باتین کرتے ہی کرتے اُسکے دل کا اضطراب بڑہا - آسمان کی طرف مُنہ اُوٹھا کر دو چار ٹھنڈی

سانسین لین اور پھر سر جھکا کر کچھ ایسے سناٹے مین آگیا جسنے دیر تک اُسکو ایک قسم کی بیخودی مین مبتلا رکھا - میکسمس کی بابت ابتک ہمارا یخیال تھا کہ وہ شاہزادی ہنوریا کے ساتھ ہے اور یہی ایک ایسا خیال تھا کہ جبکی وجہ سے ہمکو اس امر کی کچھ کچھ امید ہوسکتی تھی کہ اگر ہنوریا ابتک صحیح سلامت ہے اور وہ اپنے لیجانے والون کے پنجۂ ظلم سے رہا ہوسکتی بھی ہے تو میکسمس اپنے امکان بھر اُسکی رہائی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھیگا اور شاید وہ کامیاب بھی ہوجائے مگر وہ آج یہ امید بھی جان کی تمناؤن کیطرح ہمارے دل سے گئی اور اس طرح سے گئی کہ اب پھر آنے کی امید بھی نہین - اب پیاری ہنوریا تیرا خدا ہی حافظ ہے - بالڈنک وہان مارا گیا - تھیاڈ سے اس طرح مفارقت ہوئی اور میکسمس کا یہ حال ہو اب تیرے پاس کون ہے - تو ہے اور ایک ایلی ہزار دن صدمے ہین اور لاکھون دشمن کوئی مرد کی صورت نہین - دو عورتین اور عورتین بھی وہ جن کا دل قابو مین نہین کیا ہوسکتا ہے! آہ جس جگہ تو ہوگی اب وہان سے تیری طرح تیری خبر بھی نہ نکلیگی میکسمس ابتک اُسی طرح چپ بیٹھا تھا - دریا کی لہرین لہرون مین کرنین اور کرنونکا عکس پانی سے اوٹھ اوٹھکر جھلملاتا ہوا اس کے سامنے سے دریا کے کنارے پر گر رہا تھا مگر یہ سنہریان ہرگز ایسی نہ تھین کہ میکسمس کی آنکھون پر کچھ بھی اپنا اثر کرتین اور وہ آنکھ اوٹھا کر ذرا بھی ان کی طرف دیکھتا - اس کی آنکھون کے سامنے حسرت اور افسوس کے لق ودق صحرا تھے جن مین اسکی نظر بھٹکتی ہوئی پھر رہی تھی اور اس کا سر اسی طرح جھکا ہوا تھا جسطرح انتہائی درجہ کے مغموم آدمی کا جھکا ہونا چاہیئے کہ یکبارگی کچھ آہٹ پیدا ہوئی -

یہ آہٹ چند آدمیون کے آنے کی تھی جو گھوڑون پر سوار تھے اور یہ سب شمال کیطرف سے بہت آہستہ آہستہ اپنے گھوڑون کو اسی طرف لئے آتے تھے - گو انکے آنیکی آہٹ نے میکسمس کی نظر کو بے اختیار ایک مرتبہ اُنکی طرف اوٹھا ہی دیا مگر یہ اپنے خیالات مین اس وقت کچھ ایسا اُلجھا ہوا تھا کہ اسنے اپنا سر پھر فوراً جھکا لیا - ان آنے والون کی تعداد تخمیناً سو آدمیون کے قریب تھی جو بالکل مسلح تھے اور فرانس کا فوجی لباس اُن کے زیب تن تھا - ان سب کے آگے آگے ایک معزز شخص کا گھوڑا تھا جسکے سر پر شاہی تاج دھوپ مین جگمگا رہا تھا اور اسکا آہستہ آہستہ گھوڑے کو لے چلنا

یہ امر بتا رہا تھا کہ شاید صبح کی وہی ٹھنڈی ہی ٹھنڈی ہوا کھانے کے لیے یہ اس وقت گھر سے نکلا ہے جسکو ساری دنیا والے دل سے زیادہ عزیز رکھتے ہین مگر افسوس ہمارے ہندمین اسکی قدر نہین۔ وہ اسیطرح آہستہ آہستہ اپنے گھوڑے کو اسطرف لیے آتا تھا اسکی آنکھین دریا کا لطف اوٹھا رہی تھین کہ یکبارگی اس کی نظر میکسمس پر پڑی میکسمس کی وضع چونکہ اہل فرانس سے بالکل ملتی ہوئی نہ تھی اس وجہ سے اسکو اپنے سوارونسے مخاطب ہوکر میکسمس کی بابت کچھ پوچھنا پڑا لیکن اس وقت تک ہمارے دوست کے رفیق سے چونکہ کوئی واقف نہ تھا اسوجہ سے سب نے اپنی لاعلمی بیان کی اور فوراً ایک سوار میکسمس کی طرف اس لئے بھیجا گیا کہ وہ اوس کا حال دریافت کرے گو ان لوگونمین اور میکسمس مین اب ساٹھ ستر قدم سے زیادہ فاصلہ نہ تھا لیکن میکسمس دریاے فکر مین اس وقت کچھ ایسے غوطے کھا رہا تھا کہ اسکو اسوقت تک ان لوگون کیطرف توجہ نہ ہوئی جبتک اس طرف سے ایک سوار گھوڑا دوڑاتا اسطرف نہین بڑھا میکسمس اب رکاب مین پاؤن دیکر اپنے گھوڑے پر سوار ہی ہوا چاہتا تھا کہ اس جانے والے سوار نے قریب پہونچکر فرنچ زبان مین اس سے کہا "تم کون ہو؟" جسکے جواب مین میکسمس نے اپنی زبان مین کہا "ہم نہین سمجھے"

اب عجیب لطف ہے جو یہ کہتا ہے اس کو وہ نہین سمجھا اور جو وہ کہتا ہو اسکو یہ نہین سمجھتا آپسمین زق زق بق بق ہو رہی ہے اور ایک دوسرے کا مطلب نہین سمجھتا بالآخر فرانسیسی سوار نے اشارے مین اس سے کہا "تم وہان تک چلو" اور یہ اسکے ساتھ ساتھ ہو لیا۔

میکسمس اب اپنے گھوڑے پر سوار اس طرف جا رہا ہے اور دل مین کہتا جاتا ہے "معلوم نہین یہ کون شخص ہین۔ مجھکو کس لئے بلایا ہے اور میرے ساتھ کیا سلوک کرینگے لباس تو فرانسیسیون کا ایسا معلوم ہوتا ہے عجب نہین جو یہ رہنے والے بھی یہین کے ہون اور خدا جانے یہ کون شخص ہے جس کا گھوڑا سب کے آگے آگے ہے اوضع سے تو کوئی بڑا معزز شخص معلوم ہوتا ہے۔ سر پر تاج بھی ہے۔ کیا عجب ہے کہ یہ یہان کا بادشاہ ہی ہو یا اس کا کوئی عزیز یہ کمبخت سوار کسیطرح میری زبان ہی نہین سمجھتا ورنہ جان کا حال اسی سے پوچھتا۔ شاید کچھ اسی کو معلوم ہوتا مگر اسکا الزام اسپر کیا ہو یہ خطا تو اپنی ہے کہ فرنچ زبان سے

واقفیت نہین۔ بیشک انسان کیلئے یہ بہت ضروری بات ہی کہ مختلف زبانون سے واقف ہو۔
علی الخصوص ایک ایسے شخص کے لئے جسکو دور دراز سفرون کی اکثر ضرورت پیش آتی ہی "
مختلف زبانون کے نہ سیکھنے سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین اوس کے اعتبار سے ہم اسوقت یہ تو
نہین بتا سکتے کہ فرنچ زبان کا نجاننا اس وقت میکسمس کے حق مین کہان تک مفید اور مضر ہوا
اُسکے حق مین تو اتفاق سے مفید ہی ہوا لیکن ہان ہم اُن متعصب لوگون کو جو غیر قومون کی
زبان سیکھنے کے مخالف ہین یہ امر ضرور روکنا چاہتے ہین کہ میکسمس کے لئے فرنچ سے
واقف ہونے کی اسوقت کسدرجہ ضرورت تھی۔
میکسمس اسی فکر مین غلطان پیچان چلا جاتا تھا کہ یہ کون لوگ ہین اور یہ معزز شخص کون؟
کہ درمیان کا فاصلہ ختم ہوگیا اور اب یہ اوس شخص کے روبرو کھڑا ہے جسکے رعب اور ہیبت
نے اسوقت اسکے دل مین ایک اختلائی کیفیت پیدا کردی ہے اس معزز شخص نے اسکو
سر سے پیر تک ایکبار دیکھکر اُسی سوار سے اسکا حال پوچھا جو اوسکے پاس پہلے بھیجا گیا تھا
لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اسکی زبان کسی کی سمجھ مین نہین آتی تو اوسنے خود ہی اپنی افرنجی زبان
مین میکسمس سے پوچھا "تم کون ہو اور کس ملک کے رہنے والے ہو"
میکسمس (لٹین زبان مین) میرا ناقص علم اس زبان کے جاننے سے عاجز
ہے اور اس وجہ سے مین کچھ نہین سمجھ سکتا کہ اپنے کیا فرمایا اور مجھکو اسکے جواب
مین کیا کہنا چاہیئے"
وہی معزز شخص (اپنے دل سے) ہون معلوم ہوا۔ رومی شخص ہی۔ فرنچ نہین جانتا
اسکی لٹین زبان ہے (اسی کی زبان مین اس سے گفتگو کرنا چاہیئے) (میکسمس سے لٹین مین)
کیا تم روم کے رہنے والے ہو؟"
میکسمس "جی نہین میرا وطن افریقہ ہے مگر میری عمر کا بہت بڑا حصہ جس مقام پر گزرا
وہ روم ہی کی سرزمین ہے"
وہی شخص "تمھارا نام۔ اور یہان تمھارا کسطرح آنا ہوا"
میکسمس "جناب اس گمنام کو میکسمس کہتے ہین (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا
عرض کرون یہان کس طرح آنا ہوا۔ بس یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آب و دانہ کی کشش لے آئی"
یہ عام قاعدہ ہی کہ جب کوئی کیسکی تلاش مین حیران و سرگردان پھرتے پھرتے بہت بڑی

کوشش کے بعد کسی ایسے مقام پر پہونچتا ہی جہان اس کی امید بہت قوی ہوتی ہے لاسردی دیکر اسکو لیگئی ہو تو وہان پہونچکر سب سے پہلے اسکو یہی فکر ہوتی ہی کہ کسیطرح جلدی یہ معلوم ہوجائے کہ جسکے لئے مین نے یہ سب مصیبتین اٹھائی ہین وہ یہان ہے بھی کہ نہین میکسمس کو اُسکے دل نے بے اختیار فوراً اس امر پر مجبور کر دیا کہ وہ جان کی نسبت اوس سے سوال کرنے اس نے پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ اس طرح شروع کیا "میرا خیال ہے کہ شاید آپ یہین خاص پیرس کے عمائدین سے ہونگے اگر میرا خیال صحیح ہے تو مین اس امر کی اجازت چاہتا ہون کہ کچھ آپ سے دریافت کرین"

وہی شخص "(بے پروائی کے ساتھ) پوچھو کیا پوچھنا ہے"

میکسمس "مین اٹلی کے سپہ سالار مسٹر جان کی تلاش مین یہان تک آیا ہون - اگر آپنے یہان اُن کے آنے کی بابت کوئی خبر سُنی ہو تو مہربانی فرماکر مجھکو بھی مطلع فرمایئے مین آپ کا نہایت مشکور ہونگا"

وہی شخص "کون مسٹر جان؟ بانی فیس گورنر افریقہ کے صاحبزادے"

میکسمس "جی ہان - جی ہان - وہی وہی" اور فوراً اس کے چہرے پر کچھ خوشی کی نشانیان ظاہر ہوئین اور گویا اوسکے دل نے اُس کو کچھ آسرا دلاکر اس امر کا کچھ کچھ امیدوار کیا کہ جان یہان ہے اور یہ معزز شخص اُس سے واقف بھی ہے مگر آہ یہ ایک ایسی خوشی تھی جسکو دنیا کے انقلابات مین اسی طرح قیام نہ تھا جسطرح اس سے پہلے ہنوریا سے ملنے کی جان کو دو دن کے لئے خوشی ہوگئی تھی میکسمس بہت خوشی کے ساتھ اس امر کی انتظار ہی مین تھا کہ دیکھین اب یہ شخص جان کی نسبت کیا خوشخبری سناتا ہے کہ پھر اوسی معزز شخص کے ہونٹھ ہلے اور اوسکی زبان نے یہ جملہ ادا کیا "نہین - وہ یہان نہین آئے اور اگر آئے بھی ہون تو ہمارے علم مین نہین کیون - کیا وہ اٹلی مین نہین ہین"؟

یہ سُنتے ہی میکسمس کا چہرہ فق ہوگیا - سناٹا گزر گیا - اسکی آنکھین بند ہوگئین اور اسی حال مین اسنے دیکھا کہ ابھی دم بھر کی آئی ہوئی مسرت بڑی بے رحمی کے ساتھ اسکے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کئے دیتی ہی - اسنے یہان تک آنے مین جسقدر تکلیفین اوٹھائی تھین وہ سب اسوقت اسکو خاک مین ملتی ہوئی معلوم ہوئین - اس کا دل ٹوٹ گیا ہمت پست ہوگئی - حوصلے سُست ہوگئے اور اسنے اس طرح اپنے دل سے کہا - یہان کا بڑا آسرا تھا - لیجئے یہان بھی

مطلع صاف۔ وہی زمین وہی آسمان اور وہی آسمانکی دل دکھانے والی گردشین۔ اب کیا امید کرنی چاہیے۔ کچھ نہین۔ مگر نہین۔ اسطرح قطع امید نہین کرنی چاہیے جائز ہی کہ انکے یہان آنی کی انکو خبر نہو۔ بہر حال ایک شخص کے کہدینے پر مایوس نہونا چاہیے لیکن یہ شخص جان سے واقف ضرور ہے (اوسی شخص سے مخاطب ہوکر) کیا آپ سے اُن سے ملاقات ہے۔

وہی شخص "نہین۔ ملاقات تو نہین ہے۔ مگر ہان جانتا ضرور ہون"

میکسمس "جناب کا اسم مبارک ؟"

وہی شخص "اس سے آپ کو کیا مطلب۔ اور ایسی ابھی جلدی کیا پڑی ہی معلوم ہو جائیگا"

میکسمس "نہین مجکو اُن حضرات سے ضرور واقف ہونا چاہیے جنکو جان سے کچھ بھی تعارف ہو۔ اور اوس کے علاوہ اب مین دیکھتا ہون کہ آپکی شان و شوکت۔ آپ کی عظمت اور جلال نے اب میرے دل مین بیطرح رعب پیدا کرنا شروع کیا ہی اور ساعت بساعت مجکو اس امر کا خوف ہوتا جاتا ہی کہ اس لاعلمی کیوجہ سے کہین ایسا نہو کہ کوئی کلمہ آپکے مرتبے اور شان کے خلاف میری زبان سے نکلجائے اور بعد کو اوسکی ندامت ہمیشہ کیلئے شرمندہ بناکر میری آنکھین بھی آپکے سامنے ہونے دے"

وہی شخص "(مسکراکر) گو اب آپ کی آزادانہ گفتگو کا لطف جاتا ہی مگر خیر بتائے دیتا ہون میرا نام سیرودلیس ہے"

"یہ ملک فرانس کا بادشاہ اور اُس باپ* کا بیٹا ہی جو اپنے بالونکی خوبصورتی کیوجہ سے ہمیشہ تعریف کی دنیا مین یادگار بلکہ ضرب المثل رہیگا"

سیرودلیس کا نام سنتے ہی میکسمس کانپ گیا۔ ندامت سے آنکھین نیچی کرلین۔ خوف سے سر جھک گیا۔ جسنے گھوڑے کی گردن تک پہونچکر اس تعظیمی سجدے کو بھی ادا کر دیا جسکا ادا کرنا اُس زمانہ مین سلاطین کے سامنے ایک بہت ضروری امر سمجھا جاتا تھا میکسمس فوراً گھوڑے سے اوتر پڑا۔ سلطانی رکاب کو بوسہ دیا اور ہاتھ جوڑکر اس طرح عرض کرنے لگا۔ مجھسے بڑی غلطی ہوئی میری لاعلمی نے مجھکو ایسا بڑا دہوکا دیا کہ جسکی تلافی شاید مجھسے کبھی نہین ہوسکتی اور اسکے پاداش مین جو سخت سے سخت سزا میرے لئے تجویز کیجائے مین اوسکا مستحق ہون بادشاہ کا خوف اس قسم کی باتین کرنے پر گو میکسمس کو مجبور کر رہا تھا مگر اب اسکو جان کے یہان ہونیکا بالکل یقین آگیا تھا۔ آہ اسکا دل اس کے قابو مین نہ تھا اور اسکی آنکھون سے نکلنے والے وہ آنسو جو

* کلوڈین نام تھا جو ۲۸ء مین تخت نشین ہوا اور ۴۸ء مین فوت ہوا۔

جان کے نہ ملنے کی وجہ سے بہت بے اختیاری کے ساتھ اسکے چہرے پر بہ رہے تھے میروویس کو اس امر کا یقین دلا رہے تھے کہ اُسی بے ادبی کی ندامت اسکو اسطرح آٹھ آٹھ آنسو رُلوا رہی ہے۔ میروویس نے جلدی سے اُسکا جھکا ہوا سر اپنے ہاتھ سے اُٹھایا اور اُسکی تشفی دینیوالی عنایت آمیز گفتگو مین اُسکے رونیکا تار توڑ کر اسکو اس امر کی اجازت دی کہ وہ پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو۔

چونکہ اب آفتاب اونچا ہو گیا تھا اور دھوپ مین کسیقدر حدت بھی آچلی تھی اسوجہ سے بادشاہ نے اپنے گھوڑے کی باگ ایوان سلطنت کیطرف پھیر دی اور اُسی کے ساتھ سب نے میکسمس بھی ساتھ ساتھ مگر کچھ پیچھے ہٹا ہوا چلا جاتا تھا جسکے چہرے سے ناکامیابی کا بڑا بھاری رنج عیان تھا۔ اُداسی چھائی ہوئی تھی اور بالکل چُپ چاپ تھا کہ میروویس نے اوس سے متوجہ ہو کر کہا "آپ سے اور مسٹر جان سے کیا تعلق ہے"

میکسمس "حضور مین اُنکا ایک ادنیٰ درجہ کا خادم ہون۔ یہ تعلق کیا مگر ہان اُنکی عنایتین میرے حال پر بہت تھین جو مجکو اب یاد آ آ کر اُنکی تلاش اور جستجو کیلئے اسطرح حیران اور پریشان جابجا لئے پھرتی ہین"

میروویس (حیرت کے لہجے مین) تو کیا اب اُنکا کہین پتہ نہین۔ بالکل مفقود الخبر ہین آخر گئے کہان ؟"

میکسمس "جناب عالی۔ وہ تو سلطنت اٹلی سے کنارہ کش ہو کر اسی سلطنت کیسایہ مین پناہ لینے آتے تھے کہ جینوا کے میدان مین ایطالیہ کی فوج نے ان کو گھیر لیا۔ لڑائی ہوئی اور گو جان کی فتح بھی ہوئی مگر پھر وہان سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا ہوے اور کہان گئے"

میروویس "فتح حاصل ہونیکے بعد اسطرح دفعتاً اُنکا غائب ہو جانا ایک بہت تعجب خیز واقعہ ہے اور اس سے زیادہ ایطالیہ سے اُنکی کنارہ کشی اور کنارہ کشی کے بعد پھر سلطنت اٹلی کی فوج کشی"

میکسمس "بیشک خداوند عالی کا تعجب بجا ہے لیکن اسکی ایک خاص وجہ ہے جسکو کسی وقت مین تنہائی مین عرض کرونگا مگر ہان مفقود الخبر ہو جانا یہ ضرور ایک ایسی حیرت انگیز بات ہے کہ روح القدس ہی اس حیرت کو دفع کرے تو شاید دفع ہو ورنہ یون تو امید نہین" اور اس قدر کہنے کے بعد میکسمس خاموش ہو گیا جسکا سبب کچھ تو اُسکا وہی افسوسناک جملہ تھا جسکو اس نے ابھی ختم کیا تھا اور اسکا دل مسلنے والا اثر ابھی باقی تھا اور کچھ اسکا باعث یہ تھا کہ وہ جان کے واقعی حالات کے بیان کرنے اور نکرنے مین اپنے دل سے مشورہ کر رہا تھا۔ مختلف خیالات اسکے ذہن مین آتے تھے اور

یہ اکثر پوچھا ہوا تھا کہ ہیرودیس نے پھر کہا کہ میرے ساتھ کے سواروں میں سے کوئی بھی
یقین نہیں جانتا ہے ۔ حال بیان کیون نہیں کرتے ۔"

اب ہیرودیس کے اسقدر اصرار کرنے کے بعد میکسمس کو اس امر کا موقع نہ تھا کہ وہ اس
تذکرے کو کسی دوسرے وقت پر اٹھا رکھتا یا ایک رازداری کی عمدہ صفت سے
موصوف ہونیکیلئے اب وہ اس ہمدردی اور مدد کے موقع کو بھی اپنے ہاتھ سے کھو دیتا
جسکی امید بعض بعض باتوں سے ایسی نازک ور بیکسی کے وقت میں ہیرودیس کی طرف سے معلوم
ہوتی تھی میکسمس نے نہایت مختصر طور پر شاہزادی ہنوریا اور جان کے حسن اور عشق کے
جذبات اور دونوں کے پُر درد حالات بیان کئے اور اسکے بعد کہا کہ جب شاہزادی صاحبہ
کے ہمراہ میں ایلپس کے مغرب کیطرف پہونچگیا تو جان نے مجھکو شاہزادی صاحبہ کے پاس سے
علیحدہ ہونیکی سخت ممانعت کردی تھی اور خود میرا دل بھی نہیں چاہتا تھا مگر جناب
شاہزادی صاحبہ کے اصرار نے بالآخر مجھکو اس امر پر مجبور ہی کر دیا کہ میں اس لڑائی کی کیفیت یعنی
جنگ کی آخری نتیجہ اور جان کی صحت وسلامتی کی خبر انکو پہونچاؤں جسکیلئے مجھکو ایلپس کے مشرقی
درہ میں جاکر چھپنا پڑا مگر اسقدر فاصلہ سے اس لڑائی کی پوری کیفیت نظر نہیں آتی تھی مگر
تاہم اسقدر معلوم ہوتا تھا کہ میں دونوں فوجوں کی قوت کا وقتاً فوقتاً اندازہ کر سکتا ایک گھنٹہ تک
یہ لڑائی رہی اور اسکے بعد جب میں نے دیکھا کہ جنگ کے میدان سے اٹلی کی فوج کے قدم اٹھ گئے اور فتح
ہمارے نصیب ہوئی تو میں یہ خوشخبری سنانے کیلئے بہت خوش خوش شاہزادی صاحبہ کیطرف پھرا مگر
اب جو آکر دیکھتا ہوں تو نہ شاہزادی صاحبہ ہیں نہ انکی پیشخدمت وہ لی ہیں اور نہ انکا کہیں پتہ ہے ہاں
مجھکو اس امر کا یقین دلانے کیلئے کوئی دشمن انکا نام کر گیا ہے یا انکا خاتمہ ہے انتقال کیا ہوا ہے ابھی حضور
کیا عرض کرون ۔ اسوقت میری کیا حالت ہو گئی تھی آہ دنیا میری آنکھوں کے سامنے تاریک ہو گئی تھی مجھکو کچھہ نظر نہیں آتا تھا
ان اس تاریکی میں اگر چاہتا کوئی چیز نظر آتی تھی تو وہ ہی دیکھنے کیلئے شاہزادی صاحبہ کی خیالی صورت تھی
بار بار ہر طرف دور تک ڈھونڈ آیا مگر کچھہ سراغ نہ ملا ۔ بالآخر تین رات دن کے بعد پھر ایلپس پہونچا مگر شاہزادی صاحبہ
کو وہاں نپاکر جان کو بھلا کسطرح صبر آسکتا تھا خدا جانے کسطرف تلاش میں نکل گیا کہ اسوقت سے اب تک نہ وہ ملنے
کی ساتھہ کا کوئی آدمی اور نہ کہیں شاہزادی صاحبہ کا پتہ لگا تھا ذکا بڑا آسرا تھا لیکن قسمت کی برگشتگی میری ساتھہ
ساتھہ ہے اور وہی آسمان یہاں بھی تھا جو اسیطرح ساری دنیا میں مجھکو لئے پھرا ۔"

میکسمس یہ باتیں کر رہا تھا اور اسکی آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے آنسو ہیرودیس کو اس امر کا یقین

دلارہی تھے کہ اسکو "جان" کے ساتھ دلی خلوص ہو اور اُن کے نکلنے کا رنج بھی بہت ہے جان کی حرمان نصیبی اور مجبوریون نے میکسمس کی زبان پر آکر اس عتبار سے کہ وہ ایک خود مختار بادشاہ کے پہلو مین تہا حسینون کی نازک مزاجی سے بدرجہا زاید سمجھنا چاہیئے۔ اس نے بہت دیر تک جان کے حال پر افسوس کیا اور بہت جوش کے ساتھ اس امر کو ظاہر کیا کہ اگر یقینی طور پر یہ معلوم ہو جاتا کہ میری حدود سلطنت کے اندر یہ ظلم جان پر گورنمنٹ اٹلی کے ناپاک ہاتھون سے ہوا ہی تو مین اس کے سارے مظالم کا اچھی طرح اوس کو مزا بھی چکھا دیتا۔ "جان" ہماری سلطنت کے اندر داخل ہو کر بیشک ہمارے مہمان تھے اور ضرور اس طرف سے کئی بار اُنکی خواہش بھی کی گئی تھی۔

میرودیس کی یہ عنایت فقط اوسی وقت کے لئے مخصوص نہ تھی بلکہ اسکی قدرتی رحمدلی نے اُسکو جان کا بہت ہمدرد بنا دیا تہا اور حقیقت مین ستم زدہ عشاق کی حالت ہوتی بہی اسی قابل ہی کہ ان پر لوگ رحم کرین۔ اس نے اپنے کاشانۂ دولت پر پہونچکر میکسمس کو بہت تسلی اور تشفی کے ساتھ اپنے پاس جگہ دی اور اطراف اور جوانب مین چارون طرف جاسوس اور مخبر اس لئے روانہ کئے کہ وہ شاہزادی ہنوریا کا سراغ لگائین اور جان جہان ملین لے آئین۔ اگر سچ پوچھیے تو ایسی بیکسی کے وقت میرودیس کی اس قدر ہمدردی بہت کچھہ تھی لیکن حق یہ ہے کہ وہ ہمارے دوست کا سچا اور جان نثار خادم تہا۔ اُس کے درد دل کے لئے یہ بہی ایسی کافی دوا نہ تہی کہ وہ اطمینان اور آرام سے یہان کچھہ دن بسر کرتا۔ اُس نے دو ہی چار روز کے بعد بڑی منت اور سماجت کے ساتھ اپنے مہربان بادشاہ سے اس امر کی اجازت لی کہ وہ خود بھی یہان سے نکل کر جان اور ہنوریا کی تلاش مین مشغول ہو۔

ساتوان باب

یہ ظلم

فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالے مین
سُناؤن درد دل طاقت اگر ہو سُننے والے مین

سہ پہر کا وقت ہے۔ تین بج گئے ہین۔ آفتاب کسی کو ساری دنیا مین دہونڈتے دہونڈتے منزل کے قریب آپہونچا ہے اوسکی کرنین اُونہین نگاہون کیطرح چارونطرف پہونچ رہی ہین

جو کسی کی جستجو مین چار سو نگران ہو۔ اور ہم اپنے دوست جان اور اوسکی پیاری شاہزادی کو تلاش کرتے ہوئے شمالی فرانس سے جنوبی فرانس کے خاص دار السلطنت ٹولوز مین پہونچگئے ہین شہر ہماری نظر کیطرح وسیع ہے۔ عمارتین ہمارے خیال اور مضامین کیطرح بلند ہین بازار ہمارے ناول کیطرح رونق پر ہین۔ سڑکین ہم سے پاک نفس آدمیون کے دل کیطرح نہایت صاف ہین اور ایک مسن شخص ایک نوجوان عورت کو اپنے اپنے ساتھ ساتھ لئے اُس سڑک پر جا رہا ہے جو اس شہر کی سب سے زیادہ ایک عالیشان عمارت کیطرف گئی ہے۔ اس عورت کا سن کسیطرح بیس بائیس ۲۲ سے زیادہ نہین ہے اور گو اسکا حُسن و جمال ایسا تو نہین ہے کہ ہم خواہ مخواہ اُسکی تعریف ہی کرین لیکن ہان رنگ مین اس قدر لطافت اور چہرے پر اتنی ملاحت ضرور ہے کہ اسوقت بھی آوارہ طبیعت والے بہت سے لوگ اُسکے دیکھنے کے لئے بے اختیار پیچھے دوڑے چلے آتے ہین چال بلا کی ہے۔ اور چستی چالاکی عضو عضو سے ظاہر ہو رہی ہے جو شخص اسکے ساتھ ساتھ آرہا ہے اُسکو کو کہین ہمنے دیکھا ضرور ہے مگر یاد نہین۔ کہان دیکھا تھا اور یہ کون ہے لیکن ہان اسکی وضع اسوقت بالکل نہین لوگون سے ملتی ہوئی ہی جنکا پیشہ بردہ فروشی ہوتا ہے اور جو تاروسوڈان اور مصر کے بازارون مین بکثرت دیکھے جاتے ہین یہ شخص بار بار رومی زبان مین اس سے یہ کہتا جاتا ہے "دیکھو بہت ہوشیاری سے" اور وہ عورت اپنی شوخ اور شرارت بھری ہوئی آنکھون کے اشارے سے کہدیتی ہے "بہت اچھا"

یہ دونون تماشائیون کے ایک مجمع کو اپنے ساتھ لئے ہوئے اب اس عالیشان عمارت کے پاس پہونچ گئے ہین اور اس بڈھے شخص نے ان لوگون پر جو یہان پھاٹک پر پہرہ دیرہے تھے اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ مین اس کنیز کو خاص بادشاہ کی نذر کے لئے لایا ہون

اس عالیشان عمارت سے شاید آپ واقف نہونگے۔ یہ ٹارسمانڈ بادشاہ کا ایوان سلطنت ہے جو مستقل طور پر شمالی صوبجات فرانس پر حکومت کر رہا ہے۔ ٹارسمانڈ کو یقیناً آپ جانتے ہونگے اور اگر آپ بھول گئے ہون تو ہم پھر آپ کو پتہ دیسکتے ہین کہ یہ وہی ٹارسمانڈ ہے جو ایک مرتبہ شالون کی لڑائی مین ملکہ پلسیڈیا کی کمک پر گیا تھا جسنے آتھل سے زبردست دشمن کو میدان جنگ سے بھگا دیا تھا اور جسکا باپ تھیوڈورک اہل ہنگری کے ہاتھ سے وہین شالونس کے میدان مین مارا گیا تھا۔ لیکن خلاف دستور آج پھاٹک کے باہر بازاو مسافرین کا بہت ہجوم ہے اور اندر سے گانے بجانے کی دلکش صدائین نکل نکلکر چارون طرف

پھیل رہی ہین جنکی خاص وجہ یہ ہے کہ ٹار سمانڈ بڑی اور سخت علالت اوٹھانے کے بعد
چونکہ اب اچھا ہوا ہے اس وجہ سے اُسکے غسل صحت کی آج یہ ساری خوشی ہے۔
ٹار سمانڈ اس وقت اپنے دوست احباب کے ساتھ عیش اور نشاط کی صحبت مین بیٹھا
ہوا ہے مگر جسم کی لاغری چہرے کی بے رونقی رنگ کی سپیدی زبان حال بنکر بتا رہی ہے کہ
آئے دن کی سخت سخت بیماریون نے منہ لگا کر اسکے سارے جسم کا وہ خون چوس لیا ہے
جو جسمی طلسم مین غذا ہضم کرنے والی کلون کے ذریعہ سے پیدا ہوکر اور وہ سے شرائین مین اور
شرائین سے اور وہ مین ہوتا ہوا پھیپھڑے کی حرکت سے صاف ہوکر کیلیریز (بال سے زیادہ
باریک رگین) کے ذریعہ سے ہر جزو بدن کو اسیطرح حیات اور نمو کا مادہ دیتا ہے جسطرح پانی
کے ننھے ننھے قطرے نباتات کی پرورش کرنے اور تر و تازہ رکھنے کے لئے انکی جڑین زمین سے
کھینچکر نباتات کے خاص تنہ مین تنہ سے شاخون مین اور شاخون سے پتون مین لیجاتی ہین۔ صاحب
حاضر ہین۔ بیہوشی کا سامان سامنے لگا ہوا ہے اور مئے خوشگوار کا دور پر دور چل رہا ہے لیکن
فرانسیسی حکمائے اس خیال سے کہ ابھی یہ بیماری سے اوٹھا ہے اسکو شراب پینے کی سخت ممانعت
کردی ہے اس وجہ سے یہ چپ بیٹھا سب کا تماشا دیکھ رہا ہے اور اپنے دلسے یہ باتین کر رہا ہے
معاذاللہ کسقدر سخت علالت اوٹھائی۔ جان ہی نکلگئی۔ واقعی جس مشقت کی انسان کو عادت نہو
اسکا کرنا اسکے لئے بہت ہی خطرناک امر ہے اول تو پرشیا کا وہ دور دراز سفر طے کرنا۔ اسپر بھوک
پیاس سے وہ رات دن برابر چلنا۔ وہ قطع مسافت کی جلدی۔ وہ رات مین برف کی سردی
اور وہ دن مین دہوپ کی گرمی آخر رنگ لاتی کہ نہین مگر جسکی بدولت یہ سب کچھ ہوا اُسکے
نزدیک ایک بھی نہین۔ ابتک مجھسے اسکو وہی نفرت چلی جاتی ہے جو پہلے رہتی تھی ذرا فرق
نہین وہی رونا ہے وہی بات نکرنا۔ ذرا بھی تو یہ نہین ہوتی مگر حسن بھی کس غضب کا پایا ہے
سچ پوچھئے تو کہدین ہمنے تو بھی تمام عمر اس شکل اور صورت اور اس حسن اور جمال کی عورت
نہ کہین دیکھی نہ سنی بالکل حسن کی دیوی معلوم ہوتی ہے۔ حسن کی دیوی کیا بھی معلوم
ہوتا ہے کہ یہ ولی عہد جنکا اس سے زیادہ اور کسی کو نہین چاہتین ورنہ یہ خداداد حسن انسانکو تو
ملسکتا نہین۔ مگر افسوس اسکی اتنے دنون کی فاقہ کشی اور رات دن کی گریہ وزاری نے وہ
حالت کردی کہ دیکھی نہین جاتی۔ اگر مین جانتا کہ اسکے اعزا کی مفارقت اسکی یہ حالت کردیگی
جان دینے پر تیار ہو جائیگی مگر کسی سے راضی نہوگی تو مین کبھی ایسا ظلم روا نہ رکھتا۔ ہر دم اسکا

آٹھ آٹھ آنسوؤن رونا اسکی بیکسی اور مظلومانہ صورت حق تو یہ ہے کہ کسیطرح نہین دیکھی جاتی اگر مجکو اپنے دلپر اختیار ہوتا اور اسکی صورت اسقدر پیاری نہوتی تو ضرور مین اسکو اس امر کی اجازت دیدیتا کہ جہان اسکا جی چاہے چلی جاے معلوم نہین کس خاندان سے ہے اور کہان کی رہنے والی ہے بارہا پوچھا مگر مطلق نہین بتاتی نہ وہ اور نہ اوسکے ساتھہ والی عورت۔ صورت اور وضع سے تو روم کی رہنے والی معلوم ہوتی ہے اور عجب نہین جو انہین لوگون مین سے ہو جو وہان مشرق کی طرف دور تک جنگ و جدال مین مشغول تھے لیکن یہی تو تحقیق نہین کہ وہ کون تھے اور کہان کے رہنے والے ؟

یہ اپنے دل سے اسیطرح کی باتین کر رہا تھا کہ چوبدار نے حاضر ہو کر عرض کیا "جناب عالی ایک بدوی شخص حضور کی نذر دینے کیلئے ایک کنیز لایا ہے اور حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہے" تارسمانڈ نے آنے کی اجازت دی اور فوراً وہ دونون سامنے حاضر کئے گئے۔ پہلے اسوقت کے قاعدہ کے موافق دونون نے اپنے سرون کو جھکا دیا اور دعائین دیکر اس بڈھے آدمی نے اس طرح کہنا شروع کیا "اللہ تعالے حضور کو صحیح و سلامت رکھے۔ آج غسل کا دن تھا بہت تمناؤن کے ساتھہ اس کنیز کو حضور کے لئے لایا ہون" اور یہ کہکر اوس نے اوس عورت کو پیش کیا۔

تارسمانڈ نے ایک سرسری نظر سے اس عورت کی طرف دیکھا اور کہا "یہ کہان کی رہنے والی ہے اور اسکا نام کیا ہے"

وہی بڈھا "حضور اسکا نام ڈائنا[*] ہے۔ یہ یونان کی رہنے والی ہے مگر مینے اسکو مصر کے بازار مین خرید کیا تھا"

تارسمانڈ "اہا۔ یونان کی۔ تو یقیناً یہ بہت عقلمند بھی ہوگی۔ کچھہ لکھی پڑھی ہے؟"

وہی بڈھا "جی ہان خوب اچھی طرح بڑی ہوشیار۔ جو بات حضور دریافت فرمائینگے۔ جواب بخوبی دیگی۔ مختلف زبانین بھی جانتی ہے"

تارسمانڈ "(تعجب کرکے) ہان! فرینچ۔ لیٹن۔ رومی یہ سب زبانین جانتی ہے؟"

وہی بڈھا "جی ہان بخوبی بہت حاضر جواب نہایت ہی تمیزدار بس اسی قابل ہے کہ حضور میں رہے

[*] یہ ایک دیوی کا نام ہے جسکو قدیم زمانہ کے یونانی لوگ اپنے معابد مین توالد تناسل۔ شب ماہ اور سیر شکار کا گاڈس (رب النوع) خیال کرتے تھے۔

ٹار سمانڈ " اُس عورت کی طرف مخاطب ہوکر (الٹین زبان مین) ڈائنا - کیا تم یہان رہنا پسند کرتی ہو-
ڈائنا " میرے ایسے نصیب کہان ! لیکن اگر بادشاہ کی عنایت - ذرہ نوازی قدر دانی مجکو اس
افتخار اور اعزاز حاصل ہونیکی اجازت عطا فرمائے تو شاید دنیا مین مجھسے زیادہ کوئی خوش
نصیب عورت نہین - اور پھر شاید آج کا دن میری ساری زندگی کے وقت نمین اس قابل ہوگا کہ مین
اسکو کبھی نہ بھولون اور اسکی اسیطرح پرستش کرون جسطرح ہمارے یونان کے پُرانے لوگ
دیوتاؤن کی" ڈائنا نے یہ جواب لٹین مین کچھ اس حُسن اور خوبی سے دیا کہ ٹار سمانڈ اسکی حاضر جوابی اور طلاقت
لسانی پر غش عش کر گیا اور اُسی کے ساتھ اسکے دل مین یہ خیال آیا کہ اگر اُس دیمہ عورت کی خدمت
مین یہ کنیز رہے تو شاید اس کا دل بہل جائے - یہ بہت مذاق کی عورت معلوم ہوتی ہے اور رومی
لٹین زبان سے بھی واقف ہے - یہان کی جو عورتین اسوقت تک اُسکی خدمت مین ہین وہ فرنچ کے سوا
اور کوئی زبان نہین جانتین پھر وہ بیچاری بات چیت بھی کرے تو کس سے -
اس خیال کے آتے ہی ٹار سمانڈ نے اُس بڈھے شخص کے لئے اسقدر زر وجواہر خزانہ عامرہ سے
عطا ہونے کا حکم دیا جو اس عورت کی قیمت اور ایک تاجر یا بردہ فروش کی امید سے کہین زیادہ تھا -
جسوقت اس بڈھے نے شاہی انعام اکرام کو دیکھا اور اسکو اس امر کا یقین آگیا کہ یہ کنیز اب لے لے گئی
تو جو خوشی اسکے چہرے سے عیان ہوتی تھی گو وہ اس انعام اکرام پانے کے اعتبار سے کچھ زیادہ
نتھی لیکن یہ بہت تعجب خیز بات تھی کہ وہ بار بار اپنی اُس رکنے والی خوشی کو ضبط کرتا تھا اور ضبط کے
ساتھ اس امر مین کوشش کرتا تھا کہ اس خوشی کا اظہار بھی نہو - وہ کسی کسی وقت موقع پاکر اس عورت
کیطرف خوشی بھری ہوئی نظر سے دیکھ لیتا تھا اور اسیطرح سے وہ عورت اُسکو اور یہ امر کچھ اچھی
طرح سے ذہن مین نہین آتا تھا کہ اُس بڈھے کی اُس جوان عورت کی طرف اسطرح دیکھنے کی کیا وجہ
ہے اور پھر اس خوشی کا کیا سبب ہے - چند منٹ کے بعد بادشاہ نے اُس بڈھے کو رخصت کیا اور
اُس کنیز کو ساتھ لیکر پائین باغ کی طرف چلا - یہ باغ اِسی قصر سے ملا ہوا داہنی جانب کو
واقع ہے جس کی درستی مین باغبانون نے خوب اپنے جوہر دکھائے ہین -
چمن بندی اُس وقت کے مذاق کے اعتبار سے بہت اچھی ہے - پٹریان صاف ہین
روشون پر سرخی کُٹی ہوئی ہے اور اس کے کنارے کنارے سبزہ اور سبزہ کے بعد
پانی جانے کی نالیان - نالیو نمین شیشے کے چمکتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکرے اور اُسکے بعد
پھر اونچے اونچے سبزے کی قطار ہے جس کی ہری ہری پتیان ہوا کی

ذرا سی سنک سے بھی اس طرح تھرآجاتی ہین جس طرح اس وقت ایک امید وبیم کی حالت مین ہمارا دل کانپ رہا ہے - ان نالیون مین اس چمن کے سبز اور شاداب رکھنے کے لئے پانی اس طرح بھرا ہوا بہ رہا ہے جسطرح حیوانی اور انسانی جسمونکی پرورش کے لئے خون رگون مین دوڑتا پھرتا ہے - باغ کے گرد مختلف قسم کے کمرے اور کمرون کے آگے اندر کی طرف برآمدے اور طرح طرح کے سائبانون کی لین ہے جنکے کہین نہ ٹوٹنے والے سلسلے نے اس باغ کو چارون طرف سے اس طرح گھیر لیا ہے جسطرح اُس وقت کی آپ ہی آپ ترقی کرجانے والی حیرت ہمارے دل گھیرے ہوئے ہے گو اس چار دیواری کی اس قدر بلندی دیکھکر بظاہر خیال ہوتا ہوگا کہ اسکی وجہ سے اوس قدر زیادہ ہوا یہان نہ پہونچتی ہوگی جو جوانان چمن کے اینڈنے اور حسینان چمن کے نکھار کے لئے کافی سمجھی جاے مگر نہین جس قدر اس باغ کے اندر وسعت ہے اس کے سامنے ان دیوارون کی بلندی کی وہی نسبت ہے جو اونچے اونچے پہاڑون کی نسبت قادر مطلق کی اس پیدا کی ہوئی زمین کے سامنے ہے جسکا قطر قریباً ... ۸ میل ہے - اب دن کم ہوتے ہوتے بہت تھوڑا رہگیا ہے مگر پھر بھی جس قدر ہے اُسکو اُن سخت گھڑیون سے کم نہین سمجھنا چاہیئے جو شب فراق کی آخر گھڑیان کسی بدنصیب کی جان لینے کے لئے کسی طرح کاٹے نہین کٹتین - دھوپ کے طپانچے حسینان چمن کے پھول سے رخسارون پر پڑ رہے ہین - اُن کا لال لال رنگ خوف سے اُڑا جاتا ہے اور وہ دلتنگ غنچے جنہون نے زمانہ کی ناموافق ہوا سے بچنے کے لئے ابھی آنکھ کھول کر دنیا کو دیکھا بھی نہ تھا یہان کا یہ رنگ ڈھنگ دیکھکر بڑے افسوس کے ساتھ سر جھکا لیا ہے - پتیان کمھلا گئی ہین اور شاخین بید کی طرح کانپ رہی ہین آس پاس تو جسقدر درخت ہین وہ سب کسی قدر بلند ہین لیکن درختون کا یہ سلسلہ محیط سے مرکز کیطرف جسقدر بڑھتا گیا ہی اوسی ترتیب کے ساتھ ان درختون کی بلندی مین بھی کمی ہوتی گئی ہے یہان تک کہ ان درختون کے ختم ہونے کے بعد زمین کا فقط ایک مسطح تختہ رہگیا ہے جسپر بجز اون پھولون کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی جو بالکل زمین سے ملے ہوئے اپنے پتون اور سبزے کی آڑ مین چھپکر اپنی خوشرنگیان دکھاتے ہون اس چمن کے وسط مین ایک عالیشان بارہ دری ہے جو ضروری اور نفیس سامان سے بہت اچھی طرح آراستہ ہے - اس کے چارون طرف ایک ایک چھوٹا حوض

بنا ہوا ہے جسمین فوارے بڑے لطف کیساتھہ اپنے تتیاؤن کو خالی کر رہے ہین - زمین سے اوٹھنے
والے بخارات سے محفوظ رہنے کے لئے یہ بارہ دری بہت اونچی کرسی دیکر بنائی گئی ہے
مگر سب طرف کے دروازے بند ہین اور انپر چلمنین اسی طرح پڑی ہوئی ہین
جسطرح کوئی غمگین آدمی وہ جسکی نظرون مین ساری دنیا تیرہ و تار ہو گئی ہو آنکھین
بند کئے بیٹھا ہو اور اسکی پلکین سیدہی ہو کر بالکل نیچے جھک گئی ہون - یہنہین رہتے
روتے جنکی ساری نمی اس طرح نکل گئی ہو جسطرح کسی حسین نے کسی حوض مین غوطہ
لگایا ہوا اور اوبھرنے کے ساتھہ ہی سر کے لانبے لانبے بالون کے وہ سارے خم اور
پیچ نکل گئے ہون جنمین عشاق کے دل چرا چرا کر چھپا چھپا کر رکھے جاتے تھے - ہان البتہ
ایک طرف کے دروازے بہرے والی کی آنکھون کی طرح کھلے ہین لیکن انمین سے بھی
کوئی آتا جاتا نظر آتا نہین - آس پاس کے ان کمرون مین جو اس باغ کے گرد بنے ہین
جابجا عورتین بھی معلوم ہوتی ہین مگر خاص اس بارہ دری پر کچھ ایسی اداسی کے ساتھہ سکوت
برس رہا ہے کہ خواہ مخواہ دل گھبرا کر الجھن ہوتی ہے اور کان آنکھون سے شکایت کرنیکے لئے
مستعد ہو جاتے ہین اس بارہ دری کے اس بڑے کمرے کے وسط مین جسکی آراستگی مین
اور کمرونسے زیادہ اہتمام کیا گیا ہے ایک پلنگ لگا ہوا ہے جسپر چارونطرف حسرت اور بیکسی
چھا رہی ہے اور بیچ مین غم نصیب ہنوریا چپ پڑی ہے اسکے حسن اور جمال کا تو اب
تذکرہ ہی کیا ہے نہ تو وہ صورت ہے اور نہ وہ شکل ہی باقی رہی ہے - رخسارونکی ہڈیان
نکل آئی ہین - اور نیلی نیلی رگون کا وہ جال سا اچھی طرح نظر آتا ہے جس مین اسکا
طائر روح بند کیا گیا ہے اسکے سر کے پریشان بال اس پریشانی کے عالم مین اسکی
اور نحافت کے ساتھہ بھی ترقی کر جانی والی نزاکت دیکھہ دیکھکر کروٹ
لینے مین سہارا دینے کے لئے کمر سے لپٹے ہوے ہین آنکھین کچھہ کچھہ کھلی ہوئی ہین
آنسو جاری ہین اور دبلی پتلی کے نیچے میٹھی رومال سے اسکے آنسو پونچھ رہی ہے اور خود
بھی روتی جاتی ہے - ہنوریا کا اس جگہہ نام سنکر اکثر لوگون کو تعجب ہوا ہوگا اور اگر بعض
بعض کی زبان سے یہ جملہ نکلے ہنوریا یہان کہان سے نکل گیا ہو تو کچھہ تعجب نہین لیکن سمجھنے
والے اوپر کے بیان سے اچھی طرح سمجھہ گئے ہونگے کہ یہ سب کاروائیان میر کلن
ہی کی ہین اور حقیقت مین واقعہ بھی یہی ہوا تھا کہ جب میر صاحب پریشان حال ہو کر بنگلہ

دارالسلطنت کی طرف آرہا تھا تو ٹیبس کے قریب ہنوریا کو بے یار و مددگار پاکر پکڑ لیا گو ہنوریا اور دیلی نے خوب دل کھول کر داد شجاعت دی تھی۔ مگر دنیا میں کوئی مرد میدان ایسا نہیں ہے۔ کہ ہزار آدمیوں سے پیش لیجا سکے۔ بالآخر قتل ہوا اور ہنوریا دیلی کسیقدر مجروح ہونیکے بعد گرفتار ہوگئیں۔ گو اسوقت انھوں نے بہت ہائے وائی مچائی لیکن بجز صدائے بازگشت اور کوئی آواز نہ آئی اور اوسی حالت گرفتاری میں ان دونوں کو یہاں پہنچنا نصیب ہوا جسمیں ابتک وہ گرفتار ہیں

ہنوریا اسیطرح سسکیاں لے رہی تھی) اور دیلی اپنی بھرائی ہوئی آواز سے گو ہزار طرح سے اسکو سمجھاتی تھی مگر بیکس ہنوریا کے رونے کا تار آسمان سے لگاتار آنیوالی بلا کے سلسلے کیطرح نہیں ٹوٹتا تھا۔ بالآخر دیلی نے جب اسکو بیطرح مجبور کیا سنتے سنتے ہنوریا کے کان تھک گئے۔ دماغ پریشان ہوگیا۔ تب اسنے اپنی اس حزین اور کمزور آواز میں جو بمشکل اٹھ بیٹھکر سینے سے منہ تک آتی تھی اسطرح کہا "ہائے تمہارا دل بھی کچھ میرے اوپر جل رہا ہے۔ اس دشمن کمبخت کو (آسمان کی طرف دیکھکر) نہیں سمجھاتیں جسکی رات دن کی گردشوں نے رگڑ رگڑ کر مجھکو پیس ڈالا اور ابتک اسیطرح مجھکو اور خاک میں ملانے کیلئے زمین کی طرف جھکا ہوا ہے۔ (وہ آنکھ کے اشارے سے بتاکر) جسکا نیلا نیلا رنگ ہے۔ جسنے خدا جانے کتنے زمین کے سپرد کر دیئے اور اب میری باری ہے۔ بغیر میری جان لئے نہ چھوڑیگا آہ۔ میں کسطرح نہ روؤں۔ میرا تو دل رو رہا ہے۔ اور اس لئے تو میں دنیا میں پیدا کی گئی تھی تم خیال تو کرو کیسی کیسی آسمان سے ناگہانی بلائیں مجھ پر ٹوٹیں۔ آہ کسطرح ملے تھے اور کسطرح چھوٹے گویا کبھی ملے ہی نہ تھے۔ واہ ری قسمت! واہ رے مقدر! ایسا"

دیلی "ہاں بیوی یہ سب صحیح ہے زمانے کی جسقدر شکایت کیجئے بجا ہے مگر حضور یہ گردش کیطرح زمانے کے بدلتے ہوئے رنگ۔ زمانے کے تغیرات کو ثابت کر رہے ہیں۔ اور دیکھنے والے کو اس امر کا اچھی طرح یقین دلا رہے ہیں۔ کہ اگر کل کی حالت آج نہیں ہے تو یقیناً آج کی حالت بھی کل تک باقی نرہیگی۔ کبھی تو دن پھر ینگے۔ کبھی تو مقدر سیدھا ہوگا۔ کبھی تو آپکے ارمان بھرے دل پر خدا کو رحم آئیگا"

ہنوریا "(بہت مایوسانہ لہجے میں) دیلی کیا کہتی ہو۔ توبہ کرو۔ یہ وہ نصیب نہیں جو کبھی ملیں زمانے کا انقلاب کا جو کوئی قائل ہوگا۔ ہوگا۔ مگر میں تو جانتی ہوں یہ سب دل کے ڈھکوسلے ہیں

سراسر غلط - بالکل جھوٹ میرے ساتھ تو زمانہ کی جو دشمنی پہلے تھی وہی ابتک چلی جاتی ہے
اور جو کجی آسمان کی کل تھی وہی آج ہے - اور اگر ہوا بھی انقلاب تو شاید اس سے بُری بُری
دن دیکھنا نصیب ہونگے - تم اس موذی ٹارسمانڈ کی نظر پہلے یکتی تہین تو کیا ارادے معلوم
ہوتے تھے مگر وہ کہیے خیر ہوگئی - موے پر میرا صبر ٹرا بھاری ہوگیا ورنہ خدا جانے ابتک اسکے
کیسے کچھ ہاتھ پاؤن پھیلاے ہوتے - اب اچھا ہوا ہے - دیکھیئے کیا ہوتا ہے دلی سچ کہتی ہون
خدا کی قسم اگر موے نے کچھ اور ارادہ کیا تو ایک ہی چھری مین اپنا کام تمام کر دونگی (ایک
ٹھنڈی سانس لیکر) ہان مین جانتی ہون - ایسا ہی ہوگا - اچھا ہے کسی کی
آئی ہو تو مجکو آجا روز روز کی اس جانکنی سے تو نجات پاؤن مگر آہ نہین معلوم وہ کہان ہونگے
ہاے کچھ خبر نہین - نہین معلوم اُسدن اُنکی فتح ہوئی اور پیارے جان پر کیا گذری - ہاے
اگر انہین کی فتح بھی ہوئی ہوگی (خدا ایسا ہی کرے) تاہم جب وہ آلیس کے پاس مجکو تلاش
کرتے ہوے پہنچے ہونگے - (ٹھنڈی سانس لیکر اور بالٹاپ بچاری کی (خدا مغفرت
کرے) نعش دیکھی ہوگی تو ہاے انکے دل پر کیا گزرا ہوگا کیا کہتے ہونگے اور وہ میکسمنس بچارے
کے ساتھ کسطرح پیش آئے ہونگے - ہاے اب وہ کسطرح ملینگے - خدا وندا کیا اس ناشاد
نامراد کم نصیب ہنوریا کو مرتے دم بھی حسرت دیدار رہجائیگی - آہ مقدر مین یہی لکھا تھا - یہی
یہ دردناک باتین تو ہنوریا کی زبان سے نکل رہی تھین - لیکن اسکا حال اسوقت یہ تھا
کہ دونون ہاتھون سے اپنے کلیجے کو پکڑے ہوی تھی - باتین کرتے کرتے بار بار چپ ہو جاتی تھی
جب بیخودی اسکو کچھ کہنے کا موقع دیتی تھی اور وہ اپنے جملہ کو ختم کرتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ اسیقدر جملے کے درد بھرے اثر نے اب اسمین بات کرنی کی قوت نہین باقی رکھی ہے اسکے چہرے
کا نقشہ بار بار بدلتا تھا اور اسکے زرد زرد رنگ پر دیکھا جاتا تھا کہ جیرخ نیلگون کی جو تین
سمجھتے ہین ایک قسم کی نلاہٹ پیدا ہوئی جاتی ہے یا وہ چمک رکشتہ نکلتے جاتی ہے جو سکا
قیام حیات کیساتھ ضروری ہوتا ہے - وہ آنکھین زبردستی کھولتی تھی - مگر پلکین لمبی لمبی ناتوان یا کسی دن
کی شرم آلودہ نگاہونکیطرح جھکی ہی جاتی تھین پتلیان اوپر چڑھی جاتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو
صدمہ اسوقت اسکے دل پر گزر رہا ہے اوسکی برداشت اب یہ کسطرح نہین کر سکتی اور اسکی روح غفلت یا بیہوشی کے
وہ حیلہ بہانہ ڈھونڈ رہی ہے جسکی وجہ سے آدمی کو درد یا کسی اور اذیت کی تکلیف تھوڑی دیر کیلئے کم ہو جاتی
ہے غشی کا دورہ اسپر فوراً ہو جاتا - اگر ویلی کی وحشتناک اور گھبرائی ہوئی آواز ان سب عوارض کو نکو نحس

پاس کے کمرون سے لاکر یہان جمع نہ کردیتی جو یہان اسکی خدمت کیلئے مقرر تھین اور وہ سب اسوقت اسکے ہوش و حواس درست رکھنے مین پوری کوشش نہ کرتین۔
وہ اسیطرح چپ پڑی ہوئی تھی۔ پلنگ کے چارون طرف عورتونکا ہجوم تھا کوئی اسکا یہ حال زار دیکھکر اسکی نوجوانی پر افسوس کررہی ہے۔ کوئی جلدی جلدی ہاتھ پاؤن سہلا رہی تھی کہ ٹار سماند کے آنے کی خبر معلوم ہوئی اور سب بہت مستعدی کے ساتھ اپنے اپنے کامون مین مصروف ہوگئین۔ اب شام کا وقت بالکل قریب ہے۔ دہوپ کی زردی مین سرخی کی آمیزش ہوچلی اور وہ سنہرا رنگ بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے جو اسوقت ڈوبتے ہوئے آفتاب سے نکل نکلکر اس بارہ دری کی اونچی اونچی منڈیرون اور روشنون کی ہری ہری پتیونکو اپنے رنگ مین رنگ رہی ہے وہ مرغان چمن جو اب تھوڑی ہی دیر مین یہانسے نکالے جائینگے۔ شام فراق کی آمد آمد دیکھکر بڑے شوق او حسرت سے پھولون سے گلے مل رہی ہین اور شمع و چراغ کے جانباز عاشق پروانے روز ہجران کا اب آخری وقت دیکھکر اس غرض سے پر تولے ہوے بیٹھے ہین کہ ادہر شمع شب افروز کے حسن بلاسوز کی جھلکیان دیکھین ادہر چراغ مین بتی پڑی اور ادہر ہم نظارہ بازی کے خوب دل کھولکر مزے لوٹین۔
بارہ دری کے آگے سب کنیزین صف باندہے تعظیم کیلئے اسیطرح کھڑے ہین جسطرح ہر طرف جوانان چمن۔ اور ٹار سماند آتے آتے اس کمرے مین آکر بیٹھ گیا ہے جسمین ہنوریا آنکھین بند کئے چپ پڑی ہے ٹار سماند نے یہان پہنچکر پہلے بیٹھ رہتون کی زبانی ہنوریا کی اس غشی کا حال سنا جسکا دورہ ابھی ابھی ہونے والا تھا مگر رک گیا۔ اور اوسکے بعد ہنوریا سے مخاطب ہوکر بہت پُرافسوس لہجے سے لاطینی زبان مین کہا ‘‘ اے کم نصیب رومی عورت آخر تجھکو کیا ہوگیا ہے تیری دل بستگی اور غم غلط کرنیکے لئے وہ کونسی ایسی تدبیرین تھین جو نہین کی گئین۔ تیری کی خاطرداری کیلئے۔ ہر طرح کا آرام دیا گیا۔ لیکن تیرا مزاج کسیطرح نہین سنبھلتا اور تو اپنی بگڑی ہوئی تقدیر کیطرح کسیطرح راہ پر نہین آتی ’’
ہنوریا کے وہ کان جسمین شاہزادگی کی ہوا اب تک بھری ہوئی تھی اس خطاب اور ان لفظون کے سننے کی تاب نہ لاسکے مگر اختیار ہی کیا تھا جو کچھ کرتی۔ بے اختیار آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گر پڑے اور پھر اسیطرح اپنی حزین آواز سے بولی ‘‘ ہان صحیح ہے۔ میرے بدبخت ہونے مین شک ہی کیا ہو۔ مین تو کمبخت کیا بدبخت ہون۔ اور بدبخت بھی انتہائی درجہ کی بیشک آپ میری دلجوئی اور

خاطر داری مین بہت کوشش کی مگر کب - جب ملک الموت بنکر آپنے پہلے میری روح رگ
رگ سے نکال لی اور اب یہ سب خاطر و مدارات میری تقدیر سے شاید مجکو اس سے زیادہ آرام
نہین دیسکتی جسقدر مدتون کی بیجان نعشون کے حق مین ابتک یونانیونکی تعظیم - یہ باتین بیوقت
جسکی زبانسے نکل رہی ہین وہ اپنے آپ کو مردون سے بھی بدتر سمجھہ رہی ہے اور اسیوجہ سے
اسکو مطلق اس امر کا اندیشہ نہین کہ یہ اوسکی بے ادبانہ تقریر اُسکے ساتھ کیا
کر سکیگی اگر کچھ کر جاے تو آپکے اس رحم سے بدرجہا اچھا ہوگا اور مین یہ سمجھون گی
کہ میری یہ بے ادبانہ تقریر میری تقدیر سے اچھی تھی اور بڑا سلوک کر گئی ؎

ٹارسمانڈ کے لئے آج یہ پہلا ہی دن تھا کہ وہ اپنی باتون کے جواب مین ہنوریا کی زبان
سے کوئی کلمہ سنے ورنہ ابتک اسکے کان اوسکے دل کو شعرا کے اس جھتے کا مطلب
سمجھا رہے تھے جو حسینونکی بے دہنی کے باب مین اکثر زبان زد ہے اور اسیوجہ سے
وہ کسیقدر خوش ہوکر اسطرح کہنے لگا "نہین مجکو تمہاری اس گستاخانہ تقریر کا کوئی خیال
نہین - تم پریشان ہو - تمہارا دل ٹھکانے نہین ہے تمہارے حواس بجا نہین ہین اور
اس اعتبار سے جو کچھ تم نے کہا وہ کوئی چیز نہین - مگر مین تم سے کہتا ہون
کیا تمہارے لئے اس سے زیادہ اور کوئی فخر، و مرتبے کی بات ہوسکتی ہے کہ تم
مجھسے ایک خود مختار بادشاہ کی ملکہ بنکر رہو"

ہنوریا "مین اور ملکہ! میرے مقدر مین جسکی لونڈی یا ملکہ بننا لکھا تھا بن چکی -
ہان اگر خداوند یسوع نے ایک شوہردار عورت کے ساتھہ دوسرے عقد کرنے کی
کسی کو اجازت دی ہو اور پولی درجن اوس عورت پر لعنت نکرین تو بیشک کوئی وہ
عورت بادشاہ کے ایسے حکم سے سرتابی نہین کر سکتی ہے - جس کسی کو اسکی بیکسی نے
میری طرح بالکل بے دست و پا کر دیا ہو لیکن مین تو اس قابل ہی نہین اور نہ ایسا مجھ
ہوسکتا ہے - مجکو تو خدا کے لئے اس سے معاف ہی رکھیئے"

ہنوریا کی یہ تقریر سنکر ٹارسمانڈ کو اچھی طرح سے یہ یقین کر لینا پڑا کہ یہ عورت کسیطرح
میرے قابو مین نہین آسکتی اور پھر اُسنے اپنا طرز کلام بدلکر اسطرح کہا "اچھا - اگر
اس عزت اور مرتبے کے حاصل کرنے مین تیری تقدیر تیرے ساتھہ دشمنی کر رہی ہے
اور ناجنسی کی وجہ سے یہان رہنے مین تیری حالت اوس وحشی چڑیا کی طرح جو سب سے

زیادہ خدا کی اشرف المخلوقات کی قابل قدر صحبت سے متنفر ہو کر قفس مین اسلئے پھڑپھڑا رہی ہو کہ اس آرام اور آسایش سے چھوٹ کر پھر دانے دانے کیلئے محتاج پھرے تو بسم اللہ تم مجکو اپنے حسب و نسب اور اپنے وطن سے مطلع کر دو ۔ مین تمکو وہان بھیجدونگا ٹارسماونڈ کی اس سوال سے کچھہ اور غرض نہ تھی اور شاید اوس سے ایسا بھی نہ ہوتا جسکا وہ وعدہ کر رہا تھا لیکن ہنوریا کے حسن و جمال ۔ اوسکی ہٹ اور انکار اور اسکے غیور ہونے نے اسکے دل مین اس امر کا بہت اشتیاق پیدا کر دیا تھا کہ وہ کسی طرح اس امر سے واقف ہو کہ یہ عورت کس معزز خاندان سے ہے اور اس قابل ہے کہ مین اسکو اپنی ملکہ بنا سکون یا نہین ۔ لیکن جسوقت ٹارسماونڈ نے اس جملے کو ختم کیا تھا اسوقت دائنا کے چہرے پر ایک بدیہی تغیر پیدا ہو گیا تھا ۔ اوداسی اوسکے چہرہ پر چھا گئی تھی ۔ ہوائیان اوڑنے لگین تھین ۔ اور اوسنے بے اختیار اپنے دانت کے نیچے انگلی داب لی تھی اور گو فوراً کسی آنے والے خیال نے اسکی اس عارضی حالت مین تبدیلی پیدا کر دی مگر پھر بھی قلبی اضطراب کی خاص خاص علامات ڈائنا کے چھپائے اب بھی نہین چھپتے تھے اور گو بادشاہ کی نظر اسوقت اتفاق سے اسپر نہین پڑی مگر وہ آنکھین ضرور کھٹک سکتی تھین جنکو قیافہ شناسی مین کچھہ بھی مداخلت ہوتی اسکا یکبارگی چہرے کا سفید ہو جانا بتا رہا تھا کہ کوئی آنیوالا اندیشہ اور خوف اسکا خون اسکے دل کیطرف بہا لیگیا اور اوسکی گھبرائی ہوئی نگاہین زبان حال سے کہہ رہی تہین کہ اسکی انکھون کے سامنے اسوقت کچھہ امید و بیم کے نقشے پھر رہے ہین جس سے یہ اسقدر منتشر ہے ۔

ہنوریا کے اُڑے ہوے حواس اور کھوئی ہوئی عقل کیلئے یہ وقت بہت نازک تھا ۔ کچھہ تو اسکا دل کہتا تھا کہ مین اپنے افسوسناک حالات سے اسکو مطلع کر دون ۔ شاید اسے رحم ہی آجاے اور کہین طرح طرح کے خوفناک اندیشے اسکی آنکھون کے سامنے آآکر اسکو کہنے سے منع کرتے تھے ۔ انتشار تھا ۔ الجھن تھی اور ایسی حالت مین اسکی وہ زبان جسکو اسوقت کچھہ کہتے نہین بنتا اٹک اٹک کر اسطرح کہہ رہی تھی کہ مین خواہ اس عذاب سے چھوٹون یا نہ چھوٹون مجکو مر جانا قبول ہے ۔ لیکن اس حالت مین ہو کر اپنے خاندان کو اپنی زبان سے بدنام کرنا نہین چاہتی ۔ نہ میرا کچھہ نام نہ میرا کہین وطن اگر آپکو بیکس در منددون پر رحم آسکتا ہے تو بس یہی آپکی عنایت کافی ہے کہ آپ مجکو یہان سے نکالدین ۔ جہان میرا

جی چاہے گا چلی جاؤنگی -

ہنوریا کی اس تقریر سے گو مارسمانڈ کے مزاج مین کسیقدر برہمی آئی - اسکا چہرہ معمول سے زیادہ سُرخ ہو گیا - اسکی آنکھین لال لال ہو گئین اور یہ حال دیکھکر اس امر کا بہت اندیشہ ہوتا تھا کہ دیکھئے یہ اسوقت غصہ بیچاری ہنوریا کے ساتھہ کیا ستم کرے گا مگر ہنوریا کی بھولی بھولی صورت اور صورت پر چھائی ہوئی بیکسی نے سفارشی بنکر کسیقدر اسکے غصے کی بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور وہ ڈائنا کو یہین چھوڑ کر اپنے دل سے یہ کہتا ہوا اٹھا کہ خیر چند روز اور دیکھ لینا چاہئیے - ابھی مین بیماری سے اٹھا ہون - اور شاید جبتک کچھ اسکا مزاج راہ پر بھی آجائے ورنہ پھر دیکھا جائیگا - یہ کر ہی کیا سکتی ہے " یہان سے چلا گیا -

مارسمانڈ کے جانے کے بعد ڈائنا نے ادہر ادہر کی باتین کر کے ہنوریا کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا لیکن اسوقت تک تو اسنے مطلق خیال نہین کیا جب تک کہ دو عورتین حاضر رہین لیکن جب تخلیہ ہو گیا اور بجز دیلی کے اور کوئی غیر یہان نہ رہا تو ڈائنا نے بہت سرگوشی کیساتھ کوئی بات ہنوریا کے کان مین کہی - خدا جانے یہ کس قسم کی بات تھی کہ یا تو ہنوریا چپ مضمحل پڑی ہوئی تھی یا یکبارگی اُٹھہ کر بیٹھ گئی ایک نئی اور تازہ روح اسکے جسم مین آگئی کچھ حیرت زدہ ہوکر اس سے پوچھا اور نہ معلوم کیا ایسا جواب ملا کہ ان ہونٹون پر بے اختیار کچھ تبسم کی کیفیت پیدا ہو گئی جنپر عرصے سے ہنسی کا آنا تو کیا معنے ہان اکثر غم اور غصے مین دانتون سے چبانے کی وجہ سے نیل ضرور پڑ گئے تھے اسکے اداس چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہو گئے اور زرد زرد رخسارون پر جابجا یہ معلوم ہوا کہ خون موجین لیتا ہوا چلا آتا ہے اور اسکی سُرخ سُرخ جھلکیان اپنی لہرون کے تماشے دکھلا رہی ہین -

یہ سب کچھ تھا - لیکن ہنوریا سے مبتلاے بلا عورت کے اسطرح یک بیک خوش ہونیکی کوئی خاص وجہ ذہن مین نہین آتی ہے وہ تو آسمان کی ستائی ہوئی تھی - اسکی تقدیر خراب تھی - اسکو تو راتدن رونے سے شغل تھا - اسکے پاس اس بےموقع خوشی کا بھلا کیا کام ! ایسی حالت مین اسکے دل خوش ہونیکی اگر کوئی وجہ ہو سکتی تھی تو اس بلا سے اپنی رہائی کی اُمید یا جان سے ملنے کی خوشخبری لیکن ہمکو تو ابھی سے ابتک ایک کی بھی خبر نہین - یہ خوشی جسمین کچھ امید و بیم کی کیفیت ملی ہوئی تھی کچھ اسیوقت کیلئے مخصوص بھی نہ تھی بلکہ اسکو کسیقدر ثبات بھی تھا - گو اسکی کوئی وجہ نہ معلوم ہو مگر دیکھا گیا کہ یہ خوشی ہنوریا کے دل کیساتھہ کچھ اچھا سلوک کر گئی - اب روز بروز اسکی حالت

پہلے سے سنبھلتی جاتی ہے اور اکثر اوقات اکیلے بیٹھ بیٹھکر ڈائنا سے خوب آہستہ آہستہ باتین ہوتی ہین -

آٹھوان باب

خس کم جہان پاک

ہم نہین ای آہ تو سارا زمانہ ہیچ ہے
پہونک دی سبکو زمین ہو آسمان ہو کوئی ہو

واقعی دل جلون کی آہ بیکار نہین جاتی - کبھی نہ کبھی اپنا اثر دکھلا ہی دیتی ہے - شمع رات بہر جلتے جلتے جب ختم ہوتی ہے تو بالآخر اسکے منھہ سے آہ ہو نکا نکلتا ہوا دہوان اُس آگ کو بہی نیست او نابود کرہی دیتا ہے جسنے اسکو رات بہر جلا جلا کر خوب ہی آٹھہ آٹھہ آنسوؤن رُلایا تھا - وہ زمین جسنے خدا جانے کتنون کو کہا لیا ایک دن دیکھہ لیجیگا اسکا کلیجہ بہی کسی سینہ فگار دلریش عاشق کے قلب کیطرح پہٹ جاے گا اور یہ بہی سن لیجیئے گا کہ کسی دن وہ آسمان بہی آج جلنا چور ہو کر گرہی پڑا جسنے خدا کے بندون کو بہت ستایا تہا - دیکھئے جب گرمیونکی تیز دہوپ ... نے زمین سے آسمان تک ایک قیامت برپا کردی ہے - ہل چل پڑ گئی - الامان - الحفیظ کی صدائین بلند ہوئین اور آفتاب کی کرنین زمین کے ساتون طبق مین گہس گہس کر پانی کے اُن ننہے ننہے اجزا کو بہاپ بنا کر زبردستی اوپر لے چلین جو ڈر کے مارے زمانے کی نظر بچا کر خدا جانے زمین کے کس کونے مین چھپ رہے تھے - تو پہر آخر کیا ہوا ؟ کسی کی آہ اثر کر گئی ہے - برسات کا موسم آگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے لیجئے آفتاب کی سرد بازاری ہوگئی - دیکھئے وہ اودی اودی گھٹائین اُٹھتی چلی آتی ہین کسطرح جسطرح کوئی شرابی جھومتا ہوا چلا آتا ہو - وہ آگئین - وہ بادل گرجا - وہ بجلی چمکی اور یہ وہ آسمان کسی کے رنج و غم مین کسی حرمان نصیب عاشق کیطرح رو دیا - صبح ہوئے گو کچھ عرصہ ہوگیا ہے مگر ابر کیوجہ سے ابہی یہ نہین معلوم ہوتا کہ آفتاب کہین نکلا بہی ہے - نہ کہین اُسکی کرنین نظر آتی ہین - نہ کہین دہوپ معلوم ہوتی ہے - مہین پھوار پڑ رہی ہے اور بوندیون کے لگاتار آنے والے سلسلہ نے فضاے آسمان مین بہت خوبصورتی کے ساتھہ جدول کشی کردی ہے - جو صبح کی ہلکی روشنی اور گھرے ہوے ابر کی تاریکی مین بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور اُن آبی خطوط کے نزدیک نزدیک ہونے اور ملجانیکی وجہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ

شاید زمین سے آسمان تک دہوان سا بھرا ہے - ایشیس اپنے ریونا والے مکان کے ایک پرتکلف کمرے مین تنہا بیٹھا ہوا ہے اور کوئی آس پاس نہین - مگر ہان برسات مین بعض بعض اوقات تیز ہوا کے چلنے والے جھونکے بوندیون سے ٹھنڈے ہوہو کر اوسکے پاس آتے ہین اور اوس غور و فکر سے اسکو چونکا دیتے ہین جسنے اسوقت اسکو اور سب لوگونسے یہان علٰحدہ لاکر بٹھایا - لیکن اسکو فکر کس بات کی! اگر ہوگی بہی تو کسیکو فریب دینے کی یا کسی نئے کوئی اور تازہ چال چلنے کی - جسکی ہمیشہ سے اسکو عادت ہے - لیکن یہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص علی الخصوص جسکو زیادہ بکنے کی عادت ہوتی ہے - اور وہ دیر تک خاموش بیٹھا رہتا ہے - تو اوسکی طبیعت مین اولجھن ہوتی ہے - دلپر گرمی اوٹھتی ہے اور وہ خواہ مخواہ اس امر پر مجبور ہوتا ہے کہ کچھ باتین کرتا اور اوسکے دلکے وہ بخارات نکلتے جو باتین نہ کرنے کی وجہ سے ابتک سینے مین بند تھے - ایشیس نے ایک مرتبہ اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا اور آپ ہی آپ اپنے دلسے اسطرح کہنے لگا "کسیطرح مطلب نکلتا نظر نہین آتا - ملکہ پلیڈیا کا تو کچھ عندیہ معلوم ہوتا تھا اگر آجکل انکی علالت اس امر کا موقع نہین دیتی کہ اونسے اس معاملے مین کچھ کہا جاے اسمین کوئی شک نہین اگر میرے لڑکے کا عقد اونکی لڑکی سے ہو جاتا - تو بس پھر کیا یہ تاج - یہ تخت یہ ملک اور یہ مال سب اپنا ہی تھا لیکن تقدیری امور کو کیا سمجھئے - انکو بیمار بھی آج ہی کل ہونا تھا - اور اگر یہ کہین گذر گئین تو پھر ویلن ٹنی ان سے اس کام کا نکلنا شاید کسیقدر مشکل ہوگا" اسیقدر باتین اسنے اپنے دل سے کی تھین کہ طبیعت کی بے خطی نے اسکو تھوڑی دیر کے لئے پھر خاموش کر دیا"

آجکل کچھ دنون سے ایشیس کو جو خبط ہوا ہے اور جن فکرون مین وہ رات دن غلطان پیچان رہتا ہے اسکو ہماری ناول کے ناظرین یقیناً جانتے ہونگے گو ہر انسانکے نفس امارہ کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اسکے جاہ و مراتب کا ستارہ اسیطرح روز بروز ترقی کرتا جاے جسطرح پہلی رات کا چاند چودہوین تاریخ تک - اور ساری دنیا کی جاہ و ثروت اوسی کے قبضے مین آجاے لیکن اسکے ساتھ اوسکو خواہش بھی ایسی چیز کی کرنی چاہیے جو اسکے حوصلے سے زیادہ نہو ایشیس کا یہ خیال کہ ویلن ٹنی ان کی بیٹی کیساتھ اپنے بیٹے کی شادی کرون اور اس ذریعے سے اوسکے ملک اور مال کا دعویدار بنون - یہ ایک ایسا رکیک خیال تھا کہ جسکی نسبت ایک لائق اور ہوشیار وزیر کے واسطے کسیقدر غیر موزون معلوم ہوتا ہے - اور پھر ایسی حالت مین کہ جب

اُسنے شاہزادی ہنوریا کے معاملے مین پلیسیڈیا اور دیلن ٹینی ان کی طمع غلیظ کا حال اچھی
طرح خود اپنی آنکھون سے دیکھا تھا۔ لیکن ہے یہ کہ لالچ بڑی بلا ہے۔ اس کمبخت عارضے
کے پیدا ہوتے ہی انسان کے دماغ مین خلل آجاتا ہے۔ اسکی عقل جاتی رہتی ہے
سب اسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ ساری دنیا مین وہ انگشت نما ہوجاتا ہی مگر اسکی
آنکھیں بند ہوتی ہین اور وہ کچھ نہین دیکھتا۔

ایٹیس اسیطرح چپ سکوت مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خادم نے سامنے آکر عرض کیا "جناب عالی
فرانس سے ایک آدمی آیا ہے اور حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہے۔

ایٹیس "(تعجب کے لہجے مین) فرانس سے؟ اچھا آنے دو"

یہ حکم ہوتے ہی ایک شخص لاکر حاضر کیا گیا۔ اور اُسنے آداب بجا لاکر ایک سربمہر خط اوسکے سامنے
پیش کیا۔ معلوم نہین یہ کس شخص کا خط تھا کہ اسوقت اوسکے کھولنے مین اسکے ہاتھ اُس سے
زیادہ عجلت کر رہے تھے جسقدر کسی ندیدے عاشق کو اپنی معشوق کے خط پڑھنے مین جلدی
کرنی چاہیے۔ جلدی جلدی لفافہ چاک کیا اور بہت اشتیاق کے ساتھ پڑھنا شروع کیا
یہ بہت مختصر خط تھا۔ اور جسقدر لکھا تھا وہ ایسا تو تھا کہ خط تقدیر کی طرح پڑھا ہی نہ جاتا ہو مگر
ہان البتہ اُسکا سمجھنا نوشتۂ تقدیر کے سمجھنے سے کچھ مشکل نہ تھا اور اگر سارے خط مین کوئی مطلب خیز
فقرہ تھا تو وہ یہی تھا کہ "مین اپنا کام کر چکا۔ بس یہی سمجھنا چاہیے کہ میرا جادو اچھی طرح چل گیا
اگر کچھ کسر باقی رہ گئی ہے تو وہ بھی فقط اسی لئے قصداً اوٹھا رکھی گئی ہے کہ فوجی مدد کی طرف
سے اطمینان ہوجائے۔ حفاظت کیلئے جلد تھوڑی فوج آنی چاہیے" لیکن اسوقت ایٹیس
کی حالت دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس خط کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا ہے اسکی
آنکھوں مین سرور آتا جاتا تھا۔ ہونٹون پر تبسم۔ اور چہرے پر اس جگہ بے انتہا خوشی نظر آتی تھی جہان
اس سے تھوڑی دیر پہلے بہت غور اور فکر کے نشان پائے جاتے تھے۔ ایٹیس اور اوس
شخص سے پہلے اسوقت جو گفتگو ہوئی اسکا سمجھنا بھی خط کے مضمون سمجھنے سے کم مشکل
نہ تھا۔ مگر ہان کئی بار گفتگو مین جان اور ہنوریا کا نام ضرور آیا اور یہ شخص بھی چونکہ فرانس
ہی سے آتا ہے اس بنا پر ہم یہ قیاس کر سکتے ہین کہ غالباً یہ گفتگو بھی اونھین دونون
کی بابت ہوگی اور اسیلئے ساتھ جب ہم ایٹیس کے اسوقت مسرت کیطرف خیال کرتے ہین
تو ڈرتے ڈرتے یہ نتیجہ نکالنے کا موقع ملتا ہی کہ خدانخواستہ ہمارے دوست جان اور اسکی پیاری

محبوبہ پر کوئی اور آفت آنے والی ہے - یا انہین دونون مین سے کوئی ایشیس کے اون آدمیونکو مل گیا ہے جو انکا پتہ لگانے کے لئے مخفی طور پر چارونطرف چھوٹے ہوئے ہین لیکن جان کی نسبت تو ہم کہہ سکتے ہین مگر ہان سنو۔ یا کو تو اس سے پہلے والے سین مین ابھی ابھی ہمنے ٹارسمانڈ کے باغ مین چھوڑا تھا -

تھوڑی دیر تک تو ان دونون مین اوسی قسم کی باتین ہوتی رہین - مگر پھر اسوقت سو سوا اپنے خاص سوارونمین سے ایشیس نے اسکے ساتھ کئے اور اوسی دم سبکو فہمایش کرکے فرانس کیطرف روانہ کردیا -

اب آسمان برس کر کچھ کھل گیا ہے - ہوا کے تیز جھونکے کسی شوخ - شریر حسین کی قیامت خیز چال کا خاکہ اڑاتے ہوئے چل رہے ہین - اور ابر کے ٹکڑے اونہین کے ساتھ ساتھ کسی کم نصیب عاشق کی دہوان دہار آہونکیطرح ادہر سے ادہر اڑے چلے جاتے ہین - آفتاب کبھی نکلتا ہے - اور کبھی پھر ابر مین چھپ جاتا ہے - پھر کچھ کرنونکی جھلکیان معلوم ہوتی ہین اور پھر ابر کا ٹکڑا آکر اونکو چھپا لیتا ہے اور یہ کیفیت دیکھہ دیکھکر بے ساختہ کبھی کا سنا سنایا وہ عقد کا واقعہ یاد ہی تو آجاتا ہے کہ کوئی شوخ چنچل جسکو کمسنی اور الھڑپنے کا تقاضا یا جوش جوانی اور حسن و جمال کی قدرتی شوخی کسیطرح اسکو ایک حالپر دم بھر بھی نہ ٹھہرنے دیتی ہو - کبھی تو پردہ سے منہ دکھاکر چھپا لیتی ہے - اور پھر فوراً ایک اداکیساتھ فوراً چھپالے پھر دل نہ مانے - کنکھیوں سے دیکھے اور اگر پھر اتفاق سے ایسی ہی زیادہ شرم آجاسے تو گھبرا کر دونون ہاتھون سے منہ چھپالے تھوڑی ہی دیر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب نے نکل کر ان ہرے ہرے پتون سے ہزارون جھلکتی ہوئی لہرین پیدا کردی ہین جنکے منہ کو ابھی آب رحمت نے گرد و غبار سے دہو دہلا کر خوب صاف کردیا تھا اور وہ زمین کا ہر ایک حصہ اسوقت بجاے خود آفتابی یا چاندی کی رنگت کا بنا ہوا تھا جسمین ابھی کا برسا ہوا پانی تھوڑا تھوڑا بھرا رہگیا ہو - تو پھر تھوڑی ہی دیر مین ایک قسم کا ہلکا ہلکا اندہیرا ساری دنیا مین پیدا ہوجاتا ہے جسکا لطف بھی اپنے رنگ مین - لاجواب ہی ہوتا ہے - ایشیس اوسی کمرے کے آگے جسمین وہ ابھی بیٹھا ہوا تھا - سوارونکی بھیجنے کے بعد اب ٹہل رہا ہے - اور یہ باتین اپنے دل مین کہہ رہا ہے " بس اب کیا پھر پالا مار لیا ہے - دنجک* خدا جانے کیا کیسب کر رہا ہے - بڑا ہوشیار آدمی ہے - یہ لوگ پہونچے اور وہ ہنو ریا کیا لیکر چلتا ہو گیا

*یہ ایک شخص کا نام ہے جسکو ایشیس نے پیشتر جان اور ہنوریا کی تلاش کے لئے بھیجا تھا -

(کسیقدر افسوس ہے) مگر جان کی ابھی تک کچھ خبر نہین ملی - ویلینٹنی ان اور ملکہ دونون مجھسے بہت خوش ہونگے اور یقیناً میرے اس کارگذاری کے صلے مین سب کام بنجائین - اور کیا عجب ہے جو اس خوشخبری کو سنکر وہ آج ہی خوشی مین میری درخواست منظور کرلین - مگر ملکہ کی علالت کا ضرور خیال ہوتا ہے - لیکن آئیے بھی - چلکر اس خبر کی اطلاع تو دیدین آخر اسمین ہرج ہی کیا ہے - دیکھین تو کسقدر خوش ہوتی ہین اور اس خوشی سے میرے لئے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے - مگر ہان ابھی انکو یہ نہین بتلانا چاہیے کہ ہنوریا مارسمانڈ کے پاس ہے ورنہ مارسمانڈ سے اور ان سے کسیقدر مراسم ہین شاید یہ بالا ہی بالا مارسمانڈ کو خط لکھکر ہنوریا کو بلالین اور یہ میری کارگذاری کچھہ ثابت ہو (چونک کر) آہا - آج - مین ابتک ملکہ کی عیادت کے لئے بھی نہین گیا " اور یہ کہکر سواری کے لئے گھوڑا مانگا - اور سوار ہو کر شاہی ایوان کیطرف چلا ہلہ بلیبیڈیا کا چونکہ اب سن زیادہ ہوگیا ہے اور وہ اصلی حرارت بالکل تشریف لیگئی ہے جسکا دور دورہ کچھہ جوانی ہی کے عالم مین خوب ہوتا ہے - رطوبات کی زیادتی اور دماغ ضعیف ہو جانیسے پٹھون کی عام کمزوری غالب آگئی ہے اور اسوجہ سے اب کچھہ دنون سے وہ اکثر نزلہ کے عوارض مین مبتلا رہتی ہے -

اسوقت بھی وہ اپنے ایوان خاص شاہی مین بیٹھی ہوئی ہے ضعف کی زیادتی کو اسلئے اعضا کو بہمل اور بے قابو بناکر بار بار پلنگ پر لٹانا چاہتی ہے لیکن سینہ کی تنگی جو اسکو اچھی طرح سانس بھی نہین لینے دیتی ہے پٹھون کے کچھ عجائبکی وجہ سے کسیطرح اسکو لیٹنے نہین دیتی - اور اسی سبب سے وہ اپنا سر گاؤتکیہ پر رکھے ہوئے الٹی الٹی سانسین لے رہی ہے دمہ کا زور ہے - کھون کھون کر رہی ہے - اور ہوائی آنے جانیوالی نالیون بلغم کے مجتمع ہونے سے اسکا سینہ ارگن باجا بنگیا ہے جس سے طرح طرح کی آوازین نکل رہی ہین چارون طرف اطباء کا مجمع ہے اور اس خرابی پیدا کرنیوالی چیز کی مجسم صورت یہان نظر آتی ہے جو دنیا مین اختلاف کے نام سے مشہور ہے - کسی طبیب کی رائے کسی سے ملتی نہ تھی اور ہر ایک دوسرے کے خلاف ہی کہتا تھا - دوائیون کی بھرمار ہو رہی ہے اور جو کوئی دوا بتا دیتا ہے وہ استعمال کرلیجاتی ہے - گو اس قسم کا علاج بجز ضرر کے کبھی فائدہ نہین دیتا مگر خدا جانے اسوقت کیا اتفاق ہوا کہ کسی کی کوئی دوا کارگر ہوگئی اور تھوڑی دیر کے لئے بلیبیڈیا اس قابل ہوئی کہ کچھہ بات چیت کرے "

الشیس ابتک چپ تھا لیکن اب ملکہ کا مزاج کسیقدر سنبھلا ہوا دیکھکر مزاج پرسی کی اور دعائے صحت دینے کے بعد کہا "بیشک بیمارا ور اسکے تیمارداروں کے لئے وہ انتشار کی گھڑیاں بہت ہی نازک اور سخت ہوتی ہین جنمین مرض کے سخت حملے ہون اور ایسے وقت مین عموماً ہر شخص کا یہی دل چاہتا ہے کہ اسوقت کوئی صورت ایسی ہوتی۔ کوئی خدا کا بندہ ایسا ہوتا کہ جسکے دست شفا سے ابھی صحت ہوجاتی لیکن یہ ایک اضطراب کا خیال ہے اور اضطراب کے فعل کا جیسا کچھ نتیجہ ہوتا ہے اسکو زمانہ جانتا ہے۔ میرے نزدیک جسکا علاج کیا جائے استقلال کیساتھ کیا جائے اور جو دوا استعمال کیجائے۔ اسکا اثر دیکھ لیا جائے"۔

ملکہ "ہان یہ صحیح ہے لیکن جب کسی کی جان پر بنجاتی ہے اور اسکو اسوقت کسی بات کا خیال نہین رہتا اور وہ یہی چاہتا ہے کہ کوئی دوا ایسی پہنچتی جس سے جان بچ جاتی اگر ایک ہی دوا اور ایک ہی رائے پر تکیہ کئے بیٹھے رہین تو بس جان سے بھی ہاتھ دہو بیٹھنا چاہیئے۔ جسکا تجربہ ابھی ابھی ہوچکا ہے۔ اگر اسطرح علاج مین مستعدی اور جلدی نہ کیجاتی تو بھلا کیونکر اب تک مجکو افاقہ ہوتا"۔

الشیس "نہین - مین تو یہ عرض نہین کرتا کہ کسی کے علاج مین مستعدی سے کام نہ لیا جائے۔ مرض سے غفلت کرنی یا اسکو خفیف سمجھنا تو خود ہی ایک ایسا مرض ہے کہ جسکی دوا ہی نہین۔ مگر ہان مستعدی اسکا نام نہین ہے کہ بہت جلدی جلدی دوا پر دوا استعمال کیجائے یا دم بھر مین اسکا علاج اور ذرا دیر مین دوسرے کا علاج ہو۔ اس سے مریض بالکل تختہ مشق بنجاتا ہے اور کوئی طبیب اچھی طرح مزاج سے آشنا نہین ہوتا۔ اگر اس قسم کے علاج نے اتفاق سے اسوقت فائدہ بخشا تو یہ حضور کا اقبال ہے لیکن علاج معالجہ کا جو پسندیدہ قاعدہ ہے اسکے خلاف نہین کرنا چاہیئے"۔

الشیس کی یہ رائے بھی صحیح تھی اور ملکہ کو ضعف بھی زاید تھا اسوجہ سے یہ تو خاموش ہی رہی لیکن الشیس نے پھر کہا "ہان مین حضور کو اس امر کی خوشخبری دیتا ہون کہ مین نے شاہزادی ہنوریا کا پتہ لگالیا"۔

ملکہ "(تعجب کے لہجے مین) سچ! یہ کہان؟

الشیس "حضور ابھی مجکو اس امر کی تو اطلاع نہین ہے کہ وہ خاص کس جگہ مین مگر ہان اتنا معلوم ہوا کہ وہ فرانس کیطرف کہین ہین اور نہایت محفوظ جگہ ہے"۔

ملکہ "تو پھر بھی انکا ملنا مشکل ہے - کیون - اور وہ نکرام جان"

ایشیس "ہان انکا ملنا تو بہت مشکل - مگر مین نے بندوبست اچھا کیا ہے بڑے بڑے ہوشیار آدمی اس کام پر مقرر کئے ہین اور کسیقدر فوج بھی بھیجدی ہے لیکن جان کی خبر ابتک نہین ملی"

اور اب یہ بات بہت اچھی طرح معلوم ہوئی کہ وہ شخص جو ابھی فرانس سے خط لیکر آیا تہا وہ ایشیس کو یہی امر کی خبر دینے آیا تہا گو یہ تو اچھی طرح نہین معلوم کہ بلیسیڈیا کو اسوقت خوشی کس امر کی تہی جوش محبت کے ساتہ ہنوریا سے ملنے کی یا اب اوس سے انتقام لینے کا موقع ملنے کی - مگر ہان اسوقت یہ ضرور دیکھا کہ اس علالت کی حالت مین بھی فوراً بلیسیڈیا کے چہرہ پر رونق آگئی اور اسنے اپنی کمزور آواز سے کہا - مین ضعف کیوجہ سے اسوقت تمہاری اس حسن تدبیر کی تعریف نہین کر سکتی - لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ تمنے بہت بڑا کام کیا"

ایشیس "دنیا سازی کے طور پر) خدا سلامت رکھے یہ حضور کی قدر دانی ہے - ورنہ مین نے کیا - اور میری تدبیر ہی کیا - جو کچھ ہوا آپ کے اقبال سے ہوا ورنہ یہ کام کہین اسطرح ہونیوالا تہا - کسکو امید تہی - لیکن پیر و مرشد - گو عرض کرنیکا اسوقت موقع نہین ہے مگر تاہم مین بہت ادب کیساتھ پھر حضور کو اس اہم کام کی یاد دلانا چاہتا ہون جو میرے حوصلے سے تو کہین باہر ہے مگر حضور کے نزدیک بہت ہی سہل"

ملکہ "مین سمجھی مگر میری حالت اسوقت اس قابل نہین ہے کہ مین اسکا کچھ جواب دون تم شاہزادے صاحب کا عندیہ تو لو - دیکھو وہ کیا کہتے ہین - اور یہ کہکر خاموش ہو رہی"

ایشیس کو بھی اب اصرار کا کوئی موقع نہ تہا - اور اسنے یہ بھی دیکھا کہ بلیسیڈیا نے اسقدر کہنے کے بعد اپنی آنکھین بند کر لین ہین - اسوجہ سے وہ بھی وہان سے - آداب - تسلیمات بجالا کر اٹھا اور خاص شاہی محل مین داخل ہوا"

یہ ایک بہت بڑی عمارت تہی جو بہت سے مکانات کو اپنے احاطہ کے اندر لئے ہوئی تہی بہت اچھے اچھے مکان بنے ہوئے تہے - اور ان مین سے ایک عالی شان کوٹھی کے آگے برآمدے مین وہ تخت بچہا ہوا تہا - یہ کوٹھی طرح طرح کے قیمتی پتھر دنسے بنائی گئی تہی - اور اسکے فرش مین بالکل سنگ مرمر سے کام لیا گیا جو اس کوٹھی کے بلندی کی نام [illegible]

ہوگیا تھا بلکہ برآمدے کے باہر نکلکر اس جگہ تک پھیلتا چلا گیا تھا - جہانسے ایک مختصر چمن نے زمین کے نرم نرم حصے کو اپنے نشو و نما کیلئے منتخب کرلیا تھا - یہ چمن کا تختہ اس کوٹھی کے سامنے بہت بھلا معلوم ہوتا تھا - سبزے کا ہرا رنگ پھولونکی خوشرنگیان اور انکا من مین نور اور دل مین سرور پیدا کرتی ہے - جو اس کوٹھی مین رہتے تھے - ویلن ٹنی ان کے داہنے ہاتھ خواجہ سرا ان کی صف دست بستہ کھڑی تھی - ایکطرف تمیز دار خوبصورت خوبصورت کنیزین جام تھین سامنے میز لگی تھی میز پر گلدستہ - دو چار شراب پینے کے گلاس اور ایک تلوار سیان سے کھچی ہوی رکھی تھی جسکے مرصع قبضے پر سونے کا کام نفاست کے ساتھ کیا گیا ہے - یہ پری پیکر کنیزین ساقی گری کی خدمت پر معمور ہین - مصاحب بیٹھے ہوے ہین اور مے خوشگوار کا دور چل رہا ہے - ابر گھرا ہوا تھا - بوندیان پڑرہی نہین - اور بوتل کے کاگ اوڑنے کی صدا رعد کی آواز مین ملکر کچھ عجیب لطف پیدا کررہی تھی - دائن گلاس کی وہ تڑپ بجلی کو تڑپائے دیتی ہے جسمین پلانیوالونکے نازک نازک ہاتھ کے ہل جانیکی وجہ سے مے ارغوانیکا جنبش کرنا اور اس جنبش کیحالت مین اسکا سرخ سرخ رنگ غضب کررہا تھا - ایشیس جاکر بیٹھ گیا اور ویلن ٹنی ان کے اصرار سے دو تین جام آب آتش رنگ کے اوڑائے - مزاج تیز ہوا خیالات نے وسعت کی لی اور ادہر ادہر کی باتون کے بعد سنوریا کا تذکرہ شروع ہوا - ایشیس کے مزاج مین ہمیشہ سے خود ستائی کی عادت تھی - اسنے سنوریا کے پتہ لگانے مین دربردہ اپنے بہت حقوق ثابت کیے اور اپنی کارگذاریون کی داد چاہی - ویلن ٹنی ان بکنت کو ہمیشہ سے سنوریا کیساتھ ایک قسم کا بغض تھا اسوجہ سے سنوریا کے پتہ ملنے کی خبر اسکے دل کو بہت خوش کرگئی - ایشیس کی بہت تعریف کی اور وہ تعریف کے کلمے جنہون نے تکبر اور غرور کی ہوا ایشیس کے کانونمین بھردی تھی - اسکے کانونسے ہوتی ہوئی دل و دماغ مین پہونچگئی اور اب کیا تھا اسکا دماغ اسمان پر پہونچگیا - بہت دور دور کی سوجھنے لگی اور اسی حالت مین اسطرح کہا

"میرے قدردان بادشاہ کے خسروانہ عنایتین جسقدر میرے حالپر ہین اونکو سارا زمانہ جانتا ہی کہ اس سرکار سے مجکو بہت کچھ اعزاز حاصل ہوا - اور شاید کوئی تمنا بھی ایسی نہو گی جو میرے دلمین پیدا ہوئی ہو اور حضور کی نظر عنایت نے اسکو پورا نکردیا ہو - مگر ہان البتہ میری ایک آرزو باقی ہے "

ویلن ٹنی ان "(جام اوٹھاکر) وہ کونسی آرزو ؟"

الشیس "حضور میرے دلین ہے کہ میرے از دل عزیز بیٹے گاڈن لٹش کو جناب عالی اپنی فرزندی مین لین اور بڑی شاہزادی صاحبہ کے ساتھ منعقد فرماوین"

ویلین ٹنی ان یہ سنتے ہی بہبوکا ہوگیا۔ آنکھون کے وہ لال لال ڈورے جنمین مے خوشگوار کا سرور اپنی بہار دکھا رہا تہا دیکھنے والے کی نظر مین بجلی کیطرح کوند گئے چہرہ غصے سے تمتما گیا بدن مین آگ لگ گئی اور وہ شراب کا اثر اس آگ کے اور تیز کرنے مین اسپرٹ کا کام دیگیا جو اسوقت اسکے رگ و پے مین آب آتش رنگ کے استعمال سے پیدا ہوگیا تہا اسنے منہہ لگا کر شراب کا گلاس ہاتہہ سے رکہدیا۔ اور شراب کے نشہ اور غصے کی بیخودی سے اپنی بہکتی ہوئی زبان کو کسیقدر قابو مین لاکر اسطرح کہا "کسکی شادی؟"

الشیس "بندہ زادے کی"

ویلین ٹنی ان "ہون۔ اور کسکے ساتھ؟"

الشیس "(ہاتہہ جوڑکر) جناب عالی کی شہزادی صاحبہ کے ساتھ؟"

ویلین ٹنی ان "(اپنے دلمین) یہ! حرام خور کو اب یہ حوصلہ ہوا۔ کمبخت نے سلطنت لینے کی فکر کی۔ اس نمکحرام کا بیٹا۔ اور اینجانب کی شاہزادی! بہلا کیا نسبت ہے نہین شراب کے نشے مین تو ... ہی اول فول نہین بکتا ہے مگر اس سے زیادہ تو نہین پی گیا ہون (الشیس سے) کیا کہا شاہزادی کے ساتھ"

الشیس "جی ہان۔ شاہزادی صاحبہ کے ساتھ۔ اگر بادشاہ کی نظر عنایت بندہ نواز فرمائے"

ویلین ٹنی ان "(اپنے دلمین) حرام خور۔ پاجی۔ (الشیس سے) شاہزادی کے ساتھ آپکے صاحبزادے بلند اقبال کی شادی! کیا الشیس سچ مچ تم اسوقت اپنے ہوش مین نہین ہو؟"

الشیس "نہین۔ مین نے شراب کچہہ ایسی زیادہ نہین پی ہے جو خدانخواستہ میرے دماغ مین خلل آگیا ہو اور نہ ایسی بات ہی کی مین تمنا کرتا ہون جسکی نظیر دنیا مین نہو"

ویلین ٹنی ان "(بہت برہم ہوکر) ارے۔ پاجی تیرا لڑکا۔ اور اینجانب کی شاہزادی تو اپنی حقیقت نہین جانتا؟ ہماری برابری۔ یہ دعوے۔ یہ ارادے۔ لانا تو میری تلوار" غصے مین آدمی تو انسان یون ہی بے قابو ہو جاتا ہے۔ آدمی کے ہوش و حواس بجا نہین رہتے

عقل جاتی رہتی ہے اور پہر اسکو کچھ نہیں سوجہتا - اسپر شراب کا نشہ ویلن ٹنی ان کے حق مین اور بہی سونے مین سہاگا ہو گیا - انکھون سے دہوان - منہ سے شعلے نکلنے لگے جسکی وجہ سے انکھون کے سامنے غفلت کے پردے پڑ گئے - اچہے برے کی تمیز جاتی رہی اور انہون نے اوسی طیش کی حالت مین تلوار اوٹھا کر ایشیس کے سینہ مین بہونک دی "

ایشیس کا طرز معاشرت چونکہ اچہا نہ تہا اور ویلن ٹنی ان کے غضب کی آگ کا شعلہ بار رہی تہی اسوجہ سے کسیکی یہ جرات نہ ہوئی کہ ایشیس کی جان بچاتا - ویلن ٹنی ان کے کے مصاحبون نے ایشیس کی جان لینے مین اپنے مالک کی مدد کی اور سب کے سب تلوارین کہینچ کہینچکر دوڑ پڑے اور ایشیس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا "

ایشیس چونکہ بہت بڑا فریبی چالاک اور ہمارے دوست کا جانی دشمن تہا - اسوجہ سے ہمتو اس امر سے بہت خوش ہوے کہ آج دنیا کو اسکے مکر و فریب سے نجات ملی اور وہ بھی اسیطرح قتل کیا گیا - جسطرح اسنے جان کے مرحوم باپ بانی فیس کی جان لی تہی - لیکن یہ ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ سلطنت اٹلی کے حق مین ایشیس کا مارا جانا کہانتک مفید اور مضر ہوا - اٹلی کی انتظامی حالت پر جہانتک ہم غور کرتے ہین وہانتک ہمارا خیال ہے - کہ بانی فیس اور جان کے بعد اس ہیبت یا سلطنت کا سنبہالنے والا اب بجز ایشیس کے اور کوئی نہ تہا - گو وہ اچہا تہا یا برا - لیکن پہر بھی اسکی وجہ سے اور سلاطین کی نظرون مین اٹلی کو بظاہر ایک قسم کی ضرور قوت حاصل تہی -

اور اس اعتبار سے ہم ضرور کسیقدر افسوس کیساتہہ کہہ سکتے ہین کہ تمام عمر مین ویلن ٹنی ان کی تلوار چلی بہی تو کس شخص پر! انگریزیہوشی سے ہمیشہ ایسے ہی برے نتائج پیدا ہوتے ہین - اور شرابی کی نظر گو آسمان سے بہی اونچی نکلجائے اور نشہ کے عالم مین بہت دور دور کی سیر کر آئے - لیکن کسی کام کے انجام پر کبہی نظر نہین جاتی - اور وہ خیال نہین کرتا کہ مین کیا کرتا ہون اور اسکا نتیجہ کیا ہوگا -

ایشیس کے اس ناگہانی قتل نے گو عام طور پر لوگون کے دل پر کوئی زیادہ اثر نہین پیدا کیا مگر ہان البتہ وہ وحشی لوگ دل پکڑ کر رہ گئے جنکو ایشیس کی ذات سے خاص طور پر تعلق تہا یا جو اسکے نوکر تہے - لیکن کسی کے اختیار مین کیا تہا جو کوئی دم مارتا -

اس واقعہ پر ابہی تہوڑا زمانہ بہی نہین گذرا تہا - کہ ملکہ پلیسٹ یا کے امراض مین ترقی ہوئی الٹی الٹی سانسین لیتے لیتے پہیپڑا پہول گیا - اور وہ گذرگاہ مین مستقل طور پر بلغم کے رہنے کی جگہہ ہو گئین

جنمین نیچرل طور پر ہوا کی آمد و شد رہتی ہے۔ دم ٹوٹ گیا اور بالآخر اسکو بھی ناگزیر مرحلہ پیش آیا جو ہر متنفس کے لئے ایکبار ضرور ہونا ہے۔

یون تو آیا وقت ٹلتا نہین ہے اور پلیسیڈیا کی عمر بھی بہت ہو چکی تھی مگر بظاہر اسباب اسکی جان جانے کی قوی وجہ مختلف دواؤن کی بھرمار اور علاج مین بھی بے انتظامی خودسری اور بے استقلالی ہوئی جو مرض متعدی کی طرح سلاطین اور امرا کے گھر گھر پھیلی ہوئی ہے اور جسنے بہت سے بڑے بڑے لوگون کی عزیز جانین مفت مفت لے لین جے بلیڈیا گو عورت تھی مگر پھر بھی اسکے دماغ مین ایک قسم کی انتظامی قوت تھی جسکی وجہ سے اس سلطنت کا کاروبار ابتک بُرا بھلا چلا جاتا تھا۔ لیکن اب تو سلطنت کا خدا ہی مالک ہے ڈیلین ٹنی ان سے ہرگز اس امر کی امید نہین ہوسکتی کہ وہ ایسی بڑی سلطنت کا کام سنبھال لیگا۔ وہ تو دنیا مین اسلئے پیدا ہی نہین ہوا ہے اور اوسکا دماغ عقل و انتظامی قوت سے اسیطرح خالی ہے جیطرح جنگل کے اکثر ناول پولیٹیکل سوشل اور مارل نتائج اور مضامین سے خالی ہوتے ہین اسکے علاوہ اسکی آرام طلبی اور مے نوشی اسکو کب اس امر کی اجازت دیگی کہ وہ اپنی پرانی عادتون کو چھوڑ کر ملکی معاملات کی طرف متوجہ ہو۔ اور بیچارا ہی بلیڈیا کے مرتے ہی ڈیلین ٹنی ان خوب کھل کھیلا اسکی وہ بدعادتین جو پاس کے لحاظ اور خیال سے ابتک کسیقدر چھپ چھپا کر پوری ہوتی تھین اب علانیہ طور پر کیجانے لگین مےکشی انتہائی درجہ پر پہنچ گئی ہے اور اوسی کے ساتھ وہ خراب خصلتین بھی ترقی کر گئی ہین جنکا مے نوشی کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے اب ہر دم مخمور پڑا رہتا ہے اور رات دن اونھین پری پیکر نازنینون سے صحبت رہتی ہے جنکی نشیلی انکھڑیان اور بھی اسکو مست اور متوالا کئے دیتی ہین۔

نوان باب

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

وہ خوشی بھی دید کے قابل ہی جب ہوتا ہی شاد
مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر دیکھکر

دوپہر کا وقت ہے۔ آفتاب کسی معشوق کے جور و ستم کے سلسلے کیطرح نصف النہار کا اس خط

پر پہونچ گیا ہی کہ جس سے اب اور زیادتی عقل کسیطرح فرض ہی نہین کرسکتی۔ اس کی کرنین
اپنے حسن عالم سوز کی گرمیان دکھلاتی ہوئی ساکنان ملاءِ اعلے سے خدا جانے ایسی کیا تازہ
خبر لیکر اسوقت سیدھی زمین کی طرف آرہی ہین کہ خاک مین ملے ہوئے ریگ رواں کے ذرّے
بھی بڑے آن بان کے ساتھ چمک چمک کر اپنے نورانی اشارون سے دیکھنے والونکو بتارہے ہین
کہ گو اسوقت کی دہوپ ہمکو تڑپا رہی ہے مگر پھر بھی اس امید پر خوش ہین کہ اس سے
زیادہ اب آفتاب مین تیزی نہوگی اور اب جو گھڑی آئیگی اچھی ہے آئیگی۔ ہوا بھی بدلی ہے
اور ہر چیز کا وہ سایہ بھی کچھ کچھ پیٹ سے پاؤن نکال چلا ہے جو اسوقت کم ہوتے ہوتے اُن
ملکون مین تو بالکل نیست اور نابود ہی ہوگیا ہوگا۔ جو خط استوا کے نیچے یا اسکے قریب واقع ہو
ہین اور جو دور رہین وہان اگر اسپ مفقود نہوگیا ہوگا۔ تو شاید برائے نام کچھ یون ہی سا باقی رہا
ہو۔ ہر طبقے اور ہر مرتبے کے آدمی اسوقت آفتاب سے منہ چھپائے ہوئے آرام اور آسایش سے
اپنے اپنے مکانون مین بیٹھے ہونگے۔ مسافرون کو اگر یہ بات نصیب نہین ہوگی۔ تو وہ
بھی اب تھک کر کسی سایہ دار درخت کی چھاون مین دو گھڑی سستانے کیلئے ضرور ہی بیٹھ
گئے ہونگے۔ ہان شاید ان غم نصیب عشاق کو بدقسمتی سے یہ موقع نہ ملا ہو جو کسیکی تلاش
مین بڑی بیقراری کے ساتھ ساری دنیا کی خاک اڑاتے پھر رہے ہون۔ مگر نہین نا امید سے
اب وہ بھی کسی جگہ سر تھام کر بیٹھ گئے ہون گے یا اگر یہ بھی نہین تو پاؤن کے چھالے
چھالیون کے ساتھ کانٹون کی چھیڑ سے عاجز آکر اور کبھی تو ایسے ٹھہر گئے ہونگے کہ دم بھر کہین بیٹھ کر
کانٹے نکال لین۔ لیکن ہان البتہ ایک ہمارا وضعدار خیال ہی کہ اسوقت بھی عرصے کے چھوٹے
ہوے اپنے پرانے دوست جان کو ساری دنیا مین ڈہونڈ کر اب پھر فرانس کیطرف چلا ہے
اور فرانس کی شرقی حدود مین پھرتا ہوا جاتے جاتے اس مقام پر پہنچا ہی جہان دریاے ڈون
مغرب کیطرف ہٹتے ہٹتے بالکل کوہ سورن کے قریب پہنچ گیا ہی یہ پہاڑ جنوباً شمالاً واقع ہی اور اسکے
دریاے ڈون بھی کچھ تھوڑے فاصلے سے شرق کیطرف ہٹکر جنوب کیطرف سے بہتا ہوا آتا ہے اور
شمال کیطرف جاکر بحیرہ روم مین داخل ہوجاتا ہی پہاڑ کے پچھم طرف ایک بہت بڑا کف دست
میدان ہے جسکی وسعت دیکھکر نظر کو کچھ اسطرح کا انتشار ہوتا ہے جسطرح پر کہ خیال کو لامکان
کی غیر محدود فضا مین گھبراہٹ ہوتی ہی اور اسکے آس پاس دور دور کو آسمان تک جھکے ہوے
کنارے دیکھنے والی نظر کو بھی دھوکا دیتے ہین کہ وہ ساری زمین اسکے اندر ہی جسکا محیط پچیس ہزار

جھیل کے قریب ہوا اور وہ جو چھپائے ہوئے غبار کے اسطرف جانے کیا کچھ دھندلا دھندلا
نیلا سا چار دن طرف معلوم ہوتا ہے بس یہی اوس آسمان کے کنارے ہین جنکے اندر اس دنیا
کی طرح بہت سے کرے رات دن گردش کیا کرتے ہین - آسمان کے گمدہ دل سے نہ نکلنے والا
غبار اگر اتفاق سے کبھی نکلتا ہو تو یقیناً اسکا ٹھکانا ایسے ہی وسیع میدانون مین ہوتا ہو گا اور یہان بھی
جب ایسے کھلے میدانون مین پہنچتی ہو گی تو یقیناً خوب ہی دل کھولکر خاک اوڑاتی ہو گی مگر اسوقت
اس میدانون مین شمال کیطرف ہمیشہ کے معمول سے بھی زاید غبار اُٹھ رہا ہے جو زمین سے آسمان تک
اسیطرح جا رہا ہے جس طرح بیکس اور دلجلے عاشقون کی دہواند ہار آہین - مگر کیسا ہی قسمت سے
کچھ ایمین اثر بھی اگیا ہو - تھوڑی ہی دیر مین گرد و غبار کا پردا ایک دم آنکھون کے سامنے سے اٹھتا
ہے اور چند سوار اوسمین سے نمودار ہوتے ہین جو شمار مین پچیس تیس سے زاید نہون گے
انکے منہ پر اسیطرح کا گرد و غبار چھایا ہوا ہے جسطرح مسافرت مین راہ چلنے والون کے منہ پر
ہونا چاہئے - اور اگر اونکے چہرہ کی تیرگی مائل سُرخی بتا رہی ہے کہ فرانس کے علاوہ کسی اور
ملک کے تیز آفتاب نے بھی انکے سُرخ اور سپید رنگ کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تو انکے میلے کچیلے
ساز و سامان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب زمانہ کے ستائے ہوئے اور نہایت ہی شکستہ حال ہین
اور انکے اوداس اور غمگین چہرہ کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ آسمان اور زمین کی گردشون نے خوب
ہی جی بھر کر اونکو پیسا ہے -
لیکن اسوقت گو دوپہر ہے اور اس اعتبار سے آفتاب کی کرتوت کو کیسی ہی غضب آلود نگاہون سے
کم تیز نہین ہونا چاہئے تھا مگر نہین معلوم یہان کی سرزمین کو ایسا کیا اثیر رحم آگیا ہے کہ عرض البلد
کے اعتبار سے وہی آفتاب کی کرنین بعینہ انھین محبت بھری نظرون کیطرح اونکی طرف
آتی ہین جو ظلم اور ستم کرتے کرتے اب خود ہی شرمائی جاتی ہون بگولے اوٹھتے ہین مگر اسیطرح
جسطرح پیار سے کسی کو آغوش مین لینے کیلئے کوئی دست شوق پھیلا کر اوٹھتا ہو -
یہ لوگ آتے آتے اب اوس ٹیلے کے قریب پہنچ گئے ہین جو اس ٹیلے کے شمالی سمت پر واقع ہے
اور جسپر جا بجا کچھ توت اور بلوط کے درخت اپنی جھکی ہوئی شاخون اور ہری ہری پتیون سے سایہ
کئے ہوئے ہین اور کہین کہین صحرائی درختون نے عاشق و معشوق کیطرح آپسمین مل جلکر چھپا رکھا ہے
اور ایسے ایسے کنج بنا دئے ہین کہ سبحان اللہ ٹیلے کے گرد کہین طرف ایک راستہ ہے جو جنوبی فرانس
کیطرف سے آنیوالون کو جینوا - سویزرلینڈ اور پروشیا کی طرف لیجاتا ہے اور راستے

دہنی طرف ایک مختصر جنگل ہے جو دکھن اور پچھان کیطرف چلا گیا ہے۔ اسقدر یہاں کی سیر باغ
دیکھنے کے بعد اب ہم جو اون لوگوں کیطرف نظر پھر کر دیکھتے ہیں تو اونکی صورت ہماری نظر میں
کسیقدر آشنا معلوم ہوتی ہے خصوصاً اوس شخص کی جسکا گھوڑا اور سب سواروں کے حلقے میں ہے
دیکھا وہ جسکا سر ننگا ہے جسکے سر کے پریشان بالوں سے اڑتے ہوی غبار اور خس و خاشاک کو
بہت الفت سی معلوم ہوتی ہے۔ جسکا گریبان چاک ہے۔ جسکے چہرے پر انتہائی درجہ کی
حسرت۔ اور غم برس رہا ہے۔ ہاں ذرا غور سے دیکھنا تو سہی۔ یہ کون ہے! خدا کرے
وہی ہو جسکو ہمارا دل کہہ رہا ہے۔ ہمکو تو ہمارا وہی شوریدہ سر پرانا دوست معلوم ہوتا ہے جسکا نام
جان ہے۔ کیوں صورت اور نقشہ تو کچھ اوسی سے ملتا ہوا ہے۔ دیکھیے نہ وہ اسکا گریبان
بھی دامن تک چاک ہے۔ عشاق کے سوا اور کسکی یہ حالت ہو سکتی ہے۔ اور عاشق بھی وہ
جو ہمارے دوست کیطرح اپنے معشوق سے ہمیشہ کیلیے جدا ہو گیا ہو۔ ضرور وہی ہے اور عجب نہیں جو
یہ سب اسکے باڈی گارڈ کے نیچے بجای سوار ہوں۔ یہ سب اس ٹیلہ کے پاس پہنچکر گھوڑوں سے اتر پڑے
بعضوں نے تو گھوڑوں کو چھوڑ دیا اور زین پوش بچھا بچھا کر اوسی زمین پر بیٹھ گئے جسپر اونچے
اونچے درخت سایہ کیے ہوے تھے۔ کوئی گھوڑوں کو ٹہلانے لگا اور کوئی پانی کی تلاش میں ادہر
اودہر چلا گیا۔ اور اب جو ہم **جان** کی صورت دیکھتے ہیں تو حقیقت میں کسیطرح پہچانی
ہی نہیں جاتی زمانہ کے انقلابات نے اسکی صورت بالکل بدل دی ہے اور کچھ اسطرح ہاتھ
پاؤں بے قابو کیے بیٹھا ہے کہ بیجان سا معلوم ہوتا ہے۔ رنج اور غم نے بڑی بیرحمی کیساتھ اسکی
اوس نضارت کو رنگ بنا کر اوڑا دیا ہے جو حضرت عشق کی دستبرد سے بچ رہی تھی۔
رخساروں کی ہڈیاں اور نیلی نیلی رگوں کو دکھاتی ہوئی نکل آئی ہیں جنکے اندر خون کی
جگہ پر وہ آہیں بھری ہوئی تھیں جو جذب اور ضبط کی وجہ سے سینہ میں گھٹ گھٹ کر
چوٹ کھای ہوی دل کیطرح بالکل نیلی ہو گئی ہیں۔ آنکھیں اپنے اشکوں کا خزانہ خالی کرتے
کرتے اب اسیطرح خشک ہو کر رہ گئی ہیں جسطرح نرگس کا مرجھایا ہوا پھول جسمیں نچوڑنے سے رطوبت
کا ایک قطرہ تک نہ نکلے آنکھوں کے آس پاس حلقے پڑ گئے ہیں اور خشکی کی وجہ سے وہ پلکیں بخت برگشتہ
کیطرح اور بھی پھر گئی ہیں جنمیں بہت دنوں تک پہلے آنسوؤں سے پانی دیا گیا تھا اور وہ کچھ سیدھی
بھی ہو گئی تھیں **جان** نے بیٹھے بیٹھے پہلے ایک مرتبہ بڑی حسرت اور مایوسی کیساتھ ٹھنڈی سانس لی
اور پھر اپنا سر گھٹنوں پر رکھکر اسطرح اپنے دل سے کہنا شروع کیا۔ اب کہاں ڈھونڈوں ساری دنیا کی

تو خاک جہان آیا۔ آلپس کے ایک ایک ذرے کو دیکھا۔ پروشیا سے یہانتک کی خاک
اڑائی۔ فرانس مین بھی شاید کوئی ایسا مقام رہگیا ہو جہان انکو تلاش نہ کیا ہو مگر آہ کہین بھی
نہین نشان نہین۔ اٹلی کی طرف بھی ہو آنا چاہئیے شاید وہین پکڑ نہ گئی ہون۔ لیکن وہان پہنچکر انکی
زندگی بہت دشوار معلوم ہوتی ہے وہان انکی جان کے سب کمبخت دشمن ہی دشمن ہین۔
(مایوسانہ لہجے مین) کہین ہون اب میرے ہاتھ سے گئین۔ نہین ملسکتین۔ (اپنے
ہمراہیون سے بہت پر افسوس لہجے مین) کیون پھر اب تم لوگون کی کیا رائے ہے۔ اب تو مین
دیکھتا ہون کہ ہر ہر قدم پر ناامیدی ہی کا سامنا ہوتا ہے اور جسطرف آنکھ اوٹھاکر دیکھتا ہون
مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہے۔

جان کی یہ مایوسانہ تقریر سنکر کسی کے پاس اب کوئی معقول جواب نہ تھا۔ سب سر جھکاکر
خاموش ہو رہے اور اوسوقت انکی صورت دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان سب کی ہمتون
نے صاف جواب دیدیا۔ گو آے دنکی مصیبتین سہتے سہتے ستمزدہ اور غم نصیب عشاق کا دل
کسقدر مضبوط ہو جاتا ہے۔ مگر چوٹون پر چوٹین سہتے سہتے حسینون کی اس نازک مزاجی سے
زیادہ انکا دل نازک ہو جاتا ہے اور رقیق القلبی اسدرجہ بڑھجاتی ہے کہ ذراسی بھی اپنے
خلاف مین کوئی بات سنتے ہی ٹپ ٹپ آنسو نکل ہی تو آتے ہین۔

ہمارا دوست اول تو یونہی قدرت کی طرف سے کم نصیب یا غم نصیب پیدا ہوا تھا۔ ملنور یار کے
جاتے ہی عیش و آرام بھی اسکے پاس سے چلدئیے تھے اور ہر طرف سے رنج و غم کی یورش دیکھکر
صبر اور استقلال بھی اس سے کنارہ کر گئے تھے۔ تاب و توان بھی رخصت ہو گئی تھی۔
ناامیدی نے بھی اسکے ارمان اور تمناؤن کو جواب دیدیا تھا مگر ہان ساتھ کے یہ چند جان نثار
ہی ایسے تھے۔ جنہون نے ابتک اسکو دلاسا دیدیکر ایک موہوم امید کے سہارے پر رکھا تھا لیکن
اسوقت ان سب کا سکوت دیکھکر اسکی اس ہمت کی کمر بالکل ٹوٹ گئی جو آدمی کے
دل مین جگہ پاکر اوسکے بہت مشکل اور اہم کامون کو اس سے بھی زیادہ آسان کر دیتی ہے
جسقدر عاشقون کی نزدیک جان دیدینا۔ اسنے اپنی موہوم امید کو دیکھا کہ وہ گھبرائی ہوئی اسکے خانہ
دل سے اسیطرح نکل رہی ہے جسطرح جانکنی کے وقت روح بدن سے جدا ہو جاتی ہے۔ ایسا صدمہ اسوقت
اسکے دل پر ہوا کہ بے اختیار اسکی آنکھین بند ہو گئین۔ سر ایک ہاتھ سے کلیجہ دوسرے ہاتھ سے اپنا
تھام کر رہگیا اور جب تھوڑی دیر مین کچھ طبیعت سنبھلی تو جوش جنون کا زور ہوا دست وحشت چلا [illegible]

اُڑنے لگین۔

جان محمد کا یہ حال دیکھکر سب دوڑ پڑے بہت منت سماجت کی اور بمشکل اُسکے بگڑے ہوے دلکو کسی قدر سنبھالا اور پھر اسطرح عرض کرنیلگے حضور ایسے ناامید کیون ہوتے ہین کیکی کوشش کبھی رائگان نہین جاتی۔ اگر خداوند تعالیٰ ہماری مددپر ہین اور روح اقدس کی عنایت ہمارے شامل حال ہی تو کبھی نہ کبھی شاہزادی صاحب کو ڈہونڈہی نکالین گے۔ ہماری اسوقت کی خاموشی کچھ اس سبب سے نہ تہی کہ ہماری ہمتین اب پست ہو گئی ہون اور ہمکو اب شاہزادی صاحب کے ملنے سے ناامیدی ہو گئی ہو بلکہ حقیقت کا ہمارا سکوت فقط اسوجہ سے تہا کہ ہم سب اس امر مین غور کر رہے تہے کہ آپکے سوال کا کیا جواب دین اور کونسی ایسی قوی وجہ آپسے عرض کرین کہ جس سے آپکی تسکین ہو سکے آپ خوب اچھی طرح سے یقین کریجئے کہ ہم وقت پر دغا دینے والے اور آپ کا ساتھ چھوڑنے والے آدمی نہین ہین۔ ہمنے آپ کا نمک کہایا ہے۔ اور ہم دکہلا دین گے کہ نمک حلال ملازمون کو اپنے آقا کی دلی نعمت کے ساتھ کسطرح جان نثاری کرنی چاہئیے"

دلریش اور دل شکستہ آدمیونکا یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جب وہ اپنی طرف کسی بندۂ خدا کی توجہ دیکہتے ہین یا کوئی اونسے ہمدردی کرتا ہی تو فوراً اونکا دل بہر آتا ہی۔ **جان** بہی اسوقت اپنے ہمراہیونکی گفتگو سنکر بیچین ہو گیا اور گو روتے روتے اب اسکی آنکہین خشک ہو گئی تہین مگر پہر بہی خدا جانے کہان سے دو چار قطرے رطوبات کے آنسو بنکر بے اختیار اسکی آنکہون سے نکل آئے اور پہر اونکو مخاطب کرکے اسطرح کہنے لگا۔ ہان تم لوگونکی محبت محنت اور رفاقت مین تو کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہی مگر تقدیر کو مجہسے لاگ ہی۔ زمانہ کو دشمنی اور آسمان کو میرے ساتھ مخالفت ہی۔ پہر ایسی حالت مین تم کیا کر سکتے ہو۔ اور مین کیا کر سکتا ہون (ٹھنڈی سانس لیکر) کوئی کچھہ نہین کر سکتا۔ تم لوگ میرے ساتھ ناحق خراب ہوتے ہو۔ جاکر اپنے اپنے گہر مین آرام سے بیٹھو۔ اور مجکو خدا پر چھوڑ دو"

یہ مایوسی کے پردرد کلمے ایسے نہ تہی کہ کوئی اونکو سنتا اور پہر اسکا دل اسکے قابو مین رہتا گو سب بہت مضبوط دل کے تہے مگر یہ سنتے ہی ہر شخص کا چہرہ غمگین ہو گیا سب پر اداسی چہا گئی سب کلیجہ تہام کر رہ گئے اور **جان** کی جان پر تو اسوقت جو گذر گیا۔ اسکو کچھہ وہی خوب جانتا ہوگا۔ یا کچھہ وہ جان سکتا ہے جسپر کبھی ایسا واقعہ گذرا ہوا۔

اس حالت پر ابھی تھوڑی دیر بھی نگذری تھی چند ہی منٹ ہوے تھے کہ انکے ساتھ والوں میں سے ایک شخص نے آکر علیحدہ ایک درخت کی آڑ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص کو بلایا جو یہاں جان کے پاس کھڑے تھے اور کان میں کچھ آہستہ آہستہ باتیں کرنیلگا۔ یہ باتیں جس لب ولہجے کے ساتھ کی جاتی تھیں۔ اسکے اعتبار سے تو انکو کوئی دوسرا شخص سن نہیں سکتا تھا۔ مگر ہاں جو شخص سن رہا تھا۔ اور جو کہ رہا تھا ان دونوں کے چہرے کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حیرت اور تعجب نے ان دونوں کے تیور اسوقت اپنا بیطرح قابو کر لیا ہے انکے ساتھیوں میں سے اب جو کوئی انکی یہ ہیبتناک صورت دیکھتا ہے وہ جان کے پاس سے ٹہل ٹہل کر یہاں چلا آتا ہے اور دو باتوں کے بعد اسکی بھی وہی صورت ہو جاتی ہے جو یہاں اس سے پہلے والوں کی تھی جان کی وہ آنکھیں جو اسوقت ساری دنیا سے پھری ہوئی تھی گویا زمین کی طرف جھکی ہوئی تھیں جسمیں جان اپنی جان ملانے کا قصد رکھتا تھا مگر اسوقت اسکی موثر آہ نے جو اسکے منہ سے نکلکر سیدہی آسمان کیطرف جانیوالی تھی بے اختیار اسکی نظر کو اوپر اٹھا دیا اور اوسی حالت میں اسنے ان لوگوں کو اس غیر معمولی انتشار میں دیکھکر کہا کیوں! کیا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ باتیں کیسی ہو رہی ہیں اور یہ گھبراہٹ کیسی؟" اور وہ سب لوگ بجاے اسکے کہ جواب میں کچھ کہیں جان کی طرف بڑھے اور ایک شخص انمیں سے اسطرح کہنے لگا کہ حضور عالی! ابھی میں اسطرف (جنوب کیطرف اشارہ کرکے) اس غرض سے گیا تھا۔ کہ اگر یہاں کہیں پانی ہوتا۔ تو ہم سب لوگ اپنے گھوڑوں کو بھی پلا لیتے۔ میں اسی تلاش میں تھا کہ اس جنگل کی طرف فضاے آسمانی میں چکر لگاتی ہوئی آبی چڑیوں نے اس امر کا پتہ دیا کہ شاید اسطرف کوئی جھیل یا دریا ہے اور میں اسطرف بڑھا ابھی میں تھوڑی ہی دور آگے چلا تھا کہ میں نے چند آدمیوں کو اس جنگل سے نکلتے ہوے دیکھا جنکے ساتھ بہت گھوڑے تھے اور وہ اسطرف کو بڑھے جسطرف پانی ہونیکی نسبت میرا گمان تھا۔ یہ لوگ آلات حرب سے بالکل مسلح تھے اور انکی ظاہری وضع بتا رہی تھی کہ یقیناً وہ ایطالیہ کی طرف کے ہیں "

جان (بے پروائی کے لہجے میں) اونہہ۔ ہونگے کوئی۔ لیکن اٹلی کے آدمی! یہاں کہاں آئے!! کہیں میرے گرفتار کرنیکی فکر میں نہ پھرتے ہوں اچھا تم میں سے ایک شخص جا کر ذرا خبر تو لے آئے۔ مگر بہت پوشیدہ طور پر خبردار کوئی دیکھنے نہ پاے۔ دور ہی سے بس یہ دیکھکر چلا آئے کہ کون لوگ ہیں اور کسقدر انکی جماعت ہے "اور اس حکم کے ہوتے ہی فوراً ایک شخص اپنی ہیئت

بدلکر اس راستہ کیطرف چلا جو اس ٹیلا اور جنگل کے درمیان مین واقع تہا۔

اب یہ سب اس جانے والے کے انتظار مین یہان گہبرا رہے ہین کوئی درختون کی آڑ سے سڑک کی طرف جہانتک رہا ہے اور کوئی درختون پر چڑہ چڑہکر جنگل کی طرف نظر دوڑا رہا ہر شخص کے دل مین ایک قسم کی الجہن ہے اور ہمارا دوست تو کچہہ عجیب اضطراب کے عالم مین ادہر اودہر ٹہل رہا ہے ایک خیال جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔ آسمان کا چکر دماغ مین ہے اور زمین کی گردش خیالات مین دل مین کلیجہ مسلنے والی بیچینی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ دل تہام کر رہجاتا ہے۔

یہ سب ابہی انتظار مین تہے کہ جانیوالا شخص ہانپتا ہوا آیا اور نہایت گہبراہٹ کے لہجے مین اسطرح کہنے لگا "حضور عالی! ہوشیار ہو جائیے۔ ہوشیار۔ وہ سب آپ اپنے گہوڑون پر سوار ہو رہے ہین۔ مین اچہی طرح دیکہہ آیا بیشک وہ الطالیہ ہی کے رہنے والے ہین اور میرا خیال ہے کہ شاید وہ خاص ایتہینس ہی کے نوکر ہین جنہین ابتک جوکہ تو مین خوب اچہی طرح جانتا ہون"

جان۔ (حسرت کے لہجے مین) خاص ایتہینس کے ملازم! وہ یہان کہان!!! اور تہے کسقدر؟

وہی شخص "حضور یہ تو نہین معلوم کہ یہان یہ لوگ کسطرح آگئے۔ حضور نے اس امر کی ممانعت فرمادی تہی کہ کوئی دیکہنے نہ پائے ورنہ شاید یہ بات بہی معلوم ہو جاتی مگر شمار مین میرے نزدیک سو سوا سو سے تو کسیطرح کم نہونگے۔ اور سب مسلح۔ ہان حضور عالی ایک بات سنئے اور وہان بہت تعجب خیز دیکہی کچہہ سمجہہ مین نہین آتا خدا جانے کیا اسرار ہے مجکو انکے ساتہہ چند عورتین بہی معلوم ہوتی ہین۔ مین نے کسیکو دیکہا نہین مگر انکے رونے اور چیخنے کی آواز بتا رہی تہی کہ بیشک یہ عورتون ہی کی آواز ہے اور بعض بعض وقت تو مجکو کچہہ ایسا اندیشہ ہوتا تہا کہ ہوبہو ویلی چیخ رہی ہے اور کچہہ کہتی جاتی ہے"

جان۔ (بات کاٹ کر) ویلی؟"

وہی شخص "جی نہین۔ ویلی یہان کہان! اور مین نے تو کسی کو دیکہا بہی نہین پایا۔ مگر ہان اسقدر تو ضرور کہونگا کہ وہ آواز ویلی کی آواز سے مشابہ بہت تہی یہی معلوم ہوتا تہا کہ گویا وہی چیخ رہی ہے"

اس شخص کی یہ تعجب خیز تقریر سنکر جان کی کچہہ عجیب حالت تہی حیرت نے اسکے دل پر قبضہ کرتے کرتے اسکو بالکل حیرت کا پتلا بنا دیا تہا۔ ہاتہ جس جگہہ رکہا تہا وہان سے اٹہہ نہین سکتا تہا آنکہین کہنے والے کا منہ چہوڑ کر اور کسیطرف دیکہہ نہین سکتی تہین اور وہ خیال جو زمین سے آسمان

تک پہنچ جاتا ہے۔ اسوقت اسکے دماغ سے دل تک نہیں جانے پاتا تھا۔ گو اسکو ابتک کی
ناکامیابیوں نے ہنوریا کے ملنے کی طرف سے بالکل نا امید کر دیا تھا مگر شوق اور محبت کا خدا
بھلا کرے کہ دیلی کا نام سنتے ہی ہنوریا کے ملنے کی امید پھر نئے سر سے اسکے دل میں پیدا ہو گئی اور
یہ اطرح اسی شخص سے کہنے لگا "اور کہین ہماری پیاری شاہزادی کی آواز بھی سنی تھی؟ سنی ہو تو بتا۔
(افسوس سے زانو پر ہاتھ مار کر) ہائے وہ پیاری آواز! آہ۔ اب ان کانوں تک نہیں پہونچ سکتی" اور پھر

پھر اس درد سے عشق میں کوئی رویا	اثر چیخ اٹھا جسکے شیون کو سنکا

وہی شخص "یہ نہیں حضور۔ اور وہاں دیلی کے ہونیکا بھی کسکو علم و یقین ہے۔ مینے
تو فقط آواز کی مشابہت دکھائی تھی"۔

اس شخص کا یہ فقرہ ابھی ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ انہیں کے ساتھیوں میں سے اوس ایک شخص نے
جو دیکھنے کے لئے ایک اونچے درخت پر چڑھا ہوا تھا کہا "ہاں ہاں۔ ہمیں تو سوار وہ کیا جنگل سے
ایک نکلنا شروع ہوئے ہیں اور اسیطرف کو آ بھی رہے ہیں۔ آہا کوئی سو ڈیڑھ سو سوار ہیں۔ ہوشیار
ہو جائیے"۔ اور یہ کہکر وہ جلدی جلدی درخت سے نیچے اوتر آیا۔ سب نے اپنی اپنی تلواریں
سنبھال لیں اور اپنے اپنے گھوڑوں کی باگیں ہاتھ میں لیکر درختوں کی آڑ سے اون سواروں
کیطرف دیکھنے لگے جو اب کسیقدر قریب آ گئے تھے۔ جان اسوقت بہت غور کے ساتھ انکی طرف دیکھ رہا تھا
اور جب اسنے سبکو ایک سرسری نظر سے دیکھ لیا تو یکبارگی بے اختیار اسکی زبان سے نکلا
"بیشک یہ المطالیہ ہی کے سوار ہیں۔ مینے ان سبکو پہلے دیکھا ہے یہ سب الیشیس کے ملازم ہیں
جو ہمارا جانی دشمن ہے۔ مگر بیچ میں وہ دو گھوڑے خالی کیوں ہیں۔ ا۔ ان پر کوئی سوار نہیں
معلوم ہوتا۔ اور ٹاپوں کی آواز کے ساتھ یہ رونے و چیخنے کی آواز کیسی آتی ہے!۔ مگر وہ
بیچ والے گھوڑے خالی نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان پر کچھ قیمتی مال و اسباب بار ہے جو حفاظت
اور حفاظت کے خیال سے حلقے میں رکھا گیا ہے (جھک کر دیکھتا ہوا اور پھر کہتا ہے) نہیں
اسباب نہیں ہے۔ آدمی ہی ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید گھوڑوں کی پیٹھ سے باندھ
دئے گئے ہیں۔ خدا جانے یہ بیچارے کون ہیں۔ شاید یہ رونے اور چیخنے کی آواز بھی انہیں
کی ہے۔

(بہت غور سے دیکھ کر اور کان لگا کر) وہ آواز آئی! اوہ کسقدر دردناک ہے۔ بیشک کسی عورت
ہی کی یہ آواز ہے۔ اون۔ (بہت غور سے سنکر) حقیقت میں یہ تو دیلی ہی کی آواز معلوم ہوتی ہے

بیشک اسیکی ہے۔ ہاں ذرا تم لوگ غور سے دیکھنا تو سہی۔ یہ کیا معاملہ ہے میری نظر اسوقت مجھکو بہت دہوکا دے رہی ہے۔ (آنکھیں ملکر) مجھکو اسوقت کچھ نظر نہیں آتا۔ میری نظر اسوقت غلطی کر رہی ہے (گھبرا کر) خداوندا یہ کیا ہے۔ اسوقت میں جسطرف دیکھتا ہوں پیاری شاہزادی ہی کی صورت نظر آتی ہے۔ اُف کسوقت میری آنکھوں کو مجسے نداں سوجہا ہے اگر تک سکا ہائے کہیں وہی تو گھوڑے کی پیٹھ سے بندھی ہوئی نہیں ہے۔ (اور آگے بڑھکر) بیشک وہی ہے وہی۔ وہ دیکھو اوسطرف دوسرے گھوڑے کی پیٹھ سے ڈیلی جکڑی ہوئی ہے وہ جو اپنا سر گھوڑے کی گردن پر ٹیک رہی ہے۔" اور یہ کہکر بہت بے اختیاری کیساتھ آگے قدم بڑھایا۔ ہمراہیوں نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا "خدا کے لئے تھوڑی دیر صبر کیجئے بیشک شاہزادی صاحب ہیں۔ اب کچھ اندیشہ کا مقام نہیں۔ ذرا اور قریب آجادیں پہر دیکھ لینگے۔ اب جانے کہاں ہیں۔ مگر ہاں جلدی اچھی نہیں۔"

گو اسکے ساتھی اسکو لاکہ طرح سے سمجھاتے تھے مگر جان کے سر پر اسوقت عشق کا جن سوار تھا وہ اُن سے ہاتھ چھڑا کر اسیطرح آگے جانے کا قصد کرتا تھا جسطرح اسوقت اسکا دل اسکے سینے سے نکلا جاتا تھا۔

اس سین کے دیکھنے والوں کی نظر حیرت کا بہت بڑا ذخیرہ اسوقت انکے دلکو دے رہی ہوگی اور سب بہت تعجب کے ساتھ کہہ رہے ہونگے کہ سنوریا یہاں کہاں! اور ان لوگوں کو کسطرح ملگئی وہ تو ٹارسمانڈ سے بادشاہ کی سخت حفاظت میں تھی اگر آپ نہیں جانتے اور ہم بھی ابھی کچھ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ مگر ہاں دیکھئے وہ بڈھا شخص جو ڈیلی کے بائیں طرف گھوڑے پر سوار ہے یقیناً اسکو تو آپ کسیقدر پہچانتے ہونگے۔ اور اگر اسکی پہلی صورت آپکے ذہن میں نہ باقی ہو تو ہم بتا دیں۔ یہ وہی شخص ہے جس سے ایک مرتبہ اٹیلس ریونا میں سر راہ بہت تپاک کے ساتھ ملا تھا اور پھر دوسری بار اسنے ایک شخص کے ہاتھ فرانس سے خط بھی بھیجا تھا اور فوج طلب کی تھی اور کیا عجب ہے کہ یہ فوج بھی ہی فوج ہو جو اٹیلس نے اپنی زندگی میں ریونا سے بھیجی تھی اور یہ سب فتنے بھی اسیکے اوٹھائے ہوے ہوں مگر آہ ابھی سے کسیکو یہ نہیں معلوم کہ انکے پیچھے اٹیلس پر کیا گذری۔ اسیکا نام ٹوبجسک ہے اور یہی وہ بڈھا عابد وحشی شخص ہے جو تاجروں کے بھیس میں ڈائنا کو ٹارسمانڈ کے ہاتھ بیچ گیا تھا اور عجب نہیں جو یہ سب کارروائیاں ڈنجسک نے اسیکے ذریعے سے کی بھی ہوں۔ آپ نے اسکو دیکھا بھی! وہ جو شاہزادی

ہنوریا کے گھوڑے کے داہنی طرف ہے۔ یہ وہی آفت کی پرکالہ داگنا ہے جو بہت چاپلوسی کے ساتھ ہنس ہنس کر ہنوریا سے باتین کیا کرتی تھی۔ لیکن یہ سب ہماری قیاسی باتین ہین اور انکے صحیح ہونے کی نسبت ابھی ہم کوئی اپنی راے قائم نہین کر سکتے۔ مگر ہان اتنا ضرور کہین گے کہ اس عورت سے ڈرنا ہی چاہیے جو کوئی بات بغیر ہنسی کرتی ہی نہو۔ عضو عضو سے شوخی ٹپکتی ہو۔ آنکھون کو کسی جگہہ قرار نہو اور جو ڈائنا کی طرح یک بیک کسی کے مزاج مین رسوخ پیدا کر لے۔ اٹیلس کے سوار ہنوریا اور ڈیلی کو اسیطرح اپنے حلقے مین لئے ہوئے سفر کرتے چلے آتے ہین۔ ایکطرف تو ڈیلی بہت گریہ و زاری کے ساتھ چیخ رہی ہے۔ دوسری طرف زمانے کی ستائی ہوئی ہنوریا زار قطار رو رہی ہے۔ ہان جب اسکی بیکسی پر جوش گریہ کو کچھ رحم آجاتا ہے تو غشی اپنے نرم نرم ہاتھون سے اسکو سہلا کر بیہوش کر دیتی ہے۔ اور جب پھر دل کی اداسی سے کسیقدر ہوشیار ہوتی ہے تو ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرکر بہت حزین آواز مین اسطرح اپنے دل سے کہتی ہے وہ ہاے خدا غارت کرے اس ڈائنا حرامزادی کو۔ اسنے تو غضب ہی کر دیا۔ اُف۔ آہ۔ مجھکو اب پھر رونا جانا پڑا۔ دیکھیے وہان پہونچکر کیا گذرتی ہے سکیہ نہین۔ موت مجھکو کشان کشان اب وہان لئے جاتی ہے۔ وہین کی مٹی میرے مقدر مین لکھی ہے۔ مگر واہ کسقدر خوش نصیب پیدا ہوئی ہون دنیا مین کم نصیب بہت ہونگے مگر مجھ سے زیادہ کوئی بدنصیب تو نہوگا۔ کوئی انتہا ہے صدمے پر صدمے ہوتے چلے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے بڑا ہی ہوا ہوتا ہے۔ ہاے پیارے جان کی خبر نہ ملی۔ خدا جانے کہان ہین کہان نہین۔ اے میرے بخت خفتہ چونک۔ اے فلک ابتو کچھ جور و ستم سے باز آ۔ بس تیرے ظلمون کی انتہا ہو چکی۔ اے روح القدس مینے اپنے گناہون کی سزا اچھی طرح پالی اب مجھپر رحم کر۔ اے خداوند یسوع میری مدد کو پہنچ۔ اے ہولی ورجن آپ ہی میری خبر لیجیے۔ ہاے کوئی نہین سنتا۔ کسی کو مجھپر رحم نہین آتا۔ آہ برے وقت کوئی کام نہین آتا۔ اے میرے پیارے جان تم بھی مجھسے بیخبر ہو۔ کیا تمھارے دل مین بھی میری محبت باقی نہین رہی۔ دیکھو تو تمھاری بیکس ہنوریا اسوقت کسطرح جا رہی ہے۔ آہ وہی ہاتھ جنکو تم بہت نازک بتاتے تھے رسیون سے سخت سخت اور بھاری زنجیرون سے بندھے ہوئے ہین۔ قیدیون کی طرح جا رہی ہے ذرا ادھر ادھر جنبش نہین کر سکتی۔ اور کہان جاتی ہے؟ اوسی جگہ جہان اسکی وہ برادران جان اسکے تن سے نکالین گے جسمین تمھارے ملنے کا شوق اور نہ ملنے کی حسرت اسیطرح

بھری ہوئی ہے جسطرح اسکا دل درد سے۔ آہ ایسے مقام پر ظالم لئے جاتے ہین جہان اسقدر بہت پر کوئی چار آنسو بھی گرانیوالا نہین ہے۔ پیارے جان۔ ہنوریا کو اگر بچانا ہے تو بچاؤ ورنہ اب تمھارے ہاتھ سے اسیطرح جاتی ہے جسطرح اپنی زندگی سے۔ آہ ہمیشہ کیلئے جاتی ہے پھر تمکو نہ ملیگی۔ اچھا اگر اس قید سے نہین چھڑا سکتے تو آکر کسیطرح اپنی پیاری صورت تو دکھا دو۔ یہ حسرت تو نہ رہ جائے (چونک کر) مگر وہ یہان کہان ہین کس سے باتین کرتی ہون۔ آہ خدا جانے وہ کہان ہونگے اب ان سے ملاقات ہو چکی۔ بس قیامت مین ہو تو ہو ئے

ہنوریا یہی باتین اپنے دل سے کر رہی تھی۔ ڈنجسک ڈانا اور اثینیس کے فوجی سوار اسکو حلقے مین لئے ہوئے خوش خوش چلے جاتے تھے کہ عین اسوقت پر جب وہ اس ٹیلے کے برابر پہنچ گئے تھے جان کے ساتھ والون نے دو حصے ہو کر کچھ تو ٹیلے کی داہنی طرف سے پیچھے پہنچکر موت کی طرح سے انکو گھیر لیا اور جان بائین طرف سے چند سوارون کے ساتھ آکر بلائے ناگہانی کیطرح ان پر ٹوٹ پڑا۔ ڈنجسک اور اس کے ساتھ والے اس افتاد سے بیخبر تھے کہ دفعۃً چارون طرف سے کھچی ہوئی تلوارون کے حلقے مین اپنے آپ کو پھنسا دیکھکر گھبرا گئے۔ گھبراہٹ مین ہاتھ تلوار کے قبضہ پر چھوڑتے تھے اور پڑتا تھا پر تلے پر۔ اور سب ہوش و حواس اوسی طرح اوڑے ہوئے تھے جسطرح انکے چہرونکا رنگ۔ کہ ہمارے دوست اور اسکے سپاہیون نے پہنچتے پہنچتے دس پندرہ کے سر قلم کر دیئے مگر گھبرائے ہوئے لوگ پھر سنبھل گئے اور تلوارین کھینچ کھینچ کر بڑی بہادری کے ساتھ لڑنے لگے۔

بیشک جان کے چوٹ کھائے ہوئے دل کے لئے یہ وقت بہت نازک تھا۔ ایک طرف تو وہ صبر اور جبر اسکی ساری قوتین سلب کئے دیتا تھا جو اسوقت وہ اپنے دل پر کر رہا تھا اسکی آنکھین یہی چاہتی تھین کہ ٹکٹکی باندہ کر ہنوریا کی پیاری صورت دیکھا ہی کرین۔ ارمان ٹوٹے پڑتے تھے۔ طبیعت دل کیطرح نکل ہی جاتی تھی۔ دل خوشی سے اگر دم بھر چپ ہوتا تھا تو کلیجہ اچھل پڑتا تھا۔ شوق کہتا تھا کہ ابھی ہنوریا کے پاس کسیطرح پہونچ جاؤ۔ ان بدذ شمنون کی تلوارین ہاتھ ہاتھ بھر کی زبانین نکالے ہوے اسکو آگے بڑھنے سے منع کر رہی تھین۔ فتح اور شکست کا غیر اختیاری معاملہ آنکھون کے سامنے پیش تھا اور امید و بیم کے مختلف خیال اسکے دل کے ساتھ بہت برا سلوک کر رہے تھے۔ ہنوریا کی بے بسی اور بیکسی کو دیکھ دیکھ کر اسکا دل بھر آتا تھا بیقراری

بڑہی ہوئی تہی اور اسکے دل سنبھالے لینے مین وہ ساری قوتین مصروف تہین جنکو موقع محل کے اعتبار سے اسوقت اسکی شجاعت کا مددگار بننا چاہئیے تہا۔

ویلی اور رہنوریا کو تو اب تک اسکی خبر ہی نہ تہی کہ یہ کس سے لڑائی ہو رہی ہے وہ تو بدگمانی سے اسکو بہی بلاے آسمانی سمجہتی تہین مگر جب ویلی نے جان کے ایک دو سوارونکو دیکہکر پہچان لیا تو وہ انکا نام لے لیکر بہت بردرد آواز سے پکارنے لگی۔ گو ایسی لڑائی اور انتشار کی حالت مین کون کسیکی آواز سن سکتا تہا مگر اتفاق سے جان کے دو ایک سوارون نے ویلی کی آواز پہچان لی۔ اور بڑے جوش اور بہادری کے ساتہہ سینہ سپر ہو کر دشمنون مین گہس پڑے اور تلوارین مارتے ہوئے اس مقام پر پہونچ گئے جہان ویلی اور رہنوریا کے گہوڑے تہے اور اب رہنوریا کو بہی یہ یقین آگیا کہ یہ اسکے باڈی گارڈ کے سوار ہین۔ سر اٹہا کر حیرت سے اسنے ایکبار انکی طرف دیکہا بے اختیار رو دی۔ اور پہر ٹہنڈی سانس لیکر بہت خزین آواز سے کہا یہ وہ کہان ہین؟ اور کیسے ہین؟ جسکے جواب مین ان سوارون کو بجز اسکے اور کچہ کہنے کا موقع نہین ملا کہ اسطرف لڑ رہے ہین۔

ڈنجیک گو ایک مسن شخص تہا اور بڑہاپے نے جوانی کے دم خم نہین باقی رکہے تہے۔ مگر اسوقت وہ اپنی ساری کوششون کو رائیگان جاتے دیکہکر تہوڑی دیر کے لئیے جوان ہو گیا تہا اپنے سوارون کو للکارا اور خود تلوار کہینچکر یہانتک پہنچ جانیوالے سوارون پر بڑی بہادری کے ساتہہ وار کرنیلگا۔ ہمارے دوست کے رفیق بہادر گو اسوقت بہت بری طرح پہنسے ہوئے تہے مگر پہر بہی حق یہ ہے کہ انہون نے خوب ہی داد شجاعت دی۔ خوب ہی دشمنون کے حملے روکے خوب ہی لڑے آخرکار انکی سرفروشی اور جانبازی نے تہوڑی ہی دیر مین اس امر کو دکہا دیا کہ ڈنجیک کاری زخم کہا کر نیچے گرا اور ملک الموت نے جلدی سے ہاتہہ بڑہا کر راستے ہی مین اسکی جان لی۔ گو اسوقت دشمنون کی بہت یورش تہی اور جان کے دو ایک جان نثار سپاہی کام بہی آئے مگر ہمارے دوست کا ایک جانباز سوار دشمنون کو مارتا ہٹاتا ہوا ویلی اور رہنوریا کو اپنے ساتہہ اس خیال سے باہر نکال لے گیا کہ مبادا اسوقت کی چلتی ہوئی تلوارین شاہزادی کے نازک جسم کے ساتہہ کچہ برا سلوک نکر جائین اور یہان سے نکلکر ان دونون کے گہوڑون کو ساتہہ ساتہہ لئے ٹیلے کے پاس جا کر ٹہہرا۔

دشمنون کے مقابلے مین سچ پوچہیئے تو جان کیطرف فوجی قوت بہت کم تہی مگر ہان یہ بات ضرور

تھی کہ جسقدر اسطرف جوش تھا اُتنا دوسری طرف نہ تھا اور یہی ہمارے دوست کے پاس ایک ایسی طاقت تھی کہ جسکے زور پر وہ ایقدر فوج سے بہادری کیساتھ لڑ رہا تھا ورنہ اسکا مقابلہ دل اسکے اور اسکے ساتھیون کے تھکے ہوئے ضعیف اعضا۔ انکی قلت جماعت اور انکے تھکے ہوئے گھوڑے ہرگز اس قابل نہ تھے کہ وہ کسی دشمن سے لڑسکتے۔ حضرت شوق نے اسوقت جان کے جسم مین اور ہی روح پھونکدی تھی۔ رنج و غم نے جسکا خون پیا تھا وہ سب اسوقت کی خوشی نے رنج و غم کی چھاتی پر چڑھکر چھین لیا تھا۔ اور اس مردانگی کیساتھ وہ اسوقت لڑ رہا تھا کہ دیکھنے والے عش عش کرتے تھے لیکن مثل مشہور ہے کہ ایک کی دوا دو[۲] اور دو کی چار پچیس تیس[۳۰] آدمی ڈیڑھ سو[۱۵۰] آدمیون کا کیونکر مقابلہ کرسکتے تھے۔ جان نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ اسکے ساتھیون کے حوصلے کسیقدر سست ہو چلے ہین اور دشمنون کو مارنا تو دوسری بات ہے اب انکو اپنی جان بچانا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ وہ ان کے ابھارنے کیلئے بار بار سخت حملے کرتا تھا ہمت ہارے ہوؤن کو جوش بھی دلاتا تھا مگر اب کیفیت یہ ہوگئی تھی کہ اپنے ساتھیون کی پریشان حالت دیکھ دیکھ کر خود انکے حواس منتشر ہوئے جاتے تھے اور بار بار وہ اپنی گھبرائی ہوئی نظر سے دیکھتا تھا کہ شکست کی ڈراونی صورتین اسکے سامنے پھر رہی ہین اور اسکا خیال تھا کہ اسکے سب جانباز سپاہی اب کوئی دم مین اسیجگہ اپنی جان کی قربانی میرے لئے کردینگے۔ کہ یکبارگی شمالی میدان کیطرف سے کچھ گرد و غبار بلند ہونا شروع ہوا جو رفتہ رفتہ اسیطرف کو بڑھتا ہوا آرہا تھا۔ اور جب وہ غبار اسقدر قریب آگیا کہ قوت باصرہ کے آنکھون سے نکلنے والے تار نظر اس سے گذر سکین تو دونون طرف کے جنگجو سپاہیون نے دیکھا کہ ایک مسلح فوج شمال کیطرف سے آرہی ہے اور جنوب اور مغرب کے گوشے کی طرف جارہی ہے۔ یہان گھوڑون کے ہنہنانے کی صدائین اور ہگیر و بکش کی آوازین بلند ہو ہوکر سارے دشت مین پھیل رہی تھین۔ جنکو سنکر وہ جانیوالی نئی فوج چلتے چلتے رُک گئی اور یہان عرصہ کارزار گرم دیکھکر اسطرف کو مڑی۔ اس فوج کی جماعت تخمیناً ہزار بارہ سو سے کسیطرح کم نہ تھی جو آتے آتے یہان سے کچھ تھوڑے فاصلہ پر آکر ٹھہر گئی اور پھر انمین سے دو سوار نکلکر اسطرف کو بڑھے چونکہ یہان کے دونون طرف کے لڑنے والے لوگ اس امر کو خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ اس غیر ملک مین نہ کوئی ہمسے واقف ہے اور نہ کوئی ہمکو فوجی مدد دیسکتا ہے اسوجہ سے ہر ایک کی بدگمانی اس سے یہی کہتی تھی کہ یہ کوئی اور ہمارے دشمن پیدا ہوئے علی الخصوص انگلیس کی فوج والونکو تو

یہی یقین تہا کہ ٹارسماند آپونہچا - اور غضب ہوگیا - دونون طرف گہبراہٹ پہیلی ہوئی ہے اور اس انتشار مین بہی تلوارین اپنا کام کر رہی ہین وہ آنیوالے دونو سوار پہلے تو انہین لوگون کے قریب آکر کچہ پوچہنے لگے جو اسوقت دنیا و ما فیہا سے منھ پہیرے ہوے اپنی جان پر کہیل رہے تہے مگر جب اطمینان کے قابل جواب نہ ملا تو وہ اسطرف کو چلے جہان ہنوریا کی حفاظت کے لئے جان کا ایک ساتھی ہاتھ مین ننگی تلوار لئے ہوے ٹہل رہا تہا دور ہی سے اس لڑائی کے متعلق کچہ سوال و جواب ہوئے اور پہر معاً وہ اپنے گہوڑے دوڑاتے ہوئے اسیطرف کو چلدئے جسطرف یہ آنیوالی فوج ان کے انتظار مین ٹہہری ہوئی تہی - یہ فوج **پیرس** کے بادشاہ **میرودیس** کی ہے جو یہ خبر پاکر اپنی دارالسلطنت سے نکلا ہے کہ شاہزادی ہنوریا - ٹارسماند کی قید مین ہے - یہ وہی میرودیس جسکو میکسمس کی زبانی ہمارے دوست جان کا حال کسیقدر معلوم ہوگیا ہے اور وہ اسی وقت سے ہنوریا اور جان کی تلاش مین بہی تہا - لیکن اس خبر سننے کے بعد پہر اسکو اس امر کی خبر نہ تہی کہ ہنوریا پر کیا گذرا اور جان کہان ہے - وہ تو اسوقت ٹولوز کی طرف جارہا تہا کہ اتفاق سے اسکا گذر اوسی طرف سے ہوگیا اور یہان یہ لڑائی دیکہی -

اب وہ دونون سوار میرودیس کے پاس پہنچ گئے ہین اور اس لڑائی کے متعلق جو کچہ انھون نے سنا تہا اسکو اپنے بادشاہ سے بیان کر رہے ہین - میرودیس کو انکی تقریر سے جب اس امر کا یقین آگیا کہ یہ لڑائی شاہزادی ہنوریا کے لئے جان اور اٹیلس کی فوج مین ہو رہی ہے اور جان اور ہنوریا دونون یہان موجود ہین تو اسکی خوشی کا اندازہ نہ تہا - پہلے اسنے خدا کا شکر ادا کیا اور پہر اپنی فوج سے مخاطب ہوکر اسطرح کہا "دیکھو جس کام کیلئے ہم ٹولوز جارہے تہے وہ جناب یسوع کی مدد سے نہایت سہل اور اچھے طور پر یہین نکل گیا - اب تم سبکو ملکر جان کی مدد کرنی چاہیے" اور یہ کہکر فوراً اپنے گہوڑے کی باگ اسی میدان کیطرف پہیر دی جہان تلوارین اسوقت کی گرمی اور دہوپ مین پہیر بدل بدل کر تڑپ رہی تہین اور بڑی بہیری کے ساتھ ان لوگون کا خون پی رہی تہین جو آب حیات سے بالکل سیراب ہوچکے تہے -

لڑائی ابتک اسی رنگ پر تہی دشمنون کا زور ساعت بساعت ترقی کرتا جاتا تہا اور قریب ہی تہا کہ جان کے ساتھ والے دشمنون مین بری طرح گہر کر جان کی رفاقت ہمیشہ کیلئے چھوڑ دین کہ میرودیس عین وقت پر پہنچ گیا اور جان کا نام لے کر بہت بلند آواز سے کہا "جان گہبرانا

نہین روح القدس نے اب مجکو تمہاری مدد کے لئے بہیجدیا ہے - اب آپ اپنے سوارونکو علیحدہ کر لیجیئے ہماری فوج دم بہر مین تو سب کو سمجھ لیگی "

اس آواز کو سنتے ہی دشمنون کی تو روح ہی نکل گئی مگر اس غیبی مدد کو دیکھ کر جان کی جان مین جان آگئی اور اسکے ساتھیون کے حوصلے جان کی امیدون کی طرح بڑہ گئے - جان کا غیور مزاج گو ایسے نازک وقت مین بھی کسیکی امداد کا خواہان نہ تھا مگر جب اوس نے دیکھا کہ ابکا قتل عام مین میرے جانباز سپاہیون کی جانین مفت مین ضایع ہو جائینگی تو بمجبوری اسنے اپنے ساتھیون کو علیحدہ ہو جانیکا حکم دیدیا - اور میرودیس نے آتے ہی آسمانی تعیس کی بہی سہی فوج مین ہل چل ڈالدی موت کا بازار گرم ہو گیا - ملک الموت دونون ہاتہون سے روحین جلدی جلدی نکالنے لگے قتل عام ہو گیا - اور دم بہر مین جان کے دشمنون مین سے ایک بہی ایسا نہ رہا کہ ریونا مین اس واقعہ کی کسیکو خبر تو دیتا -

جان یہ سب کیفیتین اپنی آنکہ سے دیکہ رہا تہا مگر اسکو اب تک یہ نہین معلوم تہا کہ یہ غیبی مدد کہان سے آگئی اور یہ کون خدا کے نیکدل بندے ہین جنہون نے ایسے نازک وقت مین بلا شناسائی میرے ساتہہ اسطرح ہمدردی کی مگر جب اسنے دیکھا کہ دشمنون کا قلع قمع اچھی طرح ہو گیا ہے تو گو سب سے پہلے اسکا دل بار بار یہی تقاضا کرتا تہا کہ وہ کسی طرح جلدی جا کر اپنی پیاری شاہزادی کی صورت دیکہتا لیکن نہین معلوم اسوقت اسنے اپنے دل پر کیا جبر کیا کہ اپنے رفیقون کو شاہزادی کے پاس جانے کا حکم دیا اور خود اسکا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرودیس کی طرف اپنی گہوڑے کو بڑہایا - میرودیس نے جان کو گو کبہی دیکھا نہ تہا اور نہ اسمین اسوقت کچہ ایسی ظاہری شان و شوکت ہی تہی کہ جسکی وجہ سے وہ اپنے ساتھیون مین کوئی امتیاز رکہتا تہا لیکن امارت اور سرداری کے آثار چھپتے نہین ہین خاص خاص قراین سے میرودیس نے اسکو دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا اور جان قریب پہنچکر میرودیس سے اسطرح کہنے لگا - اسوقت جو ہمدردی اور جو سلوک آپنے میرے ساتہہ کیا ہے اسکا شکریہ ادا کرنیکے لئے میرے پاس الفاظ نہین ہین - نہ دنیا مین ایسا بڑا احسان کسی نے کسی پر کیا ہے - اور نہ ایسے احسان کا کوئی شکریہ ادا کر سکتا ہے - حق یہ ہے کہ آپنے ہمیشہ کیلئے مجکو بندہ بیدام بنالیا اور یہ گردن آپکے سامنے کسیطرح نہین اٹھ سکتی جس احسان کا لاکھون من بوجہ آپنے اسوقت رکھدیا لیکن اسی کے ساتھ مین آپکے نام نامی اور اسکے اسرار سے بہی مطلع ہونا چاہتا ہون کہ وہ کیا سبب تہا جس نے خود بخود دفعتاً آپکو میرے حال پر مہربان کر دیا ؟

میرو دیس "ہان بیشک آپ میری صورت سے بالکل ناآشنا ہین اور مین نے بھی اس سے قبل شاید آپ کو نہین دیکھا تھا مگر مین آپ کے نام سے واقف ہون اور کیا تعجب ہے کہ آپ بھی مجھسے کسیقدر واقف ہون میرا نام ہیرو دیس ہے"

میرو دیس کا نام ہوا کے ساتھ ملکر اسکے کانون کے پردے کے پاس پہونچا تھا کہ جان بے اختیار گھوڑے سے کود پڑا اور اسکے ساتھ میرو دیس بھی - دونون بغلگیر ہوے اور پھر جان نے اسطرح کہا "خدا حضور کو باجاہ و اقبال ہمیشہ صحیح سلامت رکھے آپنے بڑی بندہ نوازی فرمائی جو اسطرح عین وقت پر پہونچ گئے - جناب یسوع کی قسم اگر تھوڑی دیر آپ اور نہ پہونچ جاتے تو جان کی زندگی کا آج خاتمہ ہی ہوگیا تھا - مگر حضور یہ تو فرمائین اسوقت یہان تشریف کسطرح لے آئے ؟"

میرو دیس "یہ ایک بہت طول طویل قصہ ہے کسی وقت فرصت مین بیان کرونگا لیکن اب آپ پہلے شاہزادی صاحبہ سے تو ذرا مل آئین"

جان - (اپنے دل مین) ہان یہ انکو کسطرح سے میرا حال معلوم ہوگیا ! - (سر جھکا کر) جی ہان مل لونگا "

میرو دیس "یا اللہ تو ایسی جلدی کیا ہے مین تو کہتا ہون یہ سب باتین مین آپکو بتا دونگا مگر آپ ان سے مل تو آئین"

جان کا وہ خیال جو ابتک کچھ عجیب کشمکش مین پھنسا ہوا تھا ہر طرف سے منہ موڑ کر اشتیاق کے ہاتھ پھیلائے بڑی بیتابی کے ساتھ ہنوریا کی طرف چلا - شوق نے کچھ دل سے کہا - دل نے اُس سے اور جس طرح سینہ کے اندر کلیجہ خوشی سے اچھل رہا تھا اسیطرح خود بخود شوق مین بھرے ہوے اسکے قدم اسطرف اُٹھنے لگے جس طرف ہنوریا اور دیلی کے لوڑے کھڑے تھے اور رنگے بندھے ہوے ہاتھ پاؤن کی وہ زنجیرین اور رسیان جلدی جلدی کھل رہی تھین جنکے کھیالے جانے کا بے اطمینانی کی وجہ سے ابتک کسی کو موقع نہین ملا تھا ہنوریا جو وقت قید سے آزاد ہو رہی تھی تو گو یہ سب لڑائی وغیرہ کے واقعات اسکی آنکھون کے سامنے ہی گذر گئے تھے مگر اپنی تقدیر کی طرف سے ابتک وہ کچھ ایسی بدگمان تھی کہ یہ سب باتین اسکو خواب خیال کی معلوم ہوتی تھین اور بار بار وہ سب کی طرف دیکھ دیکھ کر اور ایک ایک کا نام ذلیکر پوچھتی تھی کہ مین کہین خواب تو نہین دیکھتی ہون ؟ خدا کے لئے سچ بتانا - رہ رہ کر دل مین جان سے جلد ملنے کا اشتیاق بڑھتا ہی - بے صبری زیادہ ہوتی ہے - اور یہ دل تھام کر یہی کہتی ہی کہ کہان ہین؟

ابتک آئے نہین ہین اور بتانے والی انگلی کے اشارے سے بتا دیتے ہین "دیکھیے حضور وہ آتے ہین۔ وہ" یہ جان کی طرف بڑے شوق کی نظر سے دیکھتی ہے اور دیکھکر خدا جانے کیا اس کے دل کی حالت ہوتی ہے کہ اسکی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسونکی دل ہلادینے والی آواز سننے والون کی آنکھ سے بے اختیار آنسو نکال ہی دیتی ہے۔

ہمارا دوست اپنے بیقرار دل کو کسی معشوق کی طرح اپنے پہلو مین دبائے ہوے کچھ عجیب ذوق شوق مین جلدی جلدی پیادہ پا اسطرف آرہا ہے۔ اسکا دل ہے کہ اسوقت نظر سے بھی پہلے ہنوریا کے پاس پہونچ جانے کا قصد رکھتا ہے خوشی آنکھون کی راہ سے اگر دل مین جاتی ہے اور دل سے دماغ مین ہوتی ہوئی اسکے رگ و پے مین سرایت کیے جاتی ہے۔ نئی نئی خواہشین اسکے دل کے شیشۂ شراب سے اس مئے خوشگوار کے جام بھر بھر کر پلا رہی ہین جسمین بہت سی خون شدہ پرانی تمناؤن کا مزہ ملا ہوا تھا۔ اور یہ انکو پیکر متوالون کی طرح جھومتا ہنوریا کی طرف جا رہا تھا۔ دل مین سرور تھا۔ طبیعت مین کیف آنکھون مین نشہ۔ نشہ مین ترنگ اور یہ اس بیخودی کی حالت مین پاؤن ڈالتا کہین تھا اور پڑتا کہین تھا۔ ہواے شوق مین قدم تو بہت بڑھا بڑھا کر رکھ رہا تھا مگر بیخودی تھی کہ اسکے ارادے کی طرح اسکو چین نہین دیتی تھی۔ اور رہے اس درمیان کی مسافت کو بھی خدا جانے اسوقت اس سے کیا دل لگی سوجھی تھی کہ حسینون کی زلف یا انکی بیوفائی۔ چاہنے والونکی شب ہجر یا انکی بدگمانی اور یہ بھی نہین تو ہمارے خیال کی طرح ختم ہی نہین ہونے آتی تھی مگر خدا خدا کر جب اس مسافت کو بھی ان دو بیقرار دلون پر کچھ رحم آگیا اور جان آتے آتے تھوڑے فاصلے پر رہ گیا تو اب ہنوریا بھی اپنے اختیار سے باہر ہو چلی۔ ہاتھ پاؤن بھی اب کھل گئے تھے گھوڑے سے اتری اور جان کو افتان و خیزان اپنی طرف آتے دیکھکر چلی نہین۔ دوڑی۔ اسکے ضعف و نقاہت نے تھوڑی ہی دور تک ابھی ساتھ دیا تھا کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا چھا گیا سر نے چکر کھایا اور یہ دونون ہاتھون سے سر تھام کر بیٹھ گئی پھر اٹھی۔ پھر بیٹھی۔ پھر چلی۔ اور جان اپنی پیاری محبوبہ کی یہ اضطراری حالت دیکھکر قریب ہی تھا کہ اس مسافت سے تنگ آکر بیخودی کے عالم مین وہین گر پڑے مگر دل مین بھرے ہوے شوق نے اس کی اسوقت بہت دستگیری کی کہ یہ گرتا پڑتا ہنوریا کے قریب پہونچ ہی گیا اور ہنوریا اسکے پاس۔ ایک نے دوسرے کو پہلے شوق بھری نظر سے دیکھا۔ پھر پُر درد آواز سے چیخکر روئے اور پھر ہاتھ بڑھا کر کچھ اس بے اختیاری کے ساتھ لپٹ گئے کہ کبھی کے بچھڑے اگر ملے بھی ہونگے تو اسیطرح اور اسی شوق سے۔ ایسے وقت مین ترستی ہوئی آنکھین گو لطف نظارہ لوٹنے کی بہت

شائق ہوتی ہین مگر خدا جانے دونون اسوقت کس لطف کے مزے لے رہے تھے کہ دونون کی ندیدی
آنکھین بند ہوگئین تھین اور اگر کچھ کھلی تھین تو یونہی سی کچھ کچھ پتلیان شوق دید مین زور کرتے کرتے اوپر
چڑھ گئی تھین - حواس اس سوچ مین تھے کہ اس ناامیدی کے عالم مین یہ کیا خدا کی عنایت
ہوگئی - ارمان تمناؤن کو مبارکباد دے رہے تھے اور قلب پر قریب قریب اوسی حالت کی ایک
کیفیت طاری تھی جو شادی مرگ مین عموماً ہوجاتی ہے دونون کے اعضا مین ایک قسم کی بیخودی
کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی جسکے ہاتھ گلے مین پڑ گئے تھے وہ اسیطرح حمائل تھے اور جس کے ہاتھ
پیٹھ پر پہونچ گئے تھے وہ وہین رکھے ہوئے تھے - ہان سینہ مین کلیجہ تو ضرور اچھل رہا تھا اور
ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لینے کی آواز بھی کچھ یونہی سی آتی تھی کہ بیخودی اپنا کام کر گئی دونون طرف
یکبارگی اعضا مین بیقاعدہ جنبش ہوئی - پاؤن ڈگمگائے ہاتھ تھرتھرائے اور دونون بیہوش ہوکر
ایک اسطرف ایک اوسطرف تڑاق سے زمین پر گر پڑے - بیر دلیس دور ہی سے یہ سب کیفیتین
دیکھ رہا تھا اور گو اُسنے قصداً انکو اس امر کا موقع دیدیا تھا کہ یہ دونون عرصے کے چھوٹے ہوئے بے حجاب
ہوکر اچھی طرح سے مل لین مگر جب اسنے ان دونون کو غش کھا کر گرتے دیکھا تو اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا
انکے پاس پہونچ گیا اور دیکھا کہ دونون خاک پر بیحس و حرکت پڑے اور انکے ہمراہی انکے ہوش مین
لانے کی تدبیرین کر رہے ہین جلدی جلدی دامن سے ہوا دیگئی ہاتھ پاؤن سہلائے گئے جس سے
تھوڑی دیر مین ہنور یا نے تو ہوش مین آکر اپنی آنکھین کھولدین مگر خدا جانے جان پر اسوقت
غشی کا کیسا سخت دورہ تھا کہ گو مردون کا دل عورتون سے بہت قوی ہوتا ہے مگر وہ کسیطرح
ہوش مین نہین آتا تھا ہنور یا جسوقت ہوش مین آئی تھی اسوقت اسکی حالت دیکھنے کے قابل تھی - اسنے
بہت گھبراہٹ کے ساتھ پہلے اپنی ڈھونڈنے والی نظر سے چارون طرف جان کو دیکھا اور اسکو بیہوش
پڑا دیکھکر گھبرائی ہوئی اُٹھی اور جان کے پاس آکر اسیطرح اپنے نازک ہاتھ سے اسکو جنبش دینے لگی
جس طرح سونے والے کو کوئی ہلا ہلا کر جگا رہا ہو - اسوقت ہنوریا کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین جان کے
منہ پر پنکھا جھل رہی تھین اسکے مینہ برسانے والی آنکھین جان کے منہ پر پانی کے چھینٹے دے رہی تھین
اس کے سر کے لانبے لانبے کھلے ہوئے بال جو اسوقت اسکے جھک جھک کر دیکھنے مین نیچے لٹک
رہے تھے جان کے سینہ پر پڑے ہوئے جان کے بیہوش دل کو سہلا رہے تھے اور زلف عنبرین کی
خوشبو ہوا مین مل ملکر لخلخہ کا کام دے رہی تھی - خدا خدا کر کے بہت مشکلون سے جان نے آنکھ کھولی مگر
نظر ٹھکانے نہ تھی - پڑے پڑے آنکھین پھرا کر ادھر ادھر کچھ دیکھا اور پھر گھبرا کر اسنے کہا وہ پیاری

شاہزادی - پیاری شاہزادی ؛" جسکے جواب مین ہنوریا نے اپنی رُکتی ہوی آواز مین کہا "مہربان مین اچھی ہون آپ ہوشیار رہون " اور جان یہ سنکر اُٹھہ بیٹھا اور کہا " پیاری شاہزادی ! پیاری شاہزادی آپ اچھی رہین (ہاتھہ مین ہاتھہ لیکر) کہان تھین ؟ "

ہنوریا اسکے جواب مین کچہ کہنا چاہتی تھی کہ جوش گریہ اور گذری ہوی مصیبتون نے یاد آکر اسکی زبان تھام لی اور بیزار قطار رونے لگی -

حسینونکی اُن پیاری پیاری آنکھون مین جنین عشوہ و ناز اور غصہ کے رہنے کی خاص جگہ ہوتی ہے کوئی شخص بھلا آنسو دن کو دیکھہ سکتا ہے - ؟ اور پھر اسکے چاہنے والے کی آنکھین ! جان اپنی پیاری شاہزادی کو اسطرح روتا دیکھہ کر اختیار سے باہر ہو گیا وہی کسیکا نازک نازک ہاتھہ جو اسکے ہاتھہ مین تھا اپنے سینہ پر رکھہ لیا تھا اور اس دردسے رویا کہ سننے والے بھی دل پکڑ کر رو دیئے

میرودیس نے جب دیکھا کہ روتے روتے سسکیون پر نوبت آگئی ہے اور رونیکا تار کسیطرح نہین ٹوٹتا تو اسنے سامنے آکر کہا " مسٹر جان یہ رنج و غم کا رونا نہین ہے جسکی کہین انتہا ہی نہو یہ تو خوشی کا رونا تھا - ہو گیا بہت روئیے - اب آرام سے بیٹھکر ہنسیے بولیئے خدا کا شکر کیجیے کہ اسنے یہ دن آپکو پھر دکھایا " جان کو میرودیس کا بہت لحاظ و پاس تھا مگر جب انسان کا دل ہی قابو مین نہو تو وہ کیا کرے اس کے رونے مین مطلق کمی نہوئی تھوڑی دیر انتظار کرنیکے بعد میرودیس پھر اس امر پر مجبور ہوا کہ ان کو مجبور کرے اور پھر اسنے جان سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا " جناب اگر آپکو اپنا خیال نہین ہے تو کیا ان کا بھی خیال نہین ہے اس تپتی ہوئی زمین اور جلتی ہوی دہوپ مین یہ بیچاری صدہا تکلیفین اور مصیبتین اٹھائے ہوئے اسطرح بیٹھی ہین اور آپ دیکھہ رہے ہین - اگر آپ کا جی ابھی رونیسے نہین بھرا ہے اور بھرا ہوا دل رونیسے خالی نہین ہوا ہے تو کسی سایہ دار جگہ پر چلکر بیٹھیے "

جان یہ تقریر سنکر کچہ ہوشیار ہوا اور میرودیس کو سامنے کھڑا دیکھکر خود بھی اٹھہ کھڑا ہوا - ہنوریا بھی اب میرودیس کے حال سے کسیقدر واقف ہو گئی تھی - وہ بھی جھک کر آداب تسلیمات بجالائی اور پھر یہ رائے قرار پائی کہ اوسی ٹیلہ پر تھوڑی دیر ٹھہر کر چلدین جو انکے حق مین بہی حکم رکھتا تھا جو کوہ سینا حضرت موسےٰ کے حق مین - غرض سب گھوڑون پر سوار ہو کر ٹیلے کی طرف چلے تھوڑا سا فرش وہان بچھایا گیا - جسپر میرودیس - جان اور ہنوریا بیٹھے مگر سب چُپ چُپ - یہ دو اپنی اپنی پراشک آنکھون سے ایک دوسرے کو دیکھہ لیتے ہین پھر آنکھین نیچی کر لیتے ہین ٹھنڈی سانسین لے رہے ہین اور کچہ نہین کہتے میرودیس انکی یہ حالت دیکھہ رہا ہے اور چارون طرف سناٹا چھایا ہوا ہے تھوڑی

دیر تک تو یہان یہی حالت رہی پہر کچھ لحاظ و شرم کا پردہ اُٹھا اور اسطرح باتین شروع ہوئین ۔

جان "ہان ۔ پیاری شاہزادی یہ کیا ہوا تھا جو اسطرح یک بیک آپ غائب ہو گئین ؟"

ہنوریا ۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا بتاؤن مین آپسے رخصت ہو کر اُنکے پاس پہونچی پہاڑ کے حائل ہو جانے کی وجہ سے آپکا حال چونکہ اس جگہ سے بالکل معلوم نہین ہوتا تہا اسوجہ سے مجکو بہت انتشار ہوا اور مینے میکسمس کو اس امر پہ مجبور کیا کہ وہ جاکر پہاڑ کے شرقی جانب سے لڑائی کی کیفیت دیکہین اور مجہ سے آکر بیان کرین "

جان ۔ (بات کاٹ کر) ہان میکسمس کو مینے نہین دیکہا وہ کہان ہین ؟"

ہنوریا "(خوشی کے لہجہ مین) کیا وہ آپکو ملگئے ؟"

جان ۔ نہین مجکو کیا خبر ا مینے تو ان کو تمہارے ساتھ کر دیا تہا ۔ !!"

ہنوریا " ہان تو مین عرض کرتی ہون نا ۔ پس میکسمس پہاڑ کے اسطرف گئے اور مین ۔ ویلی اور خدا بخشے بالٹک پہاڑ کے اسطرف تھے "

جان " ہان بالٹک کی نعش کو تو مین نے دیکہا تہا مگر ویلی کہان ؟ " اور یہ کہتے ہی ویلی نے سامنے آکر ادب سے سلام کیا اور روتی ہوئی جان کے قدمون پر گر پڑی ۔ جان نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر اُٹھایا شفقت سے اسکی خیر و عافیت پوچہی اور پہر ہنوریا کی طرف مخاطب ہو کر کہا " ہان پہر کیا ہوا ؟ "

ہنوریا " بس یکبارگی ٹارسمانڈ اپنی فوج کے ساتھ آگیا اور بلائے ناگہانی کیطرح ہم پر ٹوٹ پڑا "

جان " (حیرت کے لہجے مین کسیقدر خشن آواز سے) یہ کون ٹارسمانڈ ؟ "

ہنوریا ۔ وہی تاجس کا تو نو رمین ایسلطنت ہے نا ۔ آپ تو اسکو جانتے ہونگے "

جان " ہان ہان مین سمجہا ۔ جنوبی فرانس کا بادشاہ ۔ مگر یہ اس پاجی کو کیا سوجہا ۔ افسوس مین نہوا ہان پہر اسنے کیا کیا ؟ "

ہنوریا ۔ بس ظالم تلوارین کہینچ کہینچ کو دپڑے ۔ بہت لڑے ۔ مگر کچہ نہ چلی بالآخر بالٹک بیچارا مارا گیا مین پکڑ لیگئی اور پہر ٹارسمانڈ مجکو اور ویلی کو ٹولوز لے گیا ۔ بس اسوقت سے پہر مجکو آپ کا اور میکسمس کا کچہ حال معلوم نہین "

جان یہ آخری جملہ سنکر سناٹے مین آگیا اور میکسمس کی مفقود الخبری نے اُسوقت کی اسکی خوشی مین ایک قسم کی بے لطفی پیدا کر دی ۔ اسنے ایک ٹھنڈی سانس لی اور پہر کہا " افسوس اگر ایسا تو خیال

تہا کہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ ہائے مدتون کا رفیق چھوٹ گیا اور پھر کیسا رفیق؟ جان نثار۔ فیس ایسے سچے دوست کہان ملتے ہین۔ توبہ" اس جملے کے ختم کرتے ہی کرتے اُسکی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اور جب میرودیس نے دیکھا کہ میکسمس کی جدائی کا صدمہ اسوقت کی خوشی کو بالکل بے لطف کئے دیتا ہے تو اُسنے جان سے ہنسکر کہا "اللہ داکبر اب میکسمس کے نہ ملنے کا غم ایسا ہوگیا کہ انکے ملنے کی خوشی پر بھی غالب آگیا"

جان۔ (جان پُر افسوس لہجے مین) حضور نہین واقف ہین وہ میرا بڑا جان نثار دوست ہے اور میرے لئے اُس نے بہت سخت مصیبتین اور تکلیفین اٹھائی ہین"

میرودیس "ہمکو سب معلوم ہے ہم خوب جانتے ہین۔ یہ ملگئی ہین تو وہ بھی مل رہیگا اور اگر نہین ملے گا تو ہم اسکا پتہ لگا دین گے۔ آپ اسقدر رنجیدہ کیون ہوتے ہین"

جان۔ (خوش ہوکر) یہ فرمائیے۔ اب معلوم ہوا حضور کے پاس وہ پہلے ہی پہونچ گیا۔ کہان ہے! پیرس مین؟"

میرودیس "نہین پیرس مین تو نہین ہے مگر ہان وہ میرے پاس آیا ضرور تہا اور اوسی کے ذریعہ سے مجکو آپ کے سب حالات معلوم بھی ہوئے تھے۔ مگر اُسنے زیادہ قیام نہین کیا آپکو اور شاہزادی صاحبہ کو تلاش کرنے کے لئے کسیطرف چلا گیا ہے۔ مگر احتیاطاً تھوڑی فوج اِسکے ساتھ کردی گئی ہے اور اس ذریعہ سے بہت جلد اُسکا پتہ ملسکتا ہے"

جان "(بہت خوشی کے لہجے مین) مین حضور کی کس کس عنایت کا شکریہ ادا کرون حق یہ ہے کہ جو غائبانہ احسان اور کرم پیر مرشد نے اپنے اس حلقہ بگوش پر کئے ہین وہ خدائی مین کسی نے کسی پر نہین کئے ہون گے (ہنوریا سے پھر مخاطب ہوکر) ہان پھر اب ٹارسمانڈ کمبخت کے پنجہ ظلم سے کسطرح آپ کو رہائی ملی اور ان ظالمون کے ہاتھ مین کسطرح آپ پھنس گئین۔ اور یہ آپکو اب لئے ہوئے ہوکے جاتے کہان تھے؟"

ہنوریا "آہ نہ پوچھیئے۔ مجکو بہت دہوکا دیا گیا (ٹھنڈی سانس لیکر) ابھی حال مین ٹارسمانڈ نے میرے دل بہلنے کے لئے ایک ایسی کنیز خریدی تھی جو ہماری رومی زبان بھی جانتی تھی" ہنوریا اسکے بعد کچھ اور کہنا چاہتی تھی کہ ہمارے دوست کو وحشت ہوئی اور بہت گھبراہٹ کے ساتھ بات کاٹکر آپ اسطرح کہنے لگے "یہ کیا فرمایا! آپ کے دل بہلنے کیلئے ایک کنیز خریدی تھی؟"۔

ٹارسمانڈ۔ "ہنے! ہون۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے اسکو کچھ محبت بھی تھی۔ کیون؟"

اس جملہ کو سنکر ہیرودیس تو بے اختیار مسکرا دیا اور ہنوریا جان کے منہ کی طرف دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لائی اور اسطرح کہا " تقدیر جو آدمی کو سنوائے وہ سبکو سننا ہی پڑتا ہے مگر انسان کو اختیار تو فقط ایک اپنے ہی دل پر ہو سکتا ہے دوسرے پر نہین۔ اگر اسکو میرے ساتھ دشمنی تھی یا محبت تو یہ اسکا فعل تھا ہمین میرا کیا قصور ! "

جان " نہین نہین قصور اور غیر قصور کا کیا تذکرہ ہے۔ مین نے تو ایک بات پوچھی تھی آپ ناحق آب دیدہ ہوتی ہین۔ اچھا تو پھر کیا ہوا ؟ "

ہنوریا " (بگڑ کر) کچھ نہین ہوا مین نہین جانتی۔ اور یہ کہتے ہی تیوریان چڑھ گئین ابرو پر بل پڑگئے اور خفا ہوکر ادہر سے ادہر منہ پھیر لیا گیا۔ ہنوریا کے منانے کے لئے گو بہت سے طریقے اسوقت جان کے دل مین جوش مار رہے تھے۔ مگر ہیرودیس کا لحاظ مانع تھا اور وہ کچھ نہین کرسکتا تھا۔ بالآخر نہین رہا گیا اور اسطرح جان نے کہا " ہاین ! تو کیا آپ خفا بھی ہوگئین ؟ بھلا خفگی کی اسمین کیا بات تھی۔ ادہر دیکھیے غصہ تھوک ڈالیے۔ ہان اس کنیز کا نام کیا تھا ؟ اور خدا جانے آنکھون کے اشارون مین کیا کیا کہدیا کسطرح خطا معاف کرائی کہ ہنوریا مسکرا دی اور اسطرح بولی " اسکا نام ڈانیا تھا اور وہ جب میرے پاس آئی تو بہت مخفی طور پر مجھسے کہا کہ مین انکے پاس سے (آپ کا نام لیکر) آئی ہون اور اس غرض سے انہون نے مجکو یہان بھیجا ہے کہ کسیطرح مین تم کو یہان سے نکال لیچلون "

جان " (غصہ سے اپنے ہونٹھ چباکر) افوہ حرامزادی نے غضب ہی کر دیا۔ خدا کی قسم مجھے خبر بھی نہین "

ہنوریا " ہان۔ ہان یہ تو اب بعد کو مجھے معلوم ہوا مگر آپ خیال کرسکتے ہین کہ اس ناامیدی اور بیکسی کے عالم مین میرے مایوس اور غمگین دل کے لئے یہ کیسا مژدۂ جانفزا تھا اور اسکے باور کرنے مین مجکو کہانتک پس و پیش کرنا چاہیئے تھا خصوصاً ایسی حالت مین کہ ایک ظالم کے زبردست پنجہ مین پھنسی ہوئی تھی اور اسنے مجھسے اکثر گذشتہ واقعات بھی سچ سچ بیان کئے تھے۔ مین سچ کہتی ہون مجکو اسکے کہنے کا بالکل یقین آگیا اور مین وہان سے نکل بھاگنے کی فکر دن مین رات دن غلطان پیچان رہنے لگی۔ گو اسکی موجودگی مین بعض بعض ایسے موقعے ملے کہ وہان سے بآسانی نکل سکتی تھی مگر ڈانیا اپنی ہی فکر مین تھی۔ آخر ایک عرصہ تک مجکو آج کل بتاتی رہی۔ آج پانچوان روز ہے کہ اسنے خوش خوش آکر مجھسے کہا کہ ہان آج چلنے کا موقع ہے۔ آدمی بھی آگیا ہے اور سواری بھی

موجود ہے بس آج شب مین نکل چلئے" مین تو اسکے فن فریب سے واقف تھی نہین اسکے دام مین آگئی اور اسکے کہنے کے موافق عمل درآمد بھی کیا گیا۔ آدھی رات کے وقت ہم تینون عورتین چھپ چھپا کر وہانسے نکلین اور تھوڑی دور چلنے کے بعد ہم کو ایک شخص ملا جو غالباً ہماری ہی آنے کے انتظار مین تھا وہین پر ہم سب کو سواری کے لئے گھوڑے بھی ملے اور پھر وہی شخص ایک راستہ پر لیچلا۔ مین نہین کہہ سکتی کہ اسوقت مجکو کس قدر خوشی تھی اور میرے دل کی کیا حالت تھی ساری مصیبتین اور تکلیفین مین بھول گئی تھی اور مین خیال کرتی تھی کہ شاید ارحم الراحمین کو مجھپر رحم آگیا ہے۔ گو اس انجان شخص کی صورت کو دیکھ دیکھ کر بعض بعض یہ بات کانٹے کی طرح میرے دلمین کھٹکتی تھی کہ کوئی ایسا آدمی میرے لینے کے لئے کیون نہین بھیجا گیا جس کو مین جانتی تھی مگر پھر یہ خیال کرتی تھی کہ شاید کسی مصلحت سے ایسا نہ کیا ہوگا۔ بار بار مین اس سے آپکو پوچھتی تھی مگر ہر بار وہ ظالم یہی کہدیتا کہ اب یہان سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہین اور مین خاموش ہو رہتی تھی۔ پھر پوچھتی تھی اور مجکو وہی پہلا جواب ملتا تھا۔ یہانتک کہ اسی شوق اور امید مین راتدن گھوڑے دوڑاتے دو تین چار دن گذر گئے اور پھر کل شام کے قریب مین نے اس لشکر کو دیکھا جو اب اس میدان مین اپنے ستم کی سزا بھگت رہا ہے جہان ابھی تلوارین چل رہی تھین۔ آہ پیارے جان (زبان دانتوں سے داب کر اور شرم سے گردن جھکا کر) مینے انکو دیکھکر یہی یقین کیا کہ یہ آپ ہی کا لشکر ہے۔ مگر آہ تھوڑی دیر کے بعد مجکو یہ معلوم ہو گیا کہ بڑی دغابازی کر ساتھ مجکو فریب دیا گیا اور یہ لشکر آتیس کمبخت کا ہی جو میرے گرفتار کرنیکے لئے آیا ہے اور اسکے لئے یہ سب مکر اور حیلے کئے گئے ہین۔ آہ اب کیا تھا مین روتی تھی چیختی تھی چلاتی تھی۔ مگر وہ ظالم کب سنتے تھے۔ میرے ہاتھ پاؤن رسیون سے باندھ لئے اور اب یہ کمبخت مجکو اس حیثیت سے ریونا لئے جاتے تھے کہ خدا نے تمکو بھیجدیا۔

ہنوریا یہ گذشتہ واقعات بیان کر رہی تھی آنسو آنکھون سے جاری تھے اور جان اپنی مشتاق نظرون سے اس کے اُس پیارے چہرے کی بلائین لے رہا تھا جسکے گرد و غبار کو آنسوؤن نے اب بالکل دہو دیا تھا۔ دل مین آتیس اور ٹارسمانڈ کو سخت سست کہتا جاتا تھا اور زبان پر "ہائے" اور افسوس کے کلمے جاری تھے۔ ہنوریا اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش بیٹھی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتی رہی اور پھر اُسنے اسطرح کہا "ہان یہ فرمائیے میری بعد آپپر کیا گذری کہان کہان پھرے اور کیسا مزاج رہا؟"

جان - (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا بتاؤن کیسا رہا اور مجھپر کیا گذرا

سختی جھیلی کڑی اٹھائی ✦ افتاد تھی جو تیری اوٹھائی ✦ بس مختصر یہ ہے کہ ایطالیہ کی فوج کو شکست
دینے کے بعد جب مین نے آپ اینس کے ادہر ادہر کہین نہ پایا تو گھبرا گیا اور ان کہ میری بدگمانیان
اور سیکڑون برے خیال مجکو کہان کہان لیگئے۔ بالآخر ایک کی نعش کو دفن کیا اور ایک جگہ آپکی پڑی
ہوئی ٹوپی نے مجکو بتلایا کہ آپ اسیطرف کہین گرفتار ہو گئی ہین۔ لیکن فقط ایک ٹوپی سے کیا پتہ چل سکتا
تھا گاؤن گاؤن شہر شہر کی خاک چھانتا پھرا کہ آپ کہین ملین۔ اتفاق سے آج اسطرف آنکلا تھا
اور اٹلی جانیکا قصد تھا کہ خدا کی کچھ عنایت ہو گئی ایشیس کا لشکر دیکھا اور دولی کی رونے چیخنے
کی آواز نے کانون سے دل مین یہ کچھ شک پیدا کیا۔ دفعتاً تفتیش کیا تو معلوم ہوا کہ قصر سے آپ ہی ہین اور
اسکے بعد پھر جو کچھ ہوا وہ سب آپکی آنکھون کا دیکھا ہوا تماشا ہے۔ شاہزادی صفا کیا عرض کرون
کہ کیا کیا مصیبتین دیکھین اور کیا کیا صدمے اٹھائے حق یہ ہے کہ مین ہی سا سخت جان تھا جو ابتک
زندہ رہا ورنہ جو مصیبت سامنے آتی تھی خدا گواہ ہے کہ تمہارے نیم جان کی جان ہی لینے کا
سامان اور تہیہ کرتی ہوئی آتی تھی لیکن اب آپ مل گئین۔ اب وہ مصیبتین کوئی چیز نہین سب راحت سے
مبدل ہو گئین۔ اب تو دنیا مین مجھسے زیادہ کوئی خوش نصیب نہین۔ خدا نے مجپر بڑا فضل و کرم کیا کہان تک
اوسکی عنایتون کا شکریہ ادا کرون۔ لیکن اسمین شک نہین کہ اسوقت یہ میرے تھکے ہوئے جانباز سپاہی بطرح پھنس گئے تھے
اور شاید بہت مشکل پڑجاتی اگر حضور (میرودیس کی طرف اشارہ کرکے) تھوڑی دیر اور پہونچ نہ جاتے (میرودیس
سے مخاطب ہو کر) مگر حضور یہ تو فرمائین کہ آپ اسوقت یہان کسطرح پہونچ گئے؟"

میرودیس۔ "یہ اب اسکو بجز حسن اتفاق کے اور کیا کہنا چاہئے۔ اگر اسطرح یہان پہونچا اور آپکے یہان آنیکی
مجکو مطلق خبر نہ تھی۔ بات فقط یہ ہوئی کہ ابھی حال مین مجھسے ایک معتبر شخص نے اگرٹا رسمانڈ کے متعلق یہ روایت
بیان کی کہ وہ ان دنون کہین آلبس کی طرف سے دو عورتین پکڑ لایا ہے جنمین سے ایک نے بیمثل حسن پایا ہے۔
مین نے اس سے پہلے چونکہ میکسیمس کی زبانی انکے حسن و جمال کی تعریف اور آلبس کے پاس سے انکا غائب ہوجانا سن لیا تھا
اسوجہ سے مجکو فوراً اس امر کا شک گذرا کہ کہین آپ ہی نہون اور بالآخر میرے دل نے مجکو اس امر پر بے اختیار
مجبور کیا کہ جسطرح ممکن ہو بیچارے مہمانون کے ساتھ ہمدردی کرون جو میری سلطنت اور میری راہ مین بطرح
لوٹ لیا گیا فوراً میرے شہر کی طرف اسی غرض سے کوچ کر دیا کہ اگر فی الواقع وہ میان ہی کی محبوبہ جانستان ہے
تو مین کسی نہ کسی طرح لے ہی آؤنگا مین اسی ارادہ سے آرہا تھا کہ یہان یہ لڑائی دیکھی اور پھر دریافت کرنیسے یہ معلوم ہوا کہ
خدا کے فضل سے آپ دونون صاحب یہین موجود ہین۔"

جان (ہاتھ جوڑکر) خدا حضور کو سلامت رکھے۔ مین آپکی اس غائبانہ اور خسروانہ عنایتون کا کہانتک شکریہ ادا کرون۔ بیشک جو صاحبدل ہوتے ہین انکو غریبونکی بیکسی پر رحم آہی جاتا ہے جان کی تقریر ختم ہونیکے بعد ستورپا نے بھی میرودیس کا بہت شکریہ ادا کیا اور پھر اپنے باڈی گارڈ کے رہے سہے سوارون کو پاس بلاکر بہت شفقت اور محبت سے ایک ایک کا مزاج پوچھا اور ان مین سے جو اپنا نام چھوڑکر حق رفاقت بالکل ادا کر گئے تھے انکو دعاے خیر سے یاد کیا اور ایک ایک کو یاد کرکے آنکھون مین آنسو بھر لائی۔ اس کام سے بھی جب اسکو فرصت ملی تو پھر ترسی ہوئی آنکھین ندیدون کی طرح ٹکٹکی باندہ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگین جو دیکھتے دیکھتے جب تھک کر کبھی بیمار ناتوان کیطرح نیچے گر پڑتی ہین یا میرودیس کے لحاظ سے شرما کر خود ہی نیچی کر لی جاتی ہین تو کچہ عجب لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ دونون طرف ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لی جاتی ہین اپنے اپنے ہونٹھ دانتون سے داب لئے جاتے ہین اور سینہ مین پھڑپھڑاتا ہوا دل بے اختیار دونون ہاتھون سے دبا لیا جاتا ہے تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ سب تھکے ہوئے یہان ستاتے رہے لیکن اسکے بعد پھر میرودیس کی یہی رائے ہوئی کہ اب یہان سے چلدینا چاہئیے۔ میکمس کی تلاش کے لئے کچہ سپاہی یہین سے روانہ کر دئے گئے اور پھر اسیوقت سب نے میرودیس کے ہمراہ رکاب پیرس کی طرف اپنی اپنی گھوڑ دنکی باگ اٹھادی

دسوان باب

کچہ تاریخی باتین

ہو کوئی حد سے بڑہا اوسکی خرابی آئی
خاک پر لوٹتے ہین یار کے گیسو ہو کر

ہے یہ کہ دنیا مین اعتدال ہی عجیب چیز ہے۔ دل چھین لینے والے حسین جب حد سے زیادہ ظلم کرتے ہین تو پھر عاجز اور تنگ آکر یا تو انکے چاہنے والونکی طبیعت ہی ہٹ جاتی ہے یا سختیان سہتے سہتے وہ بیچارے دنیا ہی سے ٹہل جاتے ہین۔ خوشی کا جب بے انتہا زور ہوتا ہے تو

شادی مرگ کا دورہ ہو جاتا ہے - انتظار جب تک رہتا ہے تو اسکا لطف وصل یار سے بھی کہین زیادہ ہوتا ہے - لیکن وعدہ فراموش حسینوں کے جھوٹے وعدہ کی طرح جب اسکی کہین انتہا ہی نہین ہوتی ہی تو پھر یہی انتظار موت کا مزہ بھی چکھا دیتی ہی ناز کیدنون کے گھونگروالے بال و بال، دوش بنکر بل کھاتے ہوے جب کولون تک پہونچ جاتے ہین تو پھر کمر کی خیر نہین ہوتی اور خال جب حد سے زیادہ بڑہ جاتا ہی تو اسکو لوگ مسہ کہتے ہین یون تو آرام طلبی ویلن ٹنی ان کی گھٹی ہی مین پڑی ہتی اور اسکے جبل نے ادبھی اسکو کسی کام کا نہین رکھا تھا مگر پلیسیڈیا کے مرتے ہی وہ بالکل آزاد ہو گیا اور اسکے خود مختار بادشاہ ہونے نے اسکو اچھی طرح اس امر کا موقع دیدیا کہ وہ اپنی ناجائز خواہشین خوب دل کھولکر نکالے - ہر وقت بے تکلف احباب کے جمگھٹے رہتے ناچ رنگ کے جلسے تھے - شراب کباب کی صحبتین تہین کاگ اوڑ رہی تہی - جام چھلک رہی تہی اور شیشے کی پری اپنا لال لال غضب کا شوخ رنگ دکھا دکھا کر سب پر بیخودی کا افسون پڑہ رہی تہی - یہ تو عام قاعدہ ہی کہ جب دخت رز سے رات دن صحبت رہتی ہی اور اسکا نشہ دماغی گذرگاہون مین یسطرح چکر کھاتا ہی تو روز حساب کا اندیشہ اٹھا کر بالا طاق رکھدیا جاتا ہی اور یہی جی چاہتا ہے کہ سوقت کوئی ایسی پری پیکر نازنین بغل مین ہوتی جسکی زلف اور شوخی ایسی شعلہ رو آگ بھبوکا کے رنگ سے ملتی ہوتی تہی - گھونٹ گھونٹ کے بعد گزک کیلئے اسکے لب شیرین ہوتے اور نشہ مین مست اور مخمور آنکھین جب نیچے سے اوپر اٹھتین تو سامنے وہی لشلی انکھڑیان ہوتین جنمین جوانی کا نشہ اسیطرح بھرا ہوا ہوتا جسطرح جام بلورین مین سرخ سرخ شراب معاً انکے شراب کی عادت جب ویلن ٹنی ان کو بہت بڑہ گئی اور خون کی جگہ رگون مین بادہ احمر دوڑنے لگا - تو اسکی عیاشی کا نمبر بہت بڑہ گیا - تماش بینی کرتے کرتے پرائی بہو بیٹیون پہ اوسکی بری نظر پڑنے لگی اور رعایا کو اپنی عزت آبرو بچانی مشکل ہو گئی - پلیسیڈیا کے مرنے پر ابھی تھوڑا زمانہ بھی نہین گذرا تھا کہ اسکے ناپاک عشق نے روم کے ایک بہت بڑے معزز خاندان کی بالکل بے عزتی کر دی - اسکی بے تکلفی کی صحبتون مین اکثر پٹرونیس میکسمس کی بیوی کے حسن و جمال کا تذکرہ آیا جو آج کل روم مین اول درجہ کی حسین صورت خیال کیجاتی تہی اور روم مین چونکہ پردہ کا مطلق رواج نہی تھا اسوجہ سے اسکو اس امر کا بھی موقع مل گیا کہ اسکی آنکھین اچھی طرح اس بات کی تصدیق کر دین جو اسکے

حسن و جمال کے متعلق اُسکے کانون نے سنا تھا - ویلین ٹنی ان اسکی پیاری صورت دیکھتے ہی سو جان
سے اسکا والہ و شیدا ہو گیا پہلے طرح طرح کی خفیہ کارروائیان کی گئین بہت دو ڈورے ڈالے گئے لیکن
جب ان سے کچھ کام نہ نکلا اور نہ خاندانی پارسا عورت ان تدبیرون سے اسکے بس چڑھی تو اُس
ظالم نے پٹرونیس میکسمس کو اوسی شاہی زبردست حکم سے جسکی دنیا مین کہین پناہ نہین ہے
اس امر پر مجبور کیا کہ وہ اپنی پیاری بی بی سے دست بردار ہو اور اس امر کا مطلق خوف نکیا کہ ایسے
صریحی ظلم کا نتیجہ کیا ہے - گو اس جبریہ کارروائی سے ویلین ٹنی ان کو اپنی تمنا پر کامیاب ہونیکا
تو اچھی طرح موقع مل گیا مگر اس ناجائز حرکت سے تمام روم مین ایک قسم کی عام نفرت پھیل گئی اور
ہر جگہ اسکے مظالم اور جبر کے چرچے ہونے لگے - وہ تو زبردست تھے - بیکس تھے کچھ کر سکتے
نہ تھے مگر ہان سب اسکی بربادی اور تباہی کی دعائین رات دن مانگا کرتے تھے اور وہ
بادشاہون کا بادشاہ اچھی طرح سنتا تھا جو ظالم - جابر اور بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی دم بھر
مین اسکے اعمال کی اچھی طرح سزا دے سکتا ہے - یعنی خدا -
پٹرونیس میکسمس کو اپنی بی بی کے چھوٹنے اور بی بی کے ساتھ اپنی عزت و آبرو کی بربادی اور
تباہی کا سخت صدمہ تھا اور وہ رات دن اسی فکر مین مبتلا رہتا تھا کہ کسیطرح اپنے زبردست
حریف سے اپنا عوض لے - بہت سی فکرین کین بہت سی تدبیرین کین مگر جب کسیطرح زور نچلا تو اس نے
ان حبشی سپاہیون کو ابھارا جو اٹیس کے ہمراہیون مین سے تھے اور انکی شجاعت اور بہادری کے
خیال سے ان کو ویلین ٹنی ان نے خاص اپنے باڈی گارڈ کے رسالہ مین بھرتی کر لیا تھا - پٹرونیس
میکسمس نے ان کو انکے پرانے افسر اور آقا اٹیس کا خون یاد دلایا اور اپنی پر اثر باتون سے رفتہ
رفتہ ان کے دل مین ایک نیا جوش پیدا کر دیا اور وہ حبشی اس امر پر تیار بھی ہو گئے کہ وہ اٹیس کے
قصاص مین ویلین ٹنی ان کا خون بہا دین - ویلین ٹنی ان اپنی بیکس رعایا پر طرح طرح کے ظلم کر رہا تھا
نئے نئے محصول آئے دن ٹیکس بندھے رہتے تھے - اور رعایا کو زور شور لوٹ کر خوب مزے اڑا رہا تھا
بے امنی اور بدانتظامی سارے ملک مین پھیلی ہوئی تھی - خلقت لٹ رہی تھی اور وہ یہ جانتا تھا کہ یہ جور
یہ ظلم - اور یہ رعایا کی آہ و زاری ادہر ہی ادہر رہ جائیگی - رات دن جشن رہتے پری رخون کی صحبت تھی
منت المغنی سے ہر وقت اختلاط تھا اور ان صحبتون سے اگر کبھی جی گھبرا جاتا تھا تو کھیل تماشون کی ٹھہرتی تھی

اور ملک کی خبر گیری سے کچہ مطلب نتہا لیکن اس کے کہیل تماشے دیکھہ دیکھہ کر خدا کی آتش غضب بھڑک رہی تھی اور قضا اس کی جان لینے کیلئے اسکی گہات مین لگی ہوئی تہی -

ایک روز آسمان پر مدتون کا چھایا ہوا ابر غم اہلی والون پر برس کر کھل گیا تہا - ہوا پلٹ گئی تہی اور کسی کے آخری وقت کی طرح تہوڑا سا دن باقی رہ گیا تہا - دہوپ مین اوسی ظالم کے اُڑے ہوے رنگ کا پیلا پیلا عکس آگیا تہا جسکو کبھی زندگی مین تو عین مرتے وقت وہ بہی اتفاق سے اُسکے بُرے اعمال یاد آگئے ہون اور جانکنی کی سختیان اور عذاب کا خوف اسکو اسوقت بالکل زرد کئے رہتا ہو - اور نیلے نیلے آسمان پر شفق کی سُرخی دیکھنے والون کی نظر مین کسی ہونیوالے خون کے لئے فال بد کا سمان دکہا رہی تہی - آفتاب نے مریخ بنکر سرخ خونی لباس پہن لیا تہا - اور نیلے پیلے کچہ مختلف رنگون سے رنگی ہوئی وہ قوس کہ کیا نشانہ اُڑا نیکے لئے سامنے آسمان پر کہچی ہوئی تہی جس کو اہل زمین کی یہ درد اور ستائے ہوئے دلونکی آہ نے پیدا کیا تہا اور جسکو ہم شاید کسی اور موقع پر تو کسی حسین کی ابروہی بتاتے مگر حسین بہی وہی جو اس پردۂ زنگار کی آڑ مین چھپا ہو لیکن اسوقت تو ہم ضرورت اور مناسبت کے اعتبار سے دھنک یا کمان ہی کہین گے

ایسا وقت عموماً تفریح کا ہوتا ہے اُس بدمست اور بیجود ویلین ٹنی ان نے بہی خدا جانے آج کیا جاتی ہوئی دنیا دیکھی تہی کہ شراب کباب کی صحبتین چھوڑکر قصر شاہی سے باہر نکلا اور جہان فوج قواعد کر رہی تہی وہ جاکر تماشا دیکھنے لگا - سپاہی مارس[^*] کے لنبے کھلے میدان مین اپنے اپنے ہنر دکھا رہے تھے - نشانے تیرون سے اڑا رہے تھے تلوارین اپنے اپنے کاٹ کے جوہر دکھا رہی تہین کہ یکبارگی سپاہیون مین کچہ اشارے بازیان ہوئین اور پہر وہی جنگی لوگ اپنی تلوارین لے لیکر بلائے آسمانی کیطرح ویلین ٹنی ان پر ٹوٹ پڑے جن کو ٹرونیس میکسمس نے ایشیس کا خون یاد دلاکر پہلے سے اچھی طرح آمادہ کر رکہا تہا سب ہان ہان کرتے ہی رہے اور مارنیوالے اپنا وار اور تلوارین اپنا کام کر گئین ویلین ٹنی ان زخمی ہوکر زمین پر گر پڑا اور تڑپ تڑپکر دم بہر

[^*]: گذشتہ زمانہ مین روما کے ایک وسیع اور ہموار میدان کا نام تہا جو فوجی کہیلون اور فوج کے قواعد کے لئے مخصوص تہا ۱۲

مین وہین اسنے اپنی وہ جان دیدی٭ تھی جس کے لئے اس نے اٹلی مین قیامت برپا کر رکہی تھی اور اس تعجب خیز واقعہ سے جو خوشی ساری اٹلی مین پہیلی وہ اسکے بعد آنے والے اُن بادشاہون کے لئے پوری نصیحت تھی جو اپنا طریقۂ سلطنت اور رعایا کے ساتھہ برتاؤ اس قابل کرنا چاہین کہ انکی رعایا اِن کی سچی جان نثار بنے - دنیا گو دار الجزا نہین ہے مگر پہر بہی اکثر دیکہا گیا ہے کہ جیسا انسان کرتا ہے ویسا ہی اسکے سامنے یہان بہی آجاتا ہے - ویلن ٹنی اِن کے مرتے ہی پٹرونیس میکسمس الطالیہ کے تخت سلطنت پر بیٹھہ گیا اور اپنا پورا عوض لینے کیلئے ویلن ٹنی اِن کی بیوہ یوڈوکسیا کو اس امر پر مجبور کیا - کہ وہ اسکے ساتھہ شادی کر لینے پر راضی ہو جا - یہ دل سے گہڑی ہوئی باتین نہین ہین بلکہ یہ وہ گذرے ہوے سچے اور عبرت خیز واقعات ہین جنسے ہر شخص کو سبق لینا چاہئے - اور جب کوئی کسی پر کسی طرح کی ناجائز زیادتی اور کسی قسم کا ظلم کرے تو اس کو اس بات کا بہی لحاظ کر لینا چاہئے کہ اگر ویسا ہی معاملہ اس کے ساتھہ بہی ہوا تو پہر کیا ہوگا - ویلن ٹنی ان کی بیوی یوڈوکسیا کی رگون مین چونکہ شاہی خاندان کا خون دوڑ رہا تہا اسوجہ سے وہ پٹرونیس میکسمس کے ساتھہ عقد کرنے پر راضی ہوئی اور بہت پوشیدہ طور پر اپنی بربادی اور تباہی کا حال وانڈال کے بادشاہ جنسرک کو لکہہ کر نہایت عاجزی اور بیکسی کے ساتہہ اس کی امداد اور دستگیری کی خواہشمند ہوئی پٹرونیس ان خفیہ کارروائیون سے بالکل لاعلم تہا اور اسکے ساتہہ اسکا طریقۂ حکومت بہی کچہ ایسا خراب تہا کہ اٹلی کے عمایداس سے خوش نہ تھے -

یہ خدا کی دین تہی کہ بے محنت اور جانفشانی اسکو ایسی بڑی سلطنت مل گئی تھی مگر وہ اسکی قدر نہین جانتا تہا - وہ رومیون پر حکمرانی اسطرح کرنا چاہتا تہا جسطرح کوئی فاتح اس ملک پر حکومت کرے جس کو اسنے خاص اپنی کوشش اور اپنی تلوار کے زور سے لیا ہو -

ملکہ پلیسیڈیا کی ناتجربہ کاری اور ایشیس اور بانی فیس کے باہمی مخالفت و جہگڑون کی وجہ سے اہل وانڈال کی سلطنت آجکل سمندر سے کوہ آلپس تک پہنچ گئی تہی - انہون نے

٭ یہ واقعہ ۱۶ - مارچ ۴۵۵ء کو ہوا اور اسطرح ویلن ٹنی ان تہیوڈوسیس بزرگ کے خاندان کا آخری بادشاہ تہا ۱۲ دیکھو اسٹوڈنٹ گبن صفحہ ۲۶۳

پیلرمو* اور لوکینیا کے اکثر صوبے برباد اور تباہ کر دیے تھے اور جنسرک کی فتوحات کے پھریرے

فتحمندی میں بڑے آن بان کے ساتھ لہرا رہے تھے اسکی بحری طاقت بھی اب یہانتک

ترقی پر تھی بلکہ کارتیج سے ٹائیبر نین سی (بحر روم) تک اسکے شاہی احکام کا کوئی روکنے والا

نہ تھا - اٹلی کی تباہی کے اخبار جب اس کے کان تک پہونچے اور یوڈوکسیا کی درخواست

کو اسنے اپنی آنکھون سے دیکھا تو پھر کیا تھا ملک گیری کا حوصلہ بڑہ گیا - نئی نئی خواہشین دل مین

پیدا ہو گئین - بہت خوش ہوا - اور وہ سب مظالم اس کو یاد آگئے جو رومیون نے کسی پہلے زمانہ

مین کارتیج والون پر کئے تھے - فوراً تیار ہو گیا - لڑائی کا ساز و سامان درست کیا پٹرونیس

میکسمس کی سلطنت کو ابھی پورے تین مہینے بھی نہین گذرے تھے کہ اس کے فوجی

جہازون نے آکر دہانۂ ٹائیبر پر لنگر کیا - یوڈوکسیا گویہ خبر سن کر بہت خوش ہوئی لیکن وہ یہ نہین

جانتی تھی کہ ع جو کوئی آیا میری جان کو جلا دایا +

پٹرونیس میکسمس جنسرک کا نام سنکر گھبرا گیا - حواس جاتے رہے اور جان ہوش کیطرح

تن سے نکل گئی - وہ اپنے طرز معاشرت اور اس برتاوے سے خوب واقف تھا جو اس نے

رومیون کے ساتھہ کیا تھا اور فوج کی طرف سے بھی اسکو یہ امید نہ تھی کہ میرا ساتھہ دیگی

اور مین جنسرک سے مقابلہ کر سکون گا - ہاتھہ پاؤن پھول گئے اور اس گھبراہٹ مین بہت

نامردی کے ساتھہ اسکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ وہ چھپ کر کسی طرف کو بھاگ ہی جائے تو

بہت ہی بہتر ہے لیکن یہ سب اسکی نامردی کے خیال تھے اور ہوا وہی جو ہونا تھا - وہ

اپنی جان چھپائے ہوئے شہر سے اکیلا نکل کر ایک سڑک پر جا رہا تھا - نہ ساتھہ تخت تھا نہ سر پر

تاج تھا مگر ہان افسوس اور ندامت کی ہوائیان منہ پر چھوٹ رہی تھین اور ادبار ساتھہ

ساتھہ رفاقت مین تھا کہ دشمنون نے پہچان لیا - تلوارین کھینچ کھینچ کر دوڑے اور دم بھر

مین اسی زمین کو اسکے خون سے رنگین کر دیا جس پر اب وہ غرور کے مارے قدم تک نہین

رکھتا تھا - دو چار زخم کھا کر زمین پر گرا اور پھر بڑی بے عزتی کے ساتھہ اسکی نعش گھسیٹ کر

دریاے ٹیبر مین پھینکدی گئی -

---

* یہ سب ان بڑے شہرون کے نام ہین جو اس سے پہلے ملکہ پلیسیڈیا کے دائرہ سلطنت مین داخل تھے -

اس واقعہ کے تیسرے دن خاص دار السلطنت روما پر دشمنون کا یورش ہوا۔ شہر لٹنے لگا۔ آدمی بیدریغ قتل ہونے لگے اور بیشک وحشی لٹیرے رومیون سے اچھی طرح کارتہج کا عوض لے لیتے اگر پادری لیو کا جلال اسکی عظمت اور اسکی رعب دار تقریر اس موقع پر جنسرک کی آتش غضب کو چھینٹے دیدے کر ٹھنڈا نہ کر دیتی اور وہ رومیونکی خطا معاف نہ کر دیتا۔

خدا خدا کر کے ملک مین امن چین پیدا ہوا تو دیلن ٹنی ان کی بیوہ یوڈوکسیا بھی جنسرک سے ملنے گئی لیکن کسی کو کسی کام کرنے کے بعد اسقدر ندامت اور ذلیل نہوا ہو گا جس قدر یوڈوکسیا کو جنسرک کے پاس جا کر ہوا۔ بڑی بے عزتی کے ساتھ اسکا سارا زیور اوتار لیا گیا وہ اسکی دونون بیٹیان بھی اسی مال و متاع کے ساتھ بری طرح سے جہاز مین بھر دیگئین جو اٹلی کے خزانہ مین لوٹ مار سے بچ رہا تھا اور ان کارروائیون کے بعد جنسرک سب کو لیکر کارتہج کیطرف روانہ ہو گیا۔

یہ وہ حال تھا جو اٹلی کی سلطنت پر گذرا اور بیشک یوڈوکسیا انھین وحشیونکی قید مین رہکر اپنی زندگی سے گذر جاتی اگر مشرقی روم کا بادشاہ اسکا نانا تھیوڈوسیس ایک کثیر رقم دیکر بہت عاجزی کے ساتھ جنسرک سے صلح نہ کر لیتا۔

بموجب ٹیس میکسمس کے قتل کے تیسرے دن جب جنسرک آسٹریا کی طرف سے آکر اس بلا حفاظت شہر (یعنی اٹلی) پر حملہ آور ہوا اسوقت بالعوض روم کے بہادر بہادر سپاہیوں سے ایک مجمع معزز پادریون کا نکلا جن کا پیشوا اور سرگروہ پادری لیو تھا اسکی بلاغت اور رعب نے وحشی فتحیاب (جنسرک) کی خونریزی کو کم کر دیا اور وانڈال کے بادشاہ نے اٹلی والون مین سے ان لوگون کی جان بخشی کا وعدہ کیا جو ہتھیار رکھدین اسنے لیو کے اصرار سے شہر کے نہ جلانے اور قیدیونکو ایذا اور تکلیف نہ پہونچانے کو بھی مان لیا۔ مگر صاف اور صریحی الفاظ مین یہ وعدے نہ تھے اور نہ اسیطرح عملدرآمد کیا گیا جسطرح پادری کی خواہش تھی۔ تاہم پادری لیو نے ملک کو بہت فائدہ پہونچایا اور اسکی وجہ سے اٹلی اور اٹلی کے رہنے والے وانڈال اور امور کی ناجائز خواہشون کے اس قدر نشانے نہ بنے جسقدر کہ وہ وحشی کارتہج کی تباہی کا ان سے عوض لینے والے تھے۔

یہ لوٹ مار چودہ رات دن رہی ۱۴۔ اسٹوڈنٹ گبن۔

گیارہوان باب

اے فلک رشک سے نہ جل مرنا
بچھڑے ملتے ہین ایک مدت کے
(مبارک)

برسات گذر گئی ہے موسم بدل گیا ہے۔ اور گرمیون کی اس گرمی کو جو روز ہجران کی تپش سے کچھ ملتی ہوئی تھی نیچے لیئے برسات بھر اپنے آنسوون کے چھینٹے دیتے دیتے اب اسقدر کم کر دیا ہے کہ جاڑون کا موسم آچلا۔ گلابی گلابی سردی پڑنے لگی ہے اور جلد کے مسامات بند ہو جانے کی وجہ سے اندر حرارت کچھ اسیطرح ترقی کر چلی ہے جسطرح عالم شوق اور اشتیاق مین اس ہجران نصیب مگر پھر خوش نصیب شخص کے دل پر ترقی کرتی جاتی ہو جسکی شام وصال بہت دنون کے بعد خدا خدا کرکے اب قریب آئی ہو۔ سہپر کا وقت ہے اور وہ زمین جبپر آفتاب کی کرنین ابھی تھوڑی دیر پہلے خوشی مین اپنے تارہاے شعاعی سے جاروب کشی کر رہی تہین اب اسپر نیچر اپنے سایہ کا فرش بچھاتا ہوا مغرب کی طرف سے چلا آتا ہے۔ ہوا کسی ہجران نصیب عاشق یا ارمان بھرے دل کے دنون کی طرح پھری ہے اور موسم سرما کے آخری وقت کا ڈہلا ہوا دن کسی کے شوق اور بےصبری کو دیکھہ دیکھہ کر جلدی جلدی بھاگا ہوا چلا جاتا ہے۔ ایسا مرجھاے ہوے سبزے کے چہرہ پر تروتازگی آتی جاتی ہے جسکا ابھی دوپہر کو آفتاب کی گرمیان دیکھہ دیکھہ کر ذرا سا منہ نکل آیا تھا۔ اور وہ دل تنگ کلیان بھی اب خودبخود مسکراے دیتی ہین جو ابھی غمگین اور [illegible] دلون کی طرح گردن جھکاے بیٹھی تہین۔ پیرس کا شہر یون تو قدیم سے ہے مگر آج خدا جانے کیا ہے کہ سارا شہر رشک ارم بنا ہوا ہے اور کوچہ و بازار کچھ اسی طرح رونق پر ہین جس طرح ایک نئی نویلی دلہن کو ہونا چاہیے۔ ٹھٹھ کے ٹھٹھ جا بجا عام گذرگاہون اور سڑکون پر لگے ہوے ہین اور انکی درستی مین اسوقت جس قسم کی کوششین ہو رہی ہین انسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج یہان کسی ایسی خوشی کا گذر ہونیوالا ہے۔ جو بہت دنون ارمان بھرے دلونمین رہتے رہتے اسیطرح ترقی کر گئی ہے جسطرح شوق بڑہتے بڑہتے کسی مشتاق آدمی کو ہمہ تن شوق بنا دیتا ہے اور عشق کی آگ بھڑکتے بھڑکتے انسان کو خاک سیاہ نہین تو دیوانہ ضرور بنا دیتی ہے۔ بہرطور چھوٹے بڑے آدمی مرد اور عورتین بچے اور بوڑہے جوق جوق پیرس کی گلی کوچون

سے نکل نکلکر اُس ایک بڑی سڑک کی طرف بڑہے ہوے چلے جلتے ہین جو شہر سے نکلکر دریا
سین کی طرف گئی ہے - آگے بڑہ کر اس جانیوالی سڑک کی دو شاخین ہوگئی ہین جنمین سے ایک
تو سیدہی خاص دریاے سین کے ساحل کی طرف جانیوالونکو لیجاتی ہے اور دوسرے بائین
ہاتہہ کی طرف مڑکر ایک عالیشان عمارت کیطرف گئی ہے جو نیلے نیلے آسمان سے باتین کرتی ہوئی
وہ سپید سپید سامنے میدانمین دور کو نظر آرہی ہے اور اسیطرف یہ سب جانیوالے بھی جارہے ہین ۔
یہ عمارت جس میدان مین واقع ہے - گو اُسکی وسعت ہماری نظر کی طرح وسیع ضرور ہے -
مگر اسوقت یہان آدمیون کی کثرت کچھ اس درجہ بڑہی ہوئی ہے کہ یہان سے وہان تک جانیوالی
نظر کو قدم قدم پر ٹھوکرین کہاتے ہوے بڑی روک ٹوک کے ساتھ پہونچنا نصیب ہوتا ہے -
یہ جانیوالے جاتے جاتے جب اس عمارت سے تہوڑے فاصلے پر رہجاتے ہین تو دور سے کچھ
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانیوالے ایک جگہ پر رُک کر کچھ ادہر کچھ ادہر ہو جاتے ہین - اور بیچ کی سڑک
خالی ہو جاتی ہے جسکی وجہ نزدیک پہونچکر یہ معلوم ہوتی ہے کہ سڑک کے کنارے کنارے فوجی لوگ دورویہ
صفین باندہے کہڑے ہین اور وہ عام لوگون کو آگے نہین بڑہنے دیتے - یہ فوجی لوگون کا سلسلہ
خاص اس مقام سے شروع ہوا ہے جہان پر ایک بہت بڑا آہنی پہاٹک لگا ہوا ہے - یہ پہاٹک گویا اس عمارت کے
احاطہ کا صدر دروازہ ہے جسکی چار دیواری کیلیئے اُسی کے مطابق بہت نفیس جنگلا بھی منتخب کیا گیا ہے
جو چار دنطرف زمین سے کسیقدر بلند سنگی دیوار پر نصب کیا گیا ہے - جسپر ایک قسم کا سپید سپید پہرا ہوا روغن
نظر کو کچھہ اسیطرح بہلا معلوم ہوتا ہے - جسطرح یورپی عورتون کے چہرہ پر سپید سپید پوڈر - اس جنگلہ کے
اُسطرف زمین کا نہایت ہموار سطح تختہ ہے جسپر بہت نفاست کیساتہ ہری ہری گہانس جمائی گئی ہے
اور اُسکے برابر تراشنے اور سبز رکہنے مین خدا جانے کس قسم کی کوششین کی گئی ہین کہ مردم دیدہ کو جان
بوجہ کر بھی یہی دہوکا ہوتا ہے کہ ہری ہری مخمل کا یہ فرش بچہا ہوا ہے - اس سبز تختے کے درمیان مین
بہت نفاست کے ساتہ بعض بعض جگہ چمن بندی بھی کی گئی ہے اسمین طرح طرح کے پہول اپنی اپنی
خوش رنگیون کو کچھہ اسطرح دکہا رہے ہین کہ نظر دیکہکر پہر پلٹنے کا نام ہی نہین لیتی اور دیکہنے والی آنکہہ
دیکہتے ہی دیکہتے کچھہ اسیطرح کہلی رہجاتی ہے - جسطرح وہ سامنے نرگس کا کہلا ہوا پہول - دیکہا ؟
روشین بہت صاف ہین اور اونپر صدہا مرد اور عورتین ہاتہو مین ہاتہہ دیئے بہت آزادی کیساتہ ہنستی
بولتی ٹہل رہی ہین - اور اُنکی ظاہری شان شوکت اور اُنکا قیمتی لباس بتا رہا ہے کہ یہ سب
پیرس کے عمائد اور منتخب لوگ ہین - اس سبزہ زار کے وسط مین سنگ مرمر کی ایک مستطیل مگر بہت خوشنما عمارت

واقع ہے جو شاہی گرجے کے نام سے مشہور ہے۔ اسکا صدر دروازہ مغرب کیطرف ہے۔ چھت ننگی ہے
جسپر چار برج مستطیل واقع ہین اور ہر برج پر بجائے کلس کے طلائی صلیبین لگی ہوئی ہین جو اسوقت
کی دہوپ مین عجیب ہی بہار دکہا رہی ہین جو چاندنی رات مین کسی کی افشان آلود پیشانی ماہتاب کی
تلملا تلملا کر آنیوالی کرنون اور چمکتے ہوے ستارون کی چہانو مین کسی خوش نصیب کی آنکھون کے نیچے
چکاچوند پیدا کر جاتی ہو۔ آفتاب کی شعاع انپر پڑتی ہے اور ان سے صدہا کرنین اسطرح پیدا
ہوکر تڑپ جاتی ہون جسطرح ہنسی کے عالم مین کسی کے نور کے گلے سے ہنسی کی ایک نکلنے والی سانس کے
عکس سے پیارے پیارے آبدار دانتون سے نور کی صدہا شعاعین اترا اترا کر پہوٹ نکلتی ہون۔ اگر اس گرجے
مین آگے پیچھے چار درجے ہین جنکے محراب زرسنگ رخام کے گول اور خوشنما ستونون پر قائم ہین۔ زمین
جو بڑا ہے اور در و دیوار مین پچہ کاری کا نہایت نفیس کام ہے۔ جابجا حضرت عیسیٰ کے مختلف سنون
کی تصویرین بنی ہوئی ہین کہین کہین پر صلیبی معرکے بنے ہوے ہین۔ اور کہین پر اس واد کی تصویرین بنی ہوئی
ہے جسپر چڑہ کر جناب مسیح چرخ چہارم پر پہونچے تہے۔ اس گرجے مین داخل ہونیکے بعد سب سے پہلے ایک
کمرہ بطور برآمدے کے ملتا ہے۔ اسکے بعد اس سے ایک بڑا کمرہ اور پہر اسکے بعد ایک بہت وسیع ہال ملتا ہے
یہ ہال خاص بادشاہ اور شاہی خاندان کے لوگونکی نشست کیلئے مخصوص ہے جسکی آرایش مین بہت نفاست
سے کام لیا گیا ہے۔ چہت مین چار جہاڑ آویزان ہین جو اسوقت کی صناعیون مین سے اعلیٰ درجہ کے شمار
ہوسکتے ہین دیوار و نپر بہت صاف شفاف گلاس نظر آتے ہین اور خوشنما بنچ اور بڑی بڑی کرسیان قاعدے
کے ساتھہ برابر لگی ہوئی ہین جنپر شاہی خاندان کے لوگ بہی اکثر بیٹھے ہین اس ہال کے بعد ایک درجہ در بیچ
جو ان سب درجون سے کسیقدر بلندی پر واقع ہے اور اسکو ایک طلائی کٹہرے نے اور بہی سب درجون
سے ایک قسم کا امتیاز دیدیا ہے اسکے گوشون مین داہنی طرف تو حضرت عیسیٰؑ کی وہ مبارک تصویر
ہے جو سنگ مرمر سے تراش کر نہایت نفاست کے ساتھہ بنائی گئی ہے اور دوسرے کونے مین اس پاک
بی بی کی سنگی شبیہ رکہی ہے جو ہولی ورجن کے خطاب سے مخاطب ہے اور جسکا نام مریمؑ ہے۔ یہان
دین عیسوی کا ہادی اور حضرت مسیحؑ کا جانشین ہر شب رونق افروز ہوتا ہے لیکن یہ مکان بہی اپنے مکین سے
خالی ہے اور نہ ابہی کہین بادشاہ وقت کا پتہ معلوم ہوتا ہے مگر ہان گرجا کا گھنٹہ بج رہا ہے اور سب
لوگونکی آنکھین کسی کے آنیکا انتظار کر رہی ہین اس انتظار پر ابہی تہوڑی دیر بہی نہین گذری تہی کہ ہٹو بچو کی
رعبدار آوازین کانون مین آنے لگین اور اسکے بعد سامنے سے ایک سالہ سوار ونکا نظر آیا جو برہنہ تلوارین
علم کیے ہوے گہوڑے دوڑاتے چلے آتے تہے اور انکے حلقے مین ایک گاڑی تہی جسمین چار گہوڑے لگے ہوے تہے اور جو بہت تیزی کیساتہ

اسطرف آرہی تھی یہ گاڑی فٹن سے کسیقدر مشابہ ہے اور گو اسکی تیاری مین بہت کچھ اہتمام کیا
گیا ہوگا۔ مگر پھر بھی اسمین وہ نفاست کہان جو آجکل کی سادی فٹنون مین پائی جاتی ہے۔ یہ
گاڑی آتے آتے اب بالکل ہمارے گرجے کے قریب آکر رک گئی ہے۔ سوار شرک چھوڑکر ادہر آدہر ہو جاتے ہین
اوسپر سے پانچ عورتین اوترتی ہین جنکا اعلے درجہ کا لباس۔ انکی ظاہری عصمت اور شان اور انکے
سرونپر رکھے ہوئے مرصع تاج بتارہے ہین کہ یہ شاہی خاندان سے ہین۔ یہ سب صورت شکل مین ایک سے
ایک بڑہی چڑہی ہین مگر سب سے زیادہ حسین وہ عورت ہے جو ان سب کے بیچ مین ہے۔ وہ جسکے پیچھے پیچھے ایک عورت
نگرانی کررہی ہے۔ اسکا لباس سب سے زیادہ پر تکلف ہے۔ اور اسکی پیاری صورت کی زیبایش مین بھی
کسیقدر معمول سے زیادہ تکلف کیا گیا ہے۔ ایک سرخ سرخ پھول جو ابھی اچھی طرح کھلا بھی نہین ہے
بیچ سینہ پر اس جگہ رکھا گیا ہے جہان پر دو ادبھرتے ہوے جوبن اگر دل تنگ غنچے کیطرح نہین تو اوسی ارمان
بھرے دل کی طرح شرم وحیا سے محرم مین چھپے ہوے بیٹھے ہین جنکا شوق اب کسیطرح روکے نہین رکتا اور وہ
بے اختیار جامہ سے باہر ہوا چاہتے ہین مرصع تاج سر پر ہے اور اسکے اوس سامنے والے حصہ پر جہان کلغی
اور کلغی کے پاس افریقی شترمرغ کے پر لگے ہوے ہین بہت سے لال لال پھول لگے ہوئے ہین جو اوسکے پھولے
سے رخسارون کے سامنے کچھ اور ہی بہار دکھا رہے ہین۔ مگر اسکی صورت تو کچھ ہمکو آشنا معلوم ہوتی
ہے! اہا یہ تو ہنوریا ہے پیاری ہنوریا۔ ہمارے دوست کی محبوبہ۔ بیشک وہی ہے وہی۔ اور بھلا
اس صورت شکل کا دنیا مین کون ہوسکتا تھا۔ ضرور وہی ہے۔ دیکھیے نا۔ وہ جو اسکے پیچھے پیچھے
عورت ہے وہ ویلیا ہی تو ہے۔ ہمنے پہچان لیا۔ مگر یہ اسوقت یہان تنہا کیسی۔ اسکا وہ جاندادہ
عاشق جس سے بہت تمنا اور مشکلون کے بعد ملنا نصیب ہوا تھا کیا ہوا۔ ابھی ہمنے تو ان دونون کو ساتھ
ہی پیرس کیطرف آتے چھوڑا تھا۔ کیا تفرقہ انداز فلک نے خدانخواستہ پھر انکو جدا کردیا؟ ہاے اگر ایسا ہوا تو غضب ہی
ہوگیا۔ اور غضب بھی بڑا غضب۔ مگر جان کی عدم موجودگی مین یہ اسکی عروسانہ وضع کیسی۔ یہ فوق البھڑک
لباس چہ معنے دارد۔ کہین میروویس نے تو کوئی چال نہین کی۔ اسکی بیطرح عنایتین اور بلاوجہ اسقدر
مہربانیان طبیعت مین ضرور شک پیدا کرتی ہین۔ کہین اسنے جان کے ساتھ دغا تو نہین کی اور ہنوریا
کو اپنے ساتھ عقد کر لینے پر مجبور تو نہین کردیا؟ لیکن ایسا نہین ہوسکتا۔ میروویس نے اگر ہنوریا کو
اس عروسانہ لباس پہننا لینے پر مجبور کردیا تھا تو وہ اسکے دل کو مجبور نہین کرسکتا تھا۔ آپ اسکے پیارے
پیارے چہرے کو نہین دیکھتے۔ کیسا بشاش ہے۔ صاف اور نازک جلد کے نیچے خون کیسا لہرین
لے رہا ہے اور خون کے ساتھ ساتھ خوشی کی نشانیان کیسی اترائی ہوئی پھرتی ہین۔ آنکھون مین مستی

مستی مین سرود - ہونٹون پر مسکراہٹ اور مسکراہٹ مین کچہ ایک قسم کی آئی ہوئی حیا کیسا کچہ غضب کر رہی ہے
خدانخواستہ اگر اسکا چاہنے والا اس سے جدا ہو گیا ہوتا تو اسکے چہرے کی یہ صورت
نہ ہوتی - ان آنکھون مین حسرت اور افسوس بھرا ہوتا جنمین اسوقت بیطرح سرور بھرا ہے اور آنسو آنکھون سے
ٹپک رہے ہوتے - رنج و غم والون کی کہین یہ صورت ہوتی ہے توبہ - اچھا پھر جان اسکے ساتھہ کیون
نہین ہے - آخر یہ تنہا کیون ہے اور وہ کہان گیا !

ہمارے یہی خیال تھا ہمکو حیرت کا پتلا بنائے ہوئے تھے کہ پھر ہٹو بچو کی وہی آوازین جو پہلے آئی تھین آنے لگین
اور انہون نے ہمارے دلکو اور دل کے ساتھہ آنکھہ اور کانون کو بھی اسطرف متوجہ کر دیا - ابھی تھوڑی دیر
بھی نہ گذری تھی کہ ایک گاڑی جو پہلے گاڑی سے مشابہ تھی گرجے کے پاس اکر رکی - فوجی لوگون نے
شاہی قواعد کے موافق سلامی دی اور گاڑی سے تین شخص اتر گرجے سامنے روشون پر ٹہلنے لگے
خدا کا شکر ہے کہ انہین سے ایک تو ہمارا وہی پرانا دوست جان ہے جسکو ابھی ہم یاد کر رہے تھے اور جسکے نہ ملنے
سے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہماری بدگمانی کیا کیا ہم سے کہہ رہی تھی دوسرا امیر ودیس ہے اور تیسرا وہ دراز
قد اور فربہ اندام آدمی جسکے زہد اور ریاضت نے بجاے اسکے کہ اسکی روح کو قوت پہونچتی اسکے جسم کو
توانا کر دیا ہے وہ جسکے سر کے لانبے لانبے بال کندہون تک لٹک رہے ہین اور جو معمولی لباس کے
علاوہ ایک گون بھی زیب تن کئے ہے قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید تثلیث پکارنیوالونکا مقتدا ہے
جان اسوقت بہت خوش خوش ہے مسرت بشرے سے ظاہر ہو رہی ہے - نہایت نفیس پوشاک
زیب تن ہے اور ایک سرخ پھول جو ابھی اچھی طرح کھلا نہین ہے مگر ہان منہ بند کلی کی ڈال تکما
ہنا سے لٹکا اپنے دل کے بھرے ہوے جوش سے اب کچہ دیر مین کھل کھلا کر ہنسا ہی چاہتا ہی کسی اُس
خوش نصیب عاشق کے دلکی حالت دیکھانے کیلئے اُسکے قلب کے داہنی طرف سینے پر قمیص مین گہرسا ہوا ہے
جبسر خدا کا بہت بڑا کرم ہو گیا ہو - اور ارمان بھرے دل کے ارمان نکلنے مین اب دو چار دن نہین آج کے
سر کی قسم گھڑی دو گھڑی کی کسر رہ گئی ہو وہ گھڑیان نہین جو کاٹی بلا فراق یا رنج و غم کی پہاڑ سی راتون
مین ہوتی ہین بلکہ وہی گھڑیان ہان ہان وہی گھڑیان جو شب وصل مین ہوتی ہین اور اگر بالفرض وہ
نہ بھی تو وہ جلد جلد گذرنے والی گھڑیان تو ضرور ہین جو شادی اور مسرت کے دنون مین ہوتی ہین
مگر یہ بات کچہ سمجھہ مین نہین آتی کہ ان پھولون کی تخصیص فقط ہمارے دوست جان اور اسکی پیاری
محبوبہ ہنوریا کے ساتھ کیون ہے اور اسقدر انکے لباس مین کیون اہتمام کیا گیا ہے - آخر اسکی وجہ
کیا ہے کہین ان دونون کی آج شادی تو نہین ہے ! آہا - سچ کہتے ہو - عجب نہین جو ایسا ہو قیاس ہی

اسیکا مقتضی ہے۔ اگر یہی بات ہے۔ تو خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے کروڑ کروڑ شکر کہ اُسنے یہ دن دکھایا اچھا۔ جان وغیرہ تو اب گرجے کے اندر جاتے ہین۔ آئیے یہان کے لوگون سے تو دریافت کرین دیکھین تو ہمارا قیاس کہانتک صحیح ہے۔ سڑک کے آس پاس دونون طرف خلقت کا ہجوم ہے۔ تماشا ہونیکے ٹھٹ لگے ہوئے ہین اور ہر شخص کی تقریر سے جو باتین ہماری کانون تک پہنچتی ہین وہ نہایت ہی دلخوش کن ہین اور جو ہمارا خیال تہا وہ نہایت صحیح ہے زمانے کے انقلابات کے عمدہ سین دکھانیکے لئے پہر انکے دن پہرے۔ میرودیس نے بہت اعزاز اور احترام کے ساتھہ انکو شاہی مکانات مین رہنے کیلئے جگہ دی اور بہت تمنا کے ساتھہ جان کو اپنا وزیر سلطنت مقرر کیا۔ اور چونکہ میرودیس کو معتبر ذریعون سے یہ امر اچھی طرح معلوم ہوگیا تہا کہ ان دونون کی مشتاق آرزوئین انکے ارمان بہرے تھے اور وہ بھی اسیطرح سر جھکائے مگر دل پکڑے ہوسے بیٹھی ہین جسطرح حضرت عشق نے انکو پہلے پہل انکے سینہ مین پاک اور صاف پیدا کیا تہا اسوجہ سے اسنے ان دونون کے جلد منعقد ہوجانے مین کوشش کی اور سارے شہر مین ہنسی ملک کی رسم کے موافق انکے عقد کی تاریخ مشتہر کی گئی۔ جابجا اشتہار تقسیم ہوئے اور آج خدا خدا کرکے وہ بڑا دن بہی آگیا جسمین وہ دونو منعقد ہون۔ شہر کی آرائش مین جسقدر ساز اور سامان آپنے دیکھا تہا وہ سب اسی خوشی کے طفیل مین تہا۔ یہ سب کچھہ ہے اور خدا ایسا ہی کرے مگر محبت کا خدا برا کرے اس کمبخت کا قدم درمیان آتے ہی جب دل مین خیال آتا ہے تو برا ہی خیال آتا ہے۔ سب کچھہ اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین۔ کانون سے سنتے ہین اور کچھہ یقین بہی آچلا ہے۔ مگر پہر جب ہم اپنے دوست کی قسمت کیطرف خیال کرتے ہین تو سب ہمکو جہوٹ ہی معلوم ہوتا ہے اور اگر جہوٹا نہین تو دل مین کچھہ نکچھہ شک تو ضرور ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اچھا آؤ گرجے کے اندر چلین تو سہی دیکھین تو یہان ہو کیا رہا ہے اگر عقد ہے تو معلوم ہی ہو جائیگا۔ اور اسی خیال کے آنیکے ساتھہ ہی گرجے کے اندر سے کچھہ سریلی صدائین ہمارے کانون مین آتی ہین اور ہم اندر جاکر کیا دیکھتے ہین کہ گرجے کے درجے آدمیون سے بہرے ہوئے ہین اور سب ایک آواز ہوکر خداوند۔ روح القدس اور جناب مسیح ع کی شان مین بڑے ذوق شوق کے ساتھہ کچھہ اشعار گارہی ہین اور وہ سریلی آوازین سنکر سنگی عمارت بہی اپنی صدائے بازگشت مین اسی کا اعادہ کررہی ہے۔ اس گانے مین وہ خوش گلو عورتین بہی شریک ہین جو اپنی لغرسیا صورت کے ساتھہ آواز بہی اسقدر دلکش رکھتی ہین کہ روح تن سے بےاختیار باہر نکلی ہی تو آتی ہے۔ انکی پیاری اور سریلی آوازونکے ملجانے سے اور بہی اس گانے کا لطف دوبالا ہو گیا ہے۔ اور اس سمان کا یہ رنگ دیکھنے سے ہمکو اس امر کا یقین کلی ہوتا ہے۔ کہ بیشک ہمارے دوست کی آج شادی ہے

جان اور رہنوریا کے چہرے پر خوشی اترائی ہوئی پہپہرتی ہے۔ اور وہ اس خوشی کے نشے مین چور ہوئے جاتے ہین۔ اس مسرت کے مزے ہمارا دل لے ہی رہا تہا کہ یکبارگی ایک شاہی خادم گہبرایا ہوا اندر داخل ہوا اور ہیرودیس کے سامنے ہاتہہ باندہکر چپ ادب کے ساتہہ کہڑا ہو گیا۔ سلطانی نظر ایکمرتبہ اُٹہی اور خادم کو اسطرح بیموقع حاضر دیکہکر آنکہہ کے اشارے سے پوچہا "کیا ہے؟" جسکے جواب مین بہت گہبرائے ہوئے لہجے مین خادم کی زبان نے یہ ادا کیا "حضور عالی جنوبی فرانس کے بادشاہ کی طرف سے ابہی ایک سفیر آیا ہے اور اسیوقت حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہے گو اسکو بہت سمجہایا کہ اسوقت موقع نہین ہے مگر وہ بہت بضد ہے اور اسی امر پر اصرار کر رہا ہے کہ جسطرح ممکن ہو ابہی شرف حضوری حاصل کرے" خادم کی یہ باتین خدا جانے کس غضب کی تہین کہ صداے بازگشت کیلئے سنگی عمارت کی بہی زبان رکنگ ہو گئی ہے۔ سارے گرجے مین سناٹا پہیل گیا۔ شب کی وہ چلتی ہوئی زبان جو معاذ اللہ تین خداؤن کے سامنے بہی نہ چپ ہونے والی تہی حیرت سے منہ مین رک گئی۔ ہیرودیس بہی دانتون کے نیچے انگلی دابکر چپ ہو گیا جان اور رہنوریا کے چہرے پر ہوائیان چہوٹنے لگین۔ اور انکا وہ رنگ جو خوشی کے مارے صاف جلد سے اترایا ہوا پڑتا تہا اسیطرح فق ہو گیا جسطرح پلک مارنے مین شب وصل کی صبح ہو جاے اور صبح کا تارا زمین سے بہت اونچا دیکہکر کوئی تو گہبراہٹ مین پلنگ سے اُٹہکر نہ تو کچہہ دلدہی کرے نہ تسلی ہی دے اور نہ پہر اکر خدا حافظ کہتا ہوا ڈولی مین سوار ہو جاے اور کوئی ہاے کرکے چارونطرف حسرت اور افسوس سے دیکہتا ہی رہجاے۔ گو اس سفیر کے آنیکا مطلب ہیرودیس اچہی طرح سمجہہ گیا تہا۔ اور اس کا قصد تہا کہ عقد سے فارغ ہونیکے بعد سفیر سے ملے لیکن سفیر کے بڑہے ہوئے اصرار نے بالآخر اُس کو اس امر پر مجبور ہی کر دیا کہ اسیوقت اسکو یہان آنیکی اجازت دے سفیر اندر حاضر ہوا۔ شاہی ادب سے سلام کیا اور پہر اسطرح کہنے لگا "مین بہت ادب کے ساتہہ پہلے خداوند عالی سے اس ہرج کی معافی چاہتا ہون جو اسوقت میری عجلت نے حضور کے ایک نیک کام مین پیدا کیا اور شاید مین ایسی سوے ادبی کا کبہی مرتکب نہوتا اگر مین یہ سمجہتا کہ تہوڑی دیر کے بعد پہر میرے کچہہ عرض کرنیکا موقع بہی رہیگا۔ مجہکو شاہ ٹارسماند نے حضور مین ایک خاص تکلیف دہی کیلئے بہیجا ہے۔ اور یہ خط دیا ہے" اور یہ کہکر اس نے ایک سر بمہر لفافہ پیش کیا۔ اسمین معمولی تمہید کے بعد لکہا تہا "ہم کو بہت محنت اور کوشش سے ایک نہایت حسینا ور جمیلہ رومی عورت ملی تہی جو یک بیک ہمارے کاشانۂ دولت سے اسیطرح غائب ہو گئی جسطرح ہم سے صبر و قرار۔ لیکن اب ہم سنتے ہین کہ وہ آب آپکے ظل عاطفت مین پہونچی ہے اور آپ اسکو

عنقریب کسی شخص کے ساتھہ منعقد ہونے والے ہین - ہمارے آپکے قدیم زمانہ سے دوستانہ مراسم چلے آتے ہین اور اسی وجہ سے ہم کو قوی امید ہے کہ آپ مجھکو ہماری خاطر سے ہمارے پاس لوٹا دین روانہ فرمادین گے " میرودیس نے اس خط کو ایک سرسری نظر سے دیکھا اور مسکرا کر اُسکو اپنے دوست کی طرف بڑھا دیا - جان اور ہنوریا دونون اسوقت سخت انتشار مین مبتلا تھے عین خوشی کیوقت مین طمار سماٹلڈ کا نام اور نام کے اس سفیر کی یہ جلدی آفتِ ناگہانی بنکر اونکے شوق بھرے نازک دل کے ساتھہ وہی سلوک کر گئی جو ایک گرنیوالا پہاڑ شیشہ آلات کے ساتھہ کر جاتا ہے - کلیجہ دہک دہک ہونے لگا - افسردگی دل سے اٹھہ کر منہ پر چھا گئی - خون رگون مین گردش کرنے سے اور روح خوشی کی طرح جسم مین پھرنے سے رک گئین - لانبین لانبین سانسین وہ بھی رک رک کر گرتی پڑتی منہ تک آنے لگین اور اون دونون کو یہ معلوم ہوا کہ ایک غم کا پہاڑ اونکے سرون پر ٹوٹ پڑا - دل کے انقباض سے دماغ مین اثر پہونچا - حواس اپنی راہ اور بیٹھے اپنی راہ اسیطرح کھنچ گئے جسطرح کوئی کسی سے بگڑ کر بڑی خودداری کے ساتھہ کھنچ گیا ہو - ناک کے پاس سے پیشانی مین بل پڑنے شروع ہوئے اور پیشانی کے منتہی پر پہونچکر اونکا اجتماع اسیطرح سے ہوگیا جسطرح ساحل کے قریب آنیوالی موجون کا جمگھٹا ہو جاتا ہے - خط پڑھنے کے بعد قریب ہی تھا کہ جان کا غصہ جان کی زبان سے کوئی سخت کلمہ نکلوا ہی دے کہ میرودیس نے اُسکے چہرے کا بدلتا ہوا رنگ دیکھہ کر سفیر سے کہا " تم اُس رومی عورت کو پہچانتے ہو جس کے باب مین تمہارے بادشاہ اینجانب کو لکھتے ہین ؟ "

سفیر " جی ہان - حضور مین انکو پہچانتا ہون (ہنوریا کی طرف اشارہ کر کے) وہ ہین - بیٹھی ہین جنکی گود مین بہت سے پھولون کو جگہ ملی ہے "

میرودیس " یہی ہین - مگر تم انکو جانتے ہو - یہ ہین کون ؟ "

سفیر " حضور عالی اور تو مجکو کچھ خبر نہین مگر ہان اسقدر جانتا ہون کہ ہمارے بادشاہ سلامت اب کی مرتبہ جب پرشیا کے سفر سے تشریف لاتے تھے تو کیس کے واسطہ مین انکو کہین ملگئی تھین "

میرودیس " اور تم یہ نہین جانتے کہ ملکہ پلیسیڈیا کی شاہزادی - ویلن ٹنی ان شہنشاہ اٹلی کی بہن اور ہمارے وزیر السلطنت مسٹر جان کی محبوبۂ دل آرام ہین - خدا گواہ ہے کہ ہمنے اور نہ مسٹر جان نے انکو تمہارے بادشاہ کے گھر سے اسطرح نہین نکالا جسطرح وہ انکو کیس سے لیکر بھاگے تھے

اور جان کی پیار مان جان کے ساتھ ایک ایسا برا سلوک کیا تھا کہ اگر اونکا مشتاق دل اس جانگاہ صدمہ کو برداشت نہین کرتا اور یہ اپنی جان سے گذر جاتے تو کچھ تعجب تھا - شاہزادی صاحبہ کو ایلشیس کی فوج خفیہ طور پر آپکے بادشاہ کے گھر سے نکال لیگئی تھی اور آپکو خبر بھی نہ تھی کہ جان کے دلی شوق نے رہنما بنکر عین ایسے وقت پر انکو پہونچا دیا کہ وہ فوج شاہزادی کو ساتھ لئے ہوئے اٹلی کی حدود مین داخل ہی ہوا چاہتی تھی اور انہون نے اسوقت اپنی جان پر کھیل کر شاہزادی کو چھین لیا - ایسی حالت مین انصاف کا بہت خون ہوگا اگر جان کے استحقاق کی طرف سے آنکھہ پھرا کر آپکے بادشاہ کی خواہش پر نظر کیجائے اور مین خیال کرتا ہون کہ مجھکو اس معاملہ مین شاید کچھ دخل دینے کا موقع بھی نہین حاصل ہے -

جان چپ بیٹھا ہوا سن رہا تھا طیش اور غصے کے ہر جوش کے ساتھ طرح طرح کے برے اور طبیعت کے بے قابو کر دینے والے خیالات آتے تھے مگر یہ بادشاہ کے لحاظ سے خاموش تھا - میرو دلیس نے جسوقت اپنی تقریر کو ختم کیا - اس وقت جان کی جان مین جان آئی - انتشار اطمینان سے بدلا اور رفیر بھی حیرت اور تعجب سے ندامت اور افسوس سے اپنی گردن جھکا کر رہ گیا -

پھر سارے گرجے مین ایک قسم کا سکوت پیدا ہو جاتا ہے اور اسکے بعد لشپ کی زبان سے آسمانی مقدس کتاب انجیل کی آیتین نکلتی ہین جو سننے والون کے کانون تک پہونچکر اپنی عظمت و جلال سے سب کے دلون کو اپنی طرف متوجہ سے کر لیتی ہین - اسکے بعد یکبارگی پھر یہان سناٹا پیدا ہو جاتا ہے سب اپنے اپنے گھٹنے بنچ اور کرسیون پر ٹیک دیتے ہین اور اسوقت سب کے ہاتھون کا دعا کیلئے آسمان کی طرف اٹھہ جانا کچھ عجیب ہی دلکش سین پیدا کر دیتا ہے جسمین صدہا وہ نازک نازک کلائیان اور ننھے ننھے ہاتھہ بھی شامل ہوتے ہین جن پر شاید خدا کو بھی کچھ نہ کچھ رحم آہی جاتا ہوگا - لشپ کے اشارے سے جان اور سنوریا اپنی اپنی کرسیون سے اٹھکر کسیقدر اور آگے بڑھ کر کھڑے ہوتے ہین اور لشپ جنکے حق مین ہمارا دل بے اختیار اسوقت یہی کہتا ہے کہ خدا اسکا بھلا کرے ان مشتاقون کے ہاتھہ ملا دیتا ہے جنکا دل پہلے سے ملا ہوا تھا اور جو ایک دوسرے کے ہاتھہ کو اپنے کلیجہ مین رکھہ لینے کے آرزومند تھے - اب سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہین مگر وہ دونون عاشق و معشوق ہاتھہ مین ہاتھہ دئے ایک ذوق شوق کے عالم مین کھڑے ہوئے ہین جنکے سینہ مین اسوقت خوشی سے کلیجہ اچھل رہا تھا - دل سینے مین ہاتھون بڑھ رہا تھا - ہین شوق کے ولولے اٹھہ رہے تھے - تمنائین ٹوٹی پڑتی تھین مدتون کے چپے بیٹھے ہوئے ارمان گرگڑا ئے ہوئے دوڑے آتے تھے لانبی لانبی وہ سانسین جو شوق کیطرح بڑھ رہی تھین مبارکباد دینے کیلئے درِ دل پر دستک دے رہی تھین - اور طبیعت سنبھالنے کیلئے

چپکے چپکے خدا جانے کیا کچہ ہاتہہ دبا دبا کر آپسمین کہا جاتا تہا کہ دل شوق کے مارے اور بہی ہاتہہ سے نکلا ہی جاتا تہا- جان کی صورت دیکہنے کے قابل تہی اسکا سر ننگا تہا اور وہ چہرہ جسکا رنگ حضرت عشق نے منہ لگاکر چوس لیا تہا- جسپر کبہی اُن زرد زرد پتون کے رنگ کا شبہہ ہوتا تہا جو خزان کے صدمے اوٹہا اوٹہا کر بالکل پیلے اور اسی کے ساتہہ خشک بہی ہو گئے تہے اسوقت انہین پہولون کی طرح سُرخ سُرخ معلوم ہوتا تہا جو ابہی موسم بہار کی سنک پاکر کہل گئے ہون- سرخ سرخ خون دل کی انبساطی حرکتون سے لہرین لیتا ہوا صاف جلد کے نیچے پہر رہا تہا- اور اسکے ساتہہ خوشی اور خوشی کے ساتہہ ارمان اسیطرح کودے کودے پہر رہے تہے جسطرح بہری بہار مین بلبل ایک پہول سے اُڑکر چہچہاتے ہوئے دوسرے پہول کی شاخ پر بیٹہہ جاتے ہون وہ دونون اسیطرح ہاتہہ پکڑے کہڑے تہے کہ یکبارگی ایک مسن شخص مسکراتا ہوا اس گرجے مین داخل ہوا اسکے میلے کپڑے اُسکے گردآلود بال اور اسکا غبارآلود چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ شخص نرم اور سخت زمینون کی خاک اُڑاتا ہوا ابہی یہان پہونچا ہے- یہ آتے آتے ایک مرتبہ بے اختیار چیخ مار کر جان کے قدمون پر گر پڑا سب کی نظرین حیرت زدہ ہوکر اسپر گر پڑین اور ہر شخص اپنے لبنے دل سے یہی کہنے لگا- کہ کون ہے اس موقع پر ناول کے ناظرین کا بہی یہی سوال ہوگا- اور یہی حیرت اُن کو بہی دامنگیر ہوگی مگر اب ہم بتائے دیتے ہین- یہ آنیوالا شخص ہمارے دوست جان کا جان نثار رفیق میکسمس ہے جوان دونون کی جستجو اور تلاش مین ابتک سرگردان اور پریشان پہر رہا تہا کہ میردوس کے ملازم ان دونون کے ملجانے کی خبر سناکر اسکو پیرس مین لے آئے اور پیرس مین ابہی داخل ہوتے ہی اُسنے یہ سنا کہ اسیوقت شاہی گرجا مین دونون کا عقد ہو رہا ہے- وہ یہ سنتے ہی سیدہا یہان چلا آیا جان پہلے تو اُسکو اپنے قدمونکی طرف جہکتے ہوئے دیکہکر ہچکچایا مگر پہر پہچان اور میکسمس میکسمس کہہ کر بے اختیار اس سے لپٹ گیا- ہر طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے- گو مدت کے چہوٹے ہوئے میکسمس کا دل ابہی یہی چاہتا تہا کہ وہ جان سے خوب دل کہولکر اسوقت مل لے مگر ہنوریا سے ملنے کا بڑا ہوا اشتیاق بہی ایکطرف دل مین جوش مار رہا تہا- جسکی وجہ سے یہ جان کو چہوڑ کر ہنوریا کو لپٹ گیا اور انکی مذہبی آزادی اور رسم نے انکو اس امر کی اجازت بہی دیدی کہ وہ اسطرح عام جلسے مین بے تکلفی کے ساتہہ لپٹ کر ملین- ہنوریا- جان اور میکسمس کے محبت بہرے دلون مین فرط طرب اور جوش مسرت سے اُٹہتے ہوئے ابخرے آنکہون سے آنسو بنکر نکلنے لگے- گو یہ خوشی کا رونا تہا- مگر پہر بہی بے موقع تہا- زبردستی طبیعت سنبہالی گئی اور میکسمس نے گہبراکر ہنوریا

سے پوچھا "آپ کا مزاج کیسا ہے - آلیس سے آپ کہاں غائب ہوگئی تھین ؟"

ہنور یا :- "ہان اچھی ہون کیا بتاؤن کہ مقدر کہان کہان لیکے گیا تھا۔ مگر خدا کا لاکھہ لاکھہ شکر ہے کہ تم لوگون کی زیارت پھر نصیب ہوگئی ورنہ نا اُمیدی نے تو خاتمہ ہی کر دیا تھا - رہے تفصیلی حالات وہ آپ اطمینان سے بیٹھکر بیان کرونگی"

میکسمس :- "ہاے آپنے تو مجھکو کہین منہ دکھانیکے قابل ہی نہین رکھا تھا (جان سے مخاطب ہوکر) جناب عالی کا مزاج مبارک ؟ مگر اب آپکے مزاج کا پوچھنا ہی کیا ہے خیر خدا مبارک کرے - مگر یہ تو فرمائیے آپ تہے کہان ؟ ساری دنیا کی خاک تو مین چہان آیا"

جان :- (مسکرا کر) جی ہان آپکی عنایت سے یہی شغل میرا بھی تھا"

جان اپنے حالات کچھہ بیان کرنا ہی چاہتا تھا کہ میرودیس نے کہا "یہ مانا کہ آپ سب ایک دوسرے کے حال سننے کے بہت مشتاق ہونگے مگر جہان اتنے دنون صبر کیا ہے چار منٹ اور بھی - آپ یہ اندھہ کچھہ دیر نہین ہے" اور یہ کہکر میکسمس کو بیٹھہ جانیکا اشارہ کیا - اب پھر یہان پہلا سا سکوت برپا ہوگیا ہے - سب بیٹھے ہوے ہین اور وہ دونون پھر ہاتھہ ملائے کھڑے ہین جنکا کلیجہ خوشی کے مارے سینہ مین اوچھل رہا ہے اور جنکا ہاتھہ ابھی تھوڑی دیر کیلیے میکسمس کی آمد کی وجہ سے چھوٹ گیا تھا - لشپ نے قاعدہ کے موافق ان دونون سے حسن معاشرت اور ان معمولی باتونکا معاہدہ لیا جن کے نباہ کے متعلق انکے عشق اور محبت نے پہلے ہی سے ہر ایکنے اپنے اپنے دل اور جان کو دوسرے کے ہاتھہ مین دیدیا تھا - اسکے بعد نکاح نامہ لکھا گیا - جسپر حاضرین مین سے معزز لوگونکی شہادت لکھی گئی اور جب نکاح نامہ کی اسطرح تکمیل ہوگئی تو جان اور ہنوریا سب لوگون سے ہاتھہ ملاتے ہوے خوشی خوشی گرجے سے باہر نکلے اور گو اسوقت قاعدہ اس امر کا مقتضی تھا کہ وہ دونون فوراً سوار ہوکر اپنے محل کی طرف چلے جاتے - مگر جان نے بہت ادب کے ساتھہ پہلے اپنے محسن بادشاہ سے اجازت چاہی اور اسکے بعد دونون اس گاڑی پر سوار ہوگئے جسپر جان سوار ہوکر آیا تھا اور انہین کے ساتھہ میکسمس - ڈیلی اور اسکے ساتھہ کے جان نثار سوار بھی اوسکے پیچھے پیچھے سوار ہوکر چلدیے - انکے جاتے ہی اور سب بھی اپنی اپنی راہ ہوگئے - میرودیس بھی اپنی ایوان سلطنت کیطرف سوار ہوگیا اور ٹارسمانڈ کا سفیر بھی جو نہی صاف اور نا اُمیدی کا جواب لیکر جو اُسنے اپنے کانون سے سنا اور انکھون سے دیکھا تھا روانہ ہوگیا - ٹارسمانڈ نے جسوقت یہ خبر سنی ہوگی بیشک اُسنے اپنا سر پیٹ لیا ہوگا اور اُسکی وہ ساری آرزوئین دم بخود ہوکر مرگئی ہونگی جو ابتک ہنوریا کی

امید مین ایڑیان رگڑ رگڑ کر جان توڑ رہی تہین۔ اس خبر کو سنکر بیتاب وہ کچہ نکچہ ہاتہ پاؤن مارتا اور سر پر چڑہا ہوا عشق کا جن ہنوریا کے ملنے کیلئے کچہ نکچہ اسکو ضرور تدبیرین بتاتا۔ لیکن میرودیس کے مقابلہ مین چونکہ اسکی کوئی ہستی نہین ہے اسوجہ سے اب ہمکو اسطرف سے کوئی کھٹکا نہین ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید اب وہ دم نہ مارے۔ اب دن اسیطرح تہوڑا رہ گیا ہے جسطرح ہمارے دوست کے ارمان نکلنے مین بہت کم عرصہ رہ گیا ہے۔ دہوپ مین ہمارے دوست کی بیصبری کیطرح زردی آچلی ہے اور ان دونون کی گاڑی بہی ہوائے شوق مین بہری ایسی تیزی کے ساتہ جسطرح اسوقت جان کے پر ارمان دل مین نئی نئی تمنائین جلد جلد آرہی تہین ایک کوٹہی کیطرف جارہی ہے جو ایوان شاہی سے شمال کیطرف ایک پرفضا میدان مین واقع ہے اور پہلے سے انکے لئے آراستہ کردی گئی ہے۔ پیاری ہنوریا دسکے بیقرار دل کے تسکین دینے کیلئے اسکے پہلو مین بیٹہی ہوی ہے۔ اور ہنسی مذاق مین وہ مسافت قطع ہورہی ہے جو یون تو حقیقت مین کچہ نہی مگر آج جان کے اشتیاق کے ساتہ چہیڑ کرنیکے لئے اسیطرح طول دطویل ہوگئی ہے جسطرح فراق کی گہڑی یا حسینونکی زلف اور یا آپ کے جہوٹے وعدے۔ خدا خدا کر تہوڑی دیر مین یہ گاڑی کوٹہی کے پاس پہونچکر رکی اور یہ دونون اترکر میکسمس کا انتظار کرنیکے لئے ان کرسیون پر بیٹہہ گئے جو اس کوٹہی کے غربی برآمدے مین قرینے سے لگی ہوئی تہین اور بیٹہتے ہی وہ گلے شکوے شروع ہوگئے جو مدتون کے حرمان نصیبون کو خواہ مخواہ ایسے وصل اور تنہائی کے اوقات مین ضرور ہی یاد آجاتے ہین۔ ابہی دو ہی باتین نہین ہوئی تہین کہ میکسمس وغیرہ بہی پہنچے اور پہر جیانے اگر تہوڑی دیر کیلئے کسیقدر رنگ صحبت کا بدل دیا۔ جان نے میکسمس کو ہاتہ پکڑکر بہت محبت اور عزت کے ساتہ اپنے پاس بٹہایا۔ پرانی سرگذشتین مختصر طور پر بیان ہونے لگین اور گذشتہ واقعات یاد آکر انکی آنکہون سے آنسو بہانے لگے۔ اسطرح پر جب تہوڑا عرصہ گذر گیا تو جان نے بہت زوردار الفاظ مین میکسمس کی ان عنایتون کا شکریہ ادا کیا جو اسنے اسکی جستجو اور تلاش مین کی تہین جسکے جواب مین پہلے تو میکسمس نے انکسار سے اپنا سر جہکالیا مگر تہوڑی ہی دیر کے بعد خدا جانے اسکو کیا خیال آیا کہ اسنے پرافسوس لہجے مین اسطرح کہا "خیر یہ تو حضور کی قدردانی ہے مین کیا اور میری خدمت ہی کیا۔ لیکن اگر حضور قدردانی فرماتے ہین۔ تو کیا میری اسقدر جانفشانی اور خدمتون کا یہی صلہ تہا کہ میری غیبت مین حضور کا عقد ہوجائے اور میرا انتظار تک نہ کیا جائے" جسکے جواب مین جان نے ندامت سے سر جہکا کر کہا "میکسمس تمہاری شکایت بہت بجا ہے

اور اس معاملہ مین تم جسقدر مجھپر لعن اور نفرین کرو مین اسکا مستحق ہون لیکن اگر انصاف کروگے تو شاید مین اس معاملہ مین زیادہ خطاوار نہ نکلون گا اسوجہ سے کہ تمہاری تلاش مین چارون طرف بہت آدمی بھیجے گئے تھے اور اس اعتبار سے یہ یقین تھا کہ تم عقد کی تاریخ تک ضرور یہان پہنچ جاؤ گے لیکن جب نہ آئے تو گو تاریخ نہین بڑھائی گئی مگر خدا گواہ ہے کہ میری یہی خوشی - یہی تمنا اور یہی دعا تھی کہ کسیطرح تم آکر عقد مین شریک ہوجاتے - اور شاید اسی دلی دعا کا یہ اثر تھا کہ تم اسطرح عین عقد کے وقت پہنچ گئے جب کچھ بھی بھروسا نہ تھا"

میکسمس - (مسکرا کر) جی ہان یا یہ آپکی دعا کا اثر تھا یا میری سچی تمنا کا - لیکن جب میری شرکت کی دعائین مانگی جاتی تہین تو کیا دعا اور دعا کے اثر کیطرح یہ بھی اختیار سے باہر تھا کہ عقد کی تاریخ بدل دی جاتی - مگر ہان یہ کیونکر ہوسکتا تھا - وہ تو جلدی پڑی تھی کہ عقد کسیطرح ہوجائے"

جان - ہان ایمان کی تو یہ ہے کہ اب ایک ایک منٹ مشکل سے گذرتا تھا اور ایک ایک گھڑی ایک ایک برس معلوم ہوتی تھی اور تم خیال تو کرو ہماری حرمان نصیبی کی کوئی انتہا بھی تھی - یہ انتظار یہ فراق اور اسپر یہ صبر حق یہ ہے کہ یہ ہمارا ہی حصہ تھا اور ہماری ہی چھاتی تھی کہ برداشت کر گئے"

میکسمس - بجا ارشاد ہوتا ہے - پھر اب مرنے بھی تو ویسے ہی اٹھائیے گا"

جان - (ہنوریا سے مخاطب ہوکر) دیکھئیے شاہزادی صاحب اسنتی جائیے (ہنوریا کو خاموش دیکھکر) ہائین! یہ آپ چپ کیسی بیٹھی ہین - خیر تو ہے - کدہر خیال ہے کہین ٹولوز تو نہین پہونچا؟"

ہنوریا - ہائین ٹولوز! ٹولوز سے کیا مطلب؟"

جان - آپ چپ تہین - مین نے گمان کیا کہ شاید آپ کو کچھ وہان کا خیال آگیا ہوگا اور اسمین ہرج ہی کیا ہے - کچھ گناہ تو ہے نہین"

ہنوریا - جی ہان مین خوب سمجھتی ہون - وہ تو تمہارے دل مین چور ہے نا - جب خیال آئیگا تو کچھ ویسی ہی بدگمانی کا ورنہ اسوقت ٹولوز کمبخت کا تذکرہ ہی کیا تھا"

جان - نہین - ایسا نہ کہو - وہ کمبخت نہین ہے - اسکے نصیب بہت اچھے تھے - تم اسمین بہت دنون تک رہی ہو - وہ بہت خوش نصیب ہے"

ہنوریا - یا اللہ تو اسمین بھی کوئی بات نکال لی گئی"

میکسمس - آخر یہ بات کیا ہے جس پر اسقدر جھگڑا ہو رہا ہے - مین ابتک کچھ نہین سمجھا"

جان "جناب بات کیا ہے۔ ابہی عین عقد کی حالت مین آپ کے آنیسے کچہہ دیر پیشتر تار سمانٹ کا سفیر خط لیکر آیا تہا جسمین اُسنے بہت کچہہ اپنے شوق اور بیقراری کا حال درج کیا تہا۔ یہ اسوقت چُپ چُپ نہین۔ مین نے کہا شاید کچہہ اُسی کا خیال آگیا ہو۔ بس بگڑ گئین"۔

ہنوریا "یہ اب خبر نکلی نا۔ مین تو پہلے ہی سمجہہ گئی تھی مگر ان باتون سے حاصل! بفاید سے کے لئے کسی کے دل دکہانے سے فائدہ؟" اتنا کہا اور آنسو انکہون سے ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

جان "(ہاتہہ پکڑ کر) ہائین ہائین۔ پیاری شاہزادی یہ کیا!"

ہنوریا "(زبردستی اپنا ہاتہہ کہینچکر) بہئی ہم سے نہ بولو۔ خدا کے لئے ہاتہہ چہوڑ دو ہمکو یہ باتین اچہی نہین معلوم ہوتین"

جان۔ (حیرت سے سب کا منہ دیکہکر) ہین ایہ تو ہنسی ہنسی مین بالکل خفا ہو گئین آ بہلا یہ بہی کونی بگڑنے کی بات تہی"

دیلی "(مسکراکر) قصور معاف حضور عالی۔ آپ بہی تو بس چہیڑے ہی جاتے ہین بہلا کوئی کب تک سنے جائے"

ہنوریا۔ نہین۔ یہ آپ تم کی جلی کٹی باتین کئی مرتبہ میرے سامنے کر چکے ہین اور مین سنکر چُپ ہو رہتی ہون۔ انسان کے دل مین جو شک ہو وہ کہہ ندے۔ چہپانیکی کیا ضرورت ہے"

جان "شاہزادی صاحب۔ آپ کیا فرماتی ہین۔ شک اور شبہ کیسا؟"

ہنوریا "نہین مین کبہی نہ مانونگی۔ تم کو کچہہ نکچہہ ضرور شبہ ہے آخر یہ بار بار کہا کیا جاتا ہے اور تو مین کچہہ جانتی نہین۔ بہئی میری آنکہین پہوٹین اگر اس موذی کی مین نے آنکہہ بہر کے صورت بہی دیکہی ہو۔ یا کبہی اتنے دنون مین مین نے بطیب خاطر آدہی بات بہی مونہہ سے کہی ہو جیسی چاہے ویسی قسم لیلو۔ اگر مین اسمین ذرا بہی جہوٹ کہتی ہون تو خدا مجکو آجکی رات نصیب نکرے" ہنوریا نے ابہی آخری لفظ "نکرے" کو پوری طرح اپنی زبان سے ادا بہی نہین کیا تہا کہ جان نے جلدی سے اُٹہہ کر اپنے ہاتہہ سے ہنوریا کا مُنہہ بند کر دیا۔ اس موقع پر ہنوریا نے بہت اِدہر اُدہر سر کیا مگر جان نے دوسرا ہاتہہ اسکی گردن سنبہالنے کیلئے سر کے پیچہے لگا دیا۔ اور جب دیکہا کہ اب کچہہ اِدہر اُدہر جانیوالے سر کو قرار ہوا ہے تو اُسنے اپنے ہاتہہ کے خاص اُس حصّہ کو جو ہنوریا کا منہ چہپائے ہوئے تہا اسقدر ہٹا کر کہ اُسکا منہ کہلجائے اسطرح کہا "تمہارے سر کی قسم مجکو تمہارے معاملہ مین ذرا شک نہین۔ تم عفّت اور عصمت کی جان ہو

تمہاری سچی محبت تمہارے دل مین میرے سوا اور کسیکو بھی جگہ دیسکتی ہے! توبہ - مین تو
ہنستا تہا - ہائے مین تو اس پیاری صورت کو چھیڑتا تہا" اور یہ کہکر اسکے لب لعلین سے اسطرح
چٹاخ سے بوسے لیا کہ ہنوریا نے شرم سے اپنا سر نیچا کرکے کچھہ عجیب ناز و ادا سے گردن اٹھا کر
منہ پھیر لیا بیکسمس اور ویلی کی آنکھین اور آنکھون کے ساتھہ گردنین بھی نیچے جھک گئین اور مزہ لینے
کیلئے جان کی آرزون نے خدا جانے کسطرح جان کے دل پر یورش کیا کہ اسکی آنکھون کی
پتلیان اوپر چڑہ گئین اور اسنے پہلے اونہین ہونٹون کو دانتون سے اندر دبا کر گویا بوسے
لئے جنکے ابھی نصیب کہل گئے تہے - اپنی کرسی ہنوریا کے قریب کہینچکر بیٹھہ گیا اور اوسکا پیارا پیارا
ہاتہہ اپنے ہاتہہ مین لیکر بہت پرجوش لہجے مین اسطرح کہا "اے خداوند! تیرا لاکہہ لاکہہ شکر ہے کہ تو نے
جان کی آج سب مشکلین ٹہکانے لگا دین - آج وہ جہانتک اپنے مقدر پہ ناز کرے زیبا ہے
آج اس سے زیادہ دنیا مین کوئی خوش نصیب نہین - اللہ اکبر کہان مین اور کہان یہ عروش
شاہزادی! مگر حق یہ ہے کہ اس عشق کی سخت منزل مین پیاری شاہزادی تمنے بھی میری محبت
کا بہت ساتہہ دیا اور بہت سخت سخت مصیبتین اوٹہائین"
ہنوریا - (ایک ٹہنڈی سانس لیکر) اُمہہ - مصیبت اوٹہانے کیلئے تو انسان پیدا ہی کیا گیا ہے
مگر ہان آپکی محبت البتہ قدر کے قابل ہے کہ آپنے میرے لئے ملک مال - عزت اور آبرو سب
[illegible]ت ہار دی اور میرے لئے ملک ملک کی خاک چہانتے پھرے"
جان "اگر مین نے ایسا کیا تو کس کے لئے؟ اسی حسن کی دیوی کے لئے جسکا حسن دنیا
مین فرد تہا - جسکی دل فریب صورت اپنی کہربائی قوت سے دیکھنے والون کے دلکو آنکہ کی راہ
سے نکال لیتی تہی - وہ کون؟ جو آج میری پیاری بیوی بنی ہے - تمہارا حسن و جمال تو [illegible]
دیکھیے - یہ صورت یہ شکل - یہ ہاتہہ - یہ پاؤن - ہائے کہین پیدا ہو سکتے ہین - پاکیزہ محبت
یہ ہمارے پاک عشق کا نتیجہ تہا - کہ آج ہم اسطرح پہلو بہ پہلو بیٹہے ہین" اس جملہ پر پہونچکر اسکی زبان [illegible]
ایسا مزا ملا کہ اسکی آنکھین نیم وا ہوکر رہ گئین اور ہنوریا نے شرم سے اپنا سر جہکا لیا -
اب شام ہو رہی ہے اور ان کے دبی شوق اور ارمانون کو پردہ داری کے ساتہہ نکلنے کا موقع دینے
کیلئے رات کی سیاہی مشرق کیطرف سے بڑہتی چلی آتی ہے جسطرح ارمان و تمنائین جوانی کا
نشہ بنکر دل سے اٹہتی ہوئی اسکی دماغی گذرگاہون مین پہیلتی جاتی ہین - اور وہ پرانی آرزوئین
جنکو اسکا دل کئی بار رد کر چکا تہا اسوقت اپنا بناؤ سنگار کئے مسکراتی ہوئی چلی آتی ہین - گو [illegible]

بھرے دل کے تقاضے سے انگڑائیان اور انگڑائیون پر جمائیان لے لیکر شرم سے اپنی گردن جھکائے لیتا ہے اور کوئی اپنی للچائی ہوئی نظرون سے کچھ سطرح بیٹھا کسیکو گھور رہا ہے کہ عیاذاً باللہ دیدم آتش شوق تیز ہوتی ہے۔ اور اسکی گرمیان دیکھکر ساری کوٹھی کے لیمپ اور گلاس دل کے کنول کیطرح روشن ہوئے جاتے ہین۔ دل مین اور تقاضے پیدا ہوتے ہین۔ طبیعت اختیار سے اسطرح نکلی جاتی ہے جسطرح کوئی کسیکے آغوش سے۔ چھیڑ چھاڑ شروع ہوتی ہے اور ہاتھا پائی پر ختم ہوکر کچھ عجیب کیفیت کے ساتھ دست گرفتہ انکو برآمدے سے اٹھا کر کوٹھی کے اندر لیجاتی ہے اور ناز و انداز کی باتین شروع ہوجاتی ہین۔ شمع شرم سے فانوس کے اندر پانی پانی ہوئی جاتی ہے اور انکی بے تکلفی دیکھکر شمع کی جلتی ہوئی گوا دھٹتے ہوئے دھوئین مین حیا سے منہ چھپائے لیتی ہے میز پر رکھے ہوئے پھولون کے گلدستہ خودبخود عرق ندامت مین نہائے جاتے ہین۔ پھول خودبخود پتون مین چھپے رہتے ہین۔ گلدستون مین سے نرگس کے پھول بڑی ڈھٹائی کے ساتھہ گھور رہے ہین مگر سوسن بھی بیتاب ہوکر اب کچھ نہ کچھہ کہا ہی چاہتی ہے۔ انکی بدمستیان دیکھہ دیکھہ کر جلمنین کسی مست الست کی پلکون کی طرح نیچے گرتی ہین اور انکے ہواے شوق کا بڑھا ہوا زور دیکھکر دروازے خودبخود بند ہوے جاتے ہین ہمارے دوست کو یہ مبارک گھڑی چونکہ بہت جانکاہی اور مدتون کے بعد نصیب ہوئی ہے یہ معلوم نہین کہ اب یہ کب برآمد ہون اور کب ملاقات کی نوبت آئے اسوجہ سے ہم خود ہی ان سے اسیوقت رخصت ہوئے جاتے ہین اور رخصت بھی ہمیشہ کیلئے۔ مگر پھر چلتے چلتے بھی ہم یہ کہے جاتے ہین۔ ہان سہ

اے فلک رشک سے نہ جل مرنا

بچھڑے ملتے ہین ایک مدت کے

تمت بالخیر